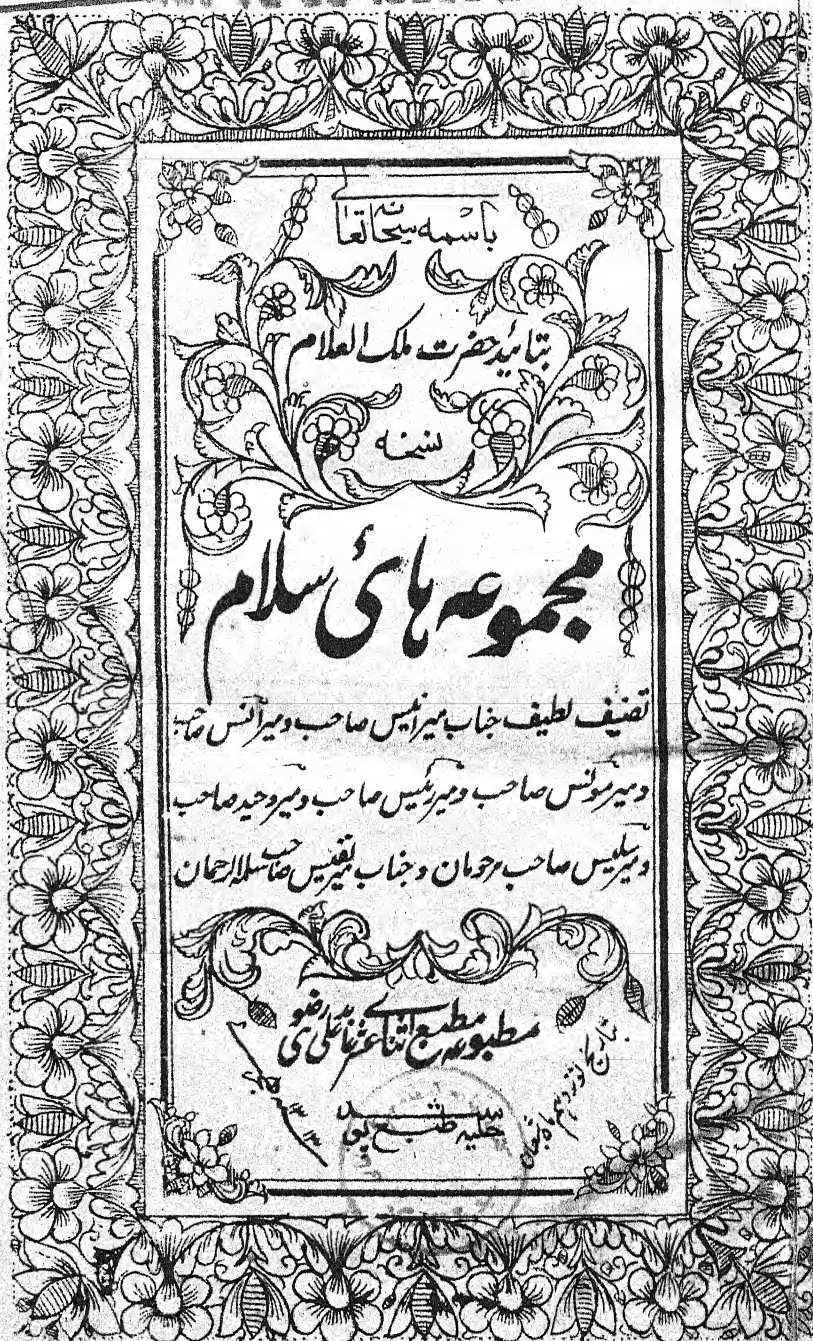


Checked  
1987

NOT TO BE ISSUED

۸۱۷۷۷  
۲۲

CHECKED 1996



مکتبہ

محمد اللہ

تاریخ تفتیش

تفتیش

مطبع

۱۳۹	نمبر
۲۵۱ ح	قلمبر
۶۲۲۷	کتاب نمبر

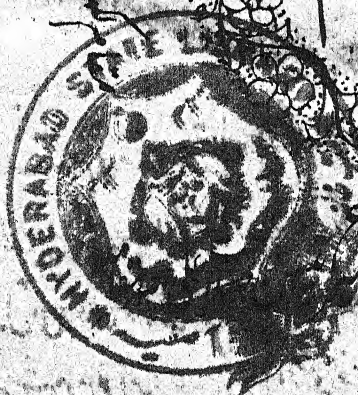


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَعْدَ صَلَواتِ اللَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

بِحَمْدِ اللَّهِ دَرِینِ اَیامِ مِیثِ اِنجامِ لَفضْلِ مَلِکِ العَلامِ  
موسوم بہ



المکتبۃ المشرقیۃ  
کراچی



۱۸۹۵

تصنیف نفیس خاندان جناب

در مطبع اشاعتی سید علی شہ  
کراچی

۴ جلد حقوق محفوظ ۴

مطلع

بیٹن سی جانی ہم ایک عذاب لیکی چلے  
 ہم اپنے ساتھ وہ فرد حساب لیکی چلے  
 جد ہر حسین کی غمکی کتاب لیکی چلے  
 برای بلبلی سدرہ گلاب لیکی چلے  
 غنی وہ ہی کہ جو نقد ثواب لیکی چلے  
 وہ ہر سوال کا اپنی جواب لیکی چلے  
 بنائیں جبکہ فرشتے حساب لیکی چلے  
 وہ راہ ہی کہ چراغ آفتاب لیکی چلے  
 کسی مسافر پاور رکاب لیکی چلے  
 جو اپنی گہری چلے فرش خواب لیکی چلے  
 تو اسکو اپنی پرونیہ عقاب لیکی چلے  
 ادبھی تو نرم سہی و در خوش آب لیکی چلے  
 ملک بہشت سی کوثر کا آب لیکی چلے  
 تو تان گرم کو خود آفتاب لیکی چلے  
 کہ نامہ بر میرے خط کا جواب لیکی چلے  
 تو جبرئیل ادب سی رکاب لیکی چلے

کنا  
جبا  
مجب  
رگا  
ظا  
پکا  
وہ  
کلہ  
عمی  
یا

---

کے  
مجھ  
کو  
چلا  
بھاگتا  
نہیں

ب یکی چلے

ب عذاب یکی چلے

ب حساب یکی چلے

ب یکی چلے

ب یکی چلے

ب یکی چلے

ب یکی چلے

ب یکی چلے

ب یکی چلے

ب خواب یکی چلے

ب نقاب یکی چلے

ب شتاب یکی چلے

ب آب یکی چلے

ب یکی چلے

ب جواب یکی چلے

ب یکی چلے

خدیو دین نے علم ہاں کو یہ دیکھی کھا  
کنار نہر ہشتی جو تشنہ لب آیا  
خان میں غل تھا غش آتا ہی بن نہر کو  
عجیب شان تھی میدان میں جیسے اکبر  
لگائی تیغ کمری بان تیغ ہال  
خلاف سرخ سی تلوار کے یہ نظارہ تھا  
پتھاری مان علی اکبر کی دفن ہوئی قوت  
دو چیمڑے دین پھونکے نین میں ہی آت  
لکھا ہی رجز موسوم اہل شام متصل سے  
عمار یونین کیا اپنی عورت کو سوار  
یہ تہمت خاک نہ لکائی لگی کھین پھوس

اس آفتاب کو یہ ماہتاب کی کی چلے  
تو اپنے ماہو نہ ساغر حجاب کی کی چلے  
کہ ہر نیم ہی آئی گلاب کی کی چلے  
رضائی جنگ پر سی ختاب کی کی چلے  
سپر کو دوشہ مثل حجاب کی کی چلے  
نیل میں لیلیٰ ملکون نقاب کی کی چلے  
لحد میں مای ہر حسن و شباب کی کی چلے  
کہ عورت دوشہ جی نقاب کی کی چلے  
سرحد پر رسالت تاب کی کی چلے  
حلیکی بیٹو ملکونی نقاب کی کی چلے  
جو بخت سوی در بوزاب کی کی چلے

سلام میر امیں

کچھ اور خبر سخن نہیں اہل سخن کے پاس  
مجرائی گم ملی گا امام زمین کے پاس  
کس کو نشان قبر کی دہشت ہی قبر میں  
کہتی تھی دیکھ کر لب دندان کو شہ کی کو  
سبھی یہ سب کہ عورت محمد ہوئی شہید  
چلائی بانو دیکھی اکبر کو قبر میں  
تاسم جو مگر تو کہا شہنی رد کی یہ

مجرائی کیا زبا کی سوا ہی بن کی پاس  
ہو تاسی اشیائہ بابل چین کی پاس  
آنسو جاری ساتھ میں صرخی کھنچ پاس  
شمرن در عدن کی ہی لعل میں پاس  
ردائی ہوئی حسین جو آئی ہمن کی پاس  
جھکو بھی گاڑی کوئی اس گلہ کن پاس  
بہوئی حسن کے آج امانت حسن پاس



سوفاجس کا ترنہ ہونو جن حسین سے	ایسا نہ تیر تھا کسی دکن گلن کے پاس
صدی سے کاغذی لگی عابد کے ماتر پان	جو وقت شیریاں نظر آئیں کتنی پاس
شہ پڑہ چکی جو عقد تو آئی سلام کو	دولہ کے پاس موت زندا یاد و کس پاس
دریا میں خرملہ نی لگایا بونہ تیر	چلو ہی لای ہتی ہفتہ دین کس پاس
سینہ یہ بعد مرگ رہین زار و کئی دان	یار اب لحد انیس کے ہو افش کن کی پاس

### سلام میرا نہیں

زرد چہرہ ہی خیف و زار ہوں	ما تم سجاد میں بیمار ہوں
مثل بوی گل سفر ہو گا میرا	وہ نہیں مین جو کسی پر بار ہوں
بیلین دم بہر جدا ہوتی نہیں	کس گل ترکی گلی کا مار ہوں
عالم پیر میں آئی کون پاس	ای عصا گرتی ہوئی دیوار ہوں
ہر کس ناگس سے جہکتی کاغذین	ہمدونین تیغ جو ہر دار ہوں
ای زمین مجھ کو حقارت نہ دیکھ	آسمان کا طرہ دستار ہوں

### قطعہ

شہ کو عرضی میں یہ صغرائی لکھا	رحم کیجئے طالب ویدار ہوں
شام ہی گنتی ہوں تارے تاسحر	صورت متاب شب بیدار ہوں
شریبت دیدار ہے میری دوا	ای مسحای زمان بیمار ہوں

### قطعہ

کتنی ہتی عباس ای فوج نرید	مین غلام سید ابرار ہوں
میرا آقا ہی حسین ابن علی	ابن زہرا کا علیہ دار ہوں

<p>خجگ کرنے کے لئے تیار ہوں صف شکن ہوں صفدرو بڑا ہوں ذوالفقار حیدر کرار ہوں ای تمکار و خجف و زار ہوں پاؤں بڑھ سکتے نہیں ناچار ہوں کس طرح دوروں بہت تیار ہوں</p>	<p>زور جعفر کا میرے بازو میں ہے کون ہی کونین میں مجھنا جبری کاش ڈالوں گا سیر اعدای دین کتنی تھی عاید اوشین کیونکر قدم دبندم کہیں نہ میرے ماتہ کو میں پیادہ تم ہو گور و نیسوار</p>
---	---

قطعہ

<p>ورشہ دار حیدر کرار ہوں میں شباب خلد کا سردار ہوں برق تہر حضرت قہار ہوں شیر ہوں جراث ہوں کرار ہوں ایکدم میں ان صفوں سیار ہوں کیا کروں مجبور ہوں ناچار ہوں</p>	<p>کتنی تھی آعدا سی حضرت وقت شگ میں چڑھا ہوں مصطفیٰ کی دو شہر خرمن ہستی اہی ہو جلکی خاک بنت احمد کا پیاسہ مینی شیر پہلی چلی میں اولت دون فوجو بیج میں ہی است جد کا قدم</p>
---	--

قطعہ

<p>میں نثار سید ابرار ہوں شاہ پیر صدقی اگر توبار ہوں تو ہی غافل اور میں ہوشیار ہوں نور ہو کر پہر شریک نادر ہوں حکم کر دیجی تو آتش بار ہوں</p>	<p>بولا خرا لا لچ و یا جب شرنے پہر فنا ہو نیکی حسرت ہو بجے جھکو ہکا تا ہی اوشیطان غلغ چوڑ کر کعبہ کو آون سوی ویر کتنی تھی تبخ علی یا شاہدین</p>
---	---

سبکو کردیتی ہوں فرشتگانِ مین	عرش ہی اوتری ہوئی تلوار ہوں
مینی کاٹی بین پر روحِ الہامین	مین علیکی تیغ جو ہر بار ہوں
چار آئینہ ہو بر میں یا زہ	چار کردون اوسکو جس ہی چار ہوں
ایک کردن ای خاص آلِ عبا	آپ کے اس رحم سے ناچار ہوں
کہتی تھی زینب دومائی یا علیؑ	سربہ ہندہ مین سربہ بازار ہوں
سو کہ کر کاٹنا ہوا ہوں برائیں	آنکھ مین دشمن کے اتیک خار ہوں

### سلام امیں

ضبط کر یہ ماتم سرور مین ہو سکتا نہیں	سر جہا کر عظیمہ مجلس مین جو رو سکتا نہیں
رات اندھیری پر شمسِ اعمالِ زندہ افکار	قبر مین ہی چین سے انسان ہو سکتا نہیں
کار ذاتی مین مین عاجز پاک سازانِ جان	گردانی موندگی پانی آب ہو سکتا نہیں
کہتی تھی حضرت وہ مشرق مین کہ مغرب تک	دوستوں کی ہم نہ کام آئیں یہ ہو سکتا نہیں
شاہ کہتی تھی یہ دنیا ہی ہو حیرت کی کہیں	مر گیا بیٹا جو ان اور بابک ہو سکتا نہیں
نظم ہی یہ یاد رشتہ دار کی لڑایاں میں	جو ہری بھی اس طرح موتی پر ہو سکتا نہیں

### سلام امیں

مجرائی بزم شاہ مین آہ و بکا رہے	گلشن مین بلبلو کی فغان کی صدا رہے
انسان کو چاہی کہ خیالِ قضا رہے	ہم کیا رہیں گے جب نہ رسولِ خدا رہے
مرئی کو ہم بھی اتی مین دمان ای مجاہد	نزدیک کفش کن کی ہماری بھی جا رہے
چٹائی اور نئے کب کوئی مضمون گر خیر	جو مدتوں شتا اور بجز الہکار رہے
اوسکو کسی مضمون کو نہ پہنچی جہانین رنج	باز وہ جسکی صرہ خاکِ شفا رہے

کیا قمر ہے  
گشتی کو  
کرتی ہیں  
شکی خبا  
اکابر

یار بے  
خپکی وہ  
زینب  
بوجہا  
الندک

سیرا  
وہ گل  
وہ پایا  
بہت

فقیر  
سکتا  
گئی بہ



مئی تلوایم ہوں  
بر بار ہوں  
جس سے چار ہوں  
سے ناچار ہوں  
بازار ہوں  
اتک خار ہوں

ن جو رو سکنا نہیں  
افسان سکنا نہیں  
اہل ہو سکنا نہیں  
ن یہ ہو سکنا نہیں  
پ ہو سکنا نہیں  
ولی ہو سکنا نہیں

نکی صدار ہے  
نہ رسول خدا ہے  
ہاری بھی جبار ہے  
الکبار ہے  
تفار ہے

کیا قر ہے امام کو پناہیں بربان  
گشتی کو اوسکی مون عواذت خوف  
کرتی ہیں مدح گوئی دندانہ ہم  
شکی خباب حربی بہت راہ راستی  
اکا بھی محل ہی بہت عاریت سہرا  
یار ب ہو چ میں لحد اگر حسین  
چکی وہ پستی چین میں کیوں حیرت  
زینب کو آ رہی تھی صد شہکی بعد  
بجہ جہانیں قطرون بھی سہرا و سہرا  
اند کیا نمک ہی کلام اشیں میں

جس المثنیٰ جو ہو وہ رہنم بند باری  
بجہ جہانیں جس کا علی ماخدا رہے  
کچھ دن صدف میں اور دہلی پہاڑ  
سہرہ کی سہرجات کی رستی پہ آ رہی  
ہم آج رہ گئی اودھ گئی گلی اور آ رہی  
ہو اس طرف نجف تو اودھ ہر کہ ہلاک  
خداست گذار جسکی سدا اسپار ہی  
اب تا جہر شمس ہیں ہم جدا رہے  
دیکھیں کہ ان جابو نکی کب تک آ رہے  
دشمن بھی گر رہے تو زبا نہیں فرار ہے

سلام میر انیس

میرا زول آشکارا نہیں  
وہ گل ہوں جدا سب ہی جس کا لب  
وہ پانی ہوں شیریں نہیں جہن شور  
بہت ذوال دنیا فی دین با زبان

وہ دریا ہوں جسکا کنارہ نہیں  
وہ بو ہوں کہ جو آشکارا نہیں  
وہ آتش ہوں جہن شہر انہیں  
میں وہ نوجوان ہوں کہ نار انہیں

قطعہ

فقر و ن کی مجلس ہے سب جدا  
سکند کی خاطر ہی سدا ب  
گئی پنی نعلین و مان مصطفیٰ

امیر و گایا تک گذار انہیں  
جو دارا ہی ہو تو خدا را انہیں  
فرشتہ کا جہا گذار انہیں

جہنم سے ہم بقیرارون کو کیا پہری دوست جب ہو گئی قہر بند گرت ڈلگا کر زمین پر حسین تیری صبر کی مین ندایا حسین کینی تیری طرح سی ای آتش	جو آتش یہ پھر سے وہ پار انہیں کھلا اب کہ کوئی ہمارا نہیں فرس سے کینے اوتارا نہیں چہر کی تلی دم ہی مارا نہیں عروس سخن کو سنوا زرا نہیں
--	---

سلام نقیس

پس از وفات بھی خشت فی محاکمہ شب شباب گئی آئی صبح پیری خدا کی راہ میں دی ورنہ مال غریبہ مثال آئینہ ہر مال قبرای غافل نہیں ہر خوف بھی کچھ فشاں کا ای قبر نہیں ہر گر جو افق تو بھلے دنیا ہزار گل تر و تازہ سخن سے میں پیدا عجب خجست زدہ یہہ عدم کی نرسنگ صدایہ آئی تو مرقد سے ہر گہری ہر بنانا دہر میں بیکار ہی عمارت کا ملی گا جو کہ مقدس زمین ہو گیا تحریہ نشست گر چہ ہر شاہن کی تخت زین بروز خضر زبانی سے یہ کسنا ای آقا	و مان چلا ہوں جہاں قبریں اندھیرا تال سوئے غافل ہی سویرا ہے یہاں سے ہیج دیا جو وہ مال تیرا ہے اوہر تو روشنی ہی او سطر اندھیرا کفن لسا ہوا خاک شفا سی میرا ہے فقیر نے تیری جانب سے نونہ کو پیرا ہے نہیں ہر خوف خزان کا وہ باغ میرا ہے جہاں کسی کا نہ خیمہ ہے اور نہ ڈیرا ہے چراغ لائیو ہمراہ بیان اندھیرا ہے ہو نام جسکا عہد وہ مقام تیرا ہے ہر ایک بشر کو ہوا ہوئے گیرا ہے نہر از شرکہ منبر مقام میرا ہے نقیس بندہ ہی تیرا غلام میرا ہے
--	--

۴۸۱

بنانا  
ملی  
نق  
بروز  
سے  
کیفیت  
واقعہ  
شہرہ  
چندہ  
ہو جاتا  
غلط  
دول  
جاری  
دیکھا  
جلوہ  
بعد از  
الشد  
دیکھا

انہیں  
نہیں  
انہیں  
نہیں  
انہیں

میں نہ میرا  
سویرا ہے  
لی ترا ہے  
ظرف اندر ہے  
یہ میرا ہے  
نہ کو میرا  
رہ باغ میرا  
دور نہ میرا  
اند میرا  
میرا ہے  
تیرا ہے  
میرا ہے  
میرا ہے

بنانا وہ ہر مین بیکار ہے عمارت کا  
ملی گا جو کہ تقدیر میں ہو گیا تحریک  
نہست کر جی ہی شاہو کی تخت زین  
بروز حشر زبانی ہے یہ کٹا اے آقا

ہی نام جس کا ساروہ مقام تیرا ہے  
ہر ایک لشکر ہو او ہو جس گمیرا ہے  
ہزار شکر کہ منبر مقام میرا ہے  
نفس بندہ ہے تیرا غلام میرا ہے

### سلام میں نہیں

ہے تخت پر جس کو خواب میرا  
کیفیتن او ٹھائی نہ کیوں دل فقیر کا  
واقف ہمار غم سے نہیں دل فقیر کا  
شہر ہی شش جہت میں حدیث غریب کا  
چند جامی دل چین میں نہ کیوں مصفح کا  
ہو جامی لیست اوج نہ کیوں مصفح کا  
غل سنگی غنڈی ب قلم کے صریح کا  
دولت سی فقر کی ہی غنی دل فقیر کا  
جاری ہی کیا ہی فیض خواب میرا  
دیکھا ہی موند نہ جو تیغ خواب میرا  
جلوہ ہی اوس طرف ہی خواب میرا  
بعد از نبی ہے تخت خواب میرا  
التدیری فقر حیدر گردون سریر کا  
دیکو گرم رسول خدا کی وزیر کا

دکھا ہی اب جان میں بی کی وزیر کا  
نشر پڑا ہوا ہی شراب غدیر کا  
پیمانہ کش ہون بادہ خم غدیر کا  
بیعت کو ماتہ اوٹا تھا صغیر کا  
میری ہر اک صغیر میں عالم ہی تیرا  
طوبی کی سر پہ شور ہی میری صغیر کا  
زنگ اوڑ گیا ہی صاف میری صغیر کا  
محتاج بادشاہ کا ہون نہ وزیر کا  
دامن دور و نسے پہر تی میں بر طیر کا  
بجلی بنا ہی آئینہ مہر منیر کا  
موند نہ ہی جد ہر پہر اہوا مہر منیر کا  
سلطان کی مملکت میں عمل ہے وزیر کا  
رتنا ہوتا خواب گماہ میں لب تر حقیر کا  
قاتل کو بھی سخی نے دیا جامہ شہر کا



<p>             کرتی تھی شکر پیاں کے ارد شمع کا              بارہ درمی میں رہتا ہی ستر فقیر کا              چکھتا تاجب خرابی نہ مادر کی شیر کا              جس وقت لینگلی نام جناب امیر کا              سدرہ یہ اشیان ہی میری صغیر کا         </p>	<p>             ہی جای گریہ حال جناب امیر کا              انعامتہ کی گرگا گد اہون تیا یہ ہی              پیاں اون دنو لسی شہہ فصاحت ناز              پل پل میں صراط سی گد رنگی سونین              ای بانجان میں بلبل گزار قدس مون         </p>
--	--

قطعہ

<p>             کیا مرتبہ ہی بادشہ قلعہ گیر کا              دیکھا خد اسی قرب جو اینی وزیر کا              تہا ہر جگہ طور جناب امیر کا              حیدر نہ کیوں لقب ہو میری دستگیر کا              ای چرخ دیکھ لوچ میو دستگیر کا              لیکن پسند طبع تہا بتر حصیر کا         </p>	<p>             اصحاب ہی یہ صاحب معراج کتی              پائی کسی بنی زریں نہ اسقدر              پہونچا جہان جہان میں نظر کی جہد جہد              دو آنکھوں ہی کھلے اژدر کیا ہی دو              کعبہ میں دوش پاک بنی پر کی قدم              نثار عرش و فرش تھی ہر چند بوزراب         </p>
--	--

قطعہ

<p>             شق ہو گیا تہا فرق جناب امیر کا              پیر خون تہا رخ رسول کی مہر نیر کا              زخمی پڑا تہا شیر خدای قدیر کا              بچان ہوا امام صغیر و کبیر کا              سونہ و نانپ کی رو اسی شہ بی نظیر کا              لائی کفن خیالسی شہ قلعہ گیر کا         </p>	<p>             اس زور سی لگای تھی قاتل فی ضربتی              ہتر رہی تھی مسجد کوفہ کی بام و در              سر پٹی تھی گرد نازی کہے ہوئے              آئی نہ میام کی اکیسوں جورات              زہرا کی دو لوبیشیاں سر پٹی لگیز              فرزند غسل و یکجہ دم تو جبریل         </p>
--	--

<p>پوچھا جس نے یہ حسن کے بہا بچان          مونہ پیٹ کر وہ بولی کہ اسکی ہر جہت          آہ و بکاسی حشر تھا کو فہ کی راہ میں          قیدی دو مائی دیتی تھی روئی تھی قہر          رائیں پکارتی تھیں کہ ہی غصہ ہوا          پوچھیں گی جب انیس نکرین قبر میں</p>	<p>کیون رخ سی سبز خضر کو دون سر کا          تہا زہر میں بجھا ہوا بتو شریہ کا          تابوت پھلی جو ہی کے وزیر کا          لیلی کے نام پاک جناب میر کا          وارث اوٹھا جھانسنے یتیم و سیر کا          اکھ دو لگا ہوں غلام نبی کی وزیر کا</p>
--	--

### سلام میر انیس

<p>غم شہ کا جی بیان کر دیا          گستاخ و رشتہ سخن بڑھ گئے          سبک ہو چلی تھی تر از دی شعر          میری قدر گرامی زمین سخن          نہ کی آہ کچھ عمر رفتہ کے قدر          نہ دیکھی گئی شہی اصفہر کی لاش          کبھی شہ کی خال منبر کی مدح          فلک سی ہوا کس دن اجڑی کار          زہی شفقت اشرف کائنات          کوئی جانتا ہی نہ تھا جگر کلام          اکمان ایک ذرہ کمان آفتاب          گستاخ و رشتہ سخن بڑھ گئے</p>	<p>ان آنکھوں نے دریا روان کر دیا          ضعیفی نے بہو جوان کر دیا          مگر ہنسنے پہ گراں کر دیا          تجھی بات میں آسمان کر دیا          عجب جنس کو راہ گان کر دیا          زمین میں پسر کو نہان کر دیا          قلم فی ہین نکتہ ان کر دیا          مگر مان جنازہ روان کر دیا          عجب رتبہ مہمان کر دیا          اوی دم میں جان جہان کر دیا          خدائی کسے مہربان کر دیا          سداپا کو صرف زبان کر دیا</p>
---	---

مقدور نے ویران مکان کر دیا تجھی جسے بی آشیان کر دیا کسی یہ زمین میں نہان کر دیا انہیں جب خدا نے جو ان کر دیا ترا لی میں شے نے نشان کر دیا ہر ایک زارغ کو خوش بیان کر دیا	پھر کہا ہی کیوں اتنا ہی مرغ روح نشین ہی دیگا وہ فردوس میں ہوئی و فن اکبر تو چلاے مان چپالی لگی ہمسے مو نہ قبر میں جو پوچی عمارت نے جاے قبر نوا بنیو نہ تیری اے انیس
---	--

### سلام مولنس

انسان کفش رسول فلک پناہ یہ ہے وزیر اعظم پیہر آہ یہ ہے وہ مرتبی میں جو خورشید میں ماہ یہ ہے فلک پناہ یہ ہے اور جہان پناہ یہ ہے کہ جلوہ گاہ شہ عرش بارگاہ یہ ہے صدایہ آئی کہ آنکھوں سیل کہ راہ یہ ہے زمین مدفن سردار دین پناہ یہ ہے مقام حسرت و اندوہ دانک آہ یہ ہے حسین سبط پیہر کے قتل گاہ یہ ہے ہشکنا پتر تاتھا کل آج رو براہ یہ ہے کہ خاندان محمد کا خیر خواہ یہ ہے بہشتی نگہ کو شر کی ہلکوجاہ یہ ہے	سلامی جسکو سمجھتی ہیں ہم کہ یہ ہے عروج و لیکلی حیدر کا لوگ کتی ہتی ہوئی یہ وہ نو بشر ایک نور سی پیدا وہ زیب عرش برین ہی نہ یہ یہ ہی ادب ہی نرم غزای حسین میں ہو ہو اکلم کا ایک دن جو کر بلا میں گذر ادب کی جاہی و اتاری ہی یا دوسری تعلیم بہی گا اسپہ ابو مصطفیٰ کی پیار کا خبر نہیں تجھی کیا اس زمین کی امی سوا جلا کل کے اودہرے جو حر تو سب کا عجب نہیں جو رہ خلد اسکو بلجائے اوٹھا کی مشک کو کا ندھی یہ کتی ہی جاہ
---	--



<p>             کہا زیدی آیا جو سامنی سر شاہ              یکا را شمر تری فوج فتح کرا آئی              ہٹا کی کانٹوں کو متصل سے کتنی تہی ہر              لگائی ناریوں کی گہرین آگ زہرائی              طمانچی ماری سکینہ کو ایک ڈر کی لئی              صدایہ آتی تھی گرد و نہی قتل گز              اوتا یا دن یہ سینہ علی کا سینہ ہے              ہوا یہ کو فہین غل دیکھ کر سر شہید              کہا سر شہ دین کی کہ پوچھو خجھر سے              جہانین زلیست ہوا کہ ن کی روشنی ہو           </p>	<p>             تباہ غرق بخون کس کا رشک یہ ہے              لغور دیکھ سر شاہ کم سپاہ یہ ہے              صفائی کہ میری گلکی خواجہ گاہ یہ ہے              نہ سمجھی کہ دولت سہرائی شاہ یہ ہے              لطاؤں ستم شمر دیا یہ ہے              نہ فوج کرا سہی شمر بیگناہ یہ ہے              ہٹا چھری کہ متحد کی بوسہ گاہ یہ ہے              گناہی بیاسمین جس کا گلادہ شاہ یہ ہے              ہماری تشنہ دہانی کا اک گواہ یہ ہے              ہمیشہ اسکو سمجھتے صبح گاہ یہ ہے           </p>
--	--

### سلام میر انیس

<p>             صبر کرتی تھی سلامی شہ والا کیا کیا              بانو کتنی تھی کہ سہرا ہی نہ دیکھا افسوس              تیر کھاتی ہی گلشن جو دم اصغر کار و کا              دیکھتا جو سہ قاسم کو وہ کتار و رو              لاش عجیب یہ آئی جو نہ دیتی تھی حدود              منع جو رو نیکو کرتا تو یہ کہتی سجاد           </p>	<p>             اہل کین دیتی تھی مظلوم کو اند کیا کیا              تھی محبی سپاہ کی اکبر کی تمنا کیا کیا              شاہ کی ماتہ نپہ تریا یہ وہ بچہ کیا کیا              حسرتیں لیگیان دنیا سے یہ دور کیا کیا              تشنہ لب شاہ لڑی بن لڑیا کیا کیا              کیون نہ روؤں ستم ان گنہ گار کیا کیا           </p>
--	---

### قطعہ

<p>             شاہ دین کی حرم آئی تھی وطن حیدم           </p>	<p>             خاک پر پیٹ کی سر ردی تھی صغرا کیا           </p>
--	--

اور ایک ایک سی کتتی تھی بتاؤ کو گو  
سینہ نشہ سی نہ بن و نہج کی اور تر شہر  
کھ گئی ہن مجی مرتی ہوئی بابا کیا کیا  
گرد بیٹی کی تھپتی رہی زہرا کیا کیا

قطعہ

بانو کتتی تھی تصور میں علی اصغر کے  
پانی دودن نہ ملا تیر گل یہ کہا یا  
دیکھ کر مات کٹی باجے عابدنی کہا  
شاہ فراتی تھی پانی بنین ملتا لیکن  
دشت پر غار سی جاتی تھی جو بیدل بجا  
دیکھ کر شہکی عزیزہ دنگو عدو کتتی تھی  
لاش اصغر یہ کہا بانو فی آمان صدے

دودہ بن تر یا ہی سی میرا بچا کیا کیا  
اتنی سے زندگی میں سہ گئی انا کیا  
بعد مر نیکی ہی صد مہ تمہیں پہنچا کیا کیا  
سامنی آنکھوں کی لہر آتا ہو دریا کیا کیا  
پہوٹ کر دوتا ہوا سہرا لہا کیا کیا  
صاحب حسن خدا کی لئی پیدا کیا کیا  
نئی سی جان پہ گزری ہو بیٹیا کیا کیا

قطعہ

شہسیر سی کتتی تھی بہرہ روز و سپاہ  
طوق و زنجیر سنا لون کہ ہمارا دوست  
دوبوب میں لاش جلی تا تھکی بیچوئی  
شاہ کتتی تھی سینہ میری مر نیکی بعد  
دفن کا لاشہ شہسیر کا جب قتل آیا  
باغ میں دیکھتی جب سر کو عابد کتتی  
سر جکالیتی تھی صغر کو کی کتا تھا کہ  
قید خانہ میں سینہ کو جویا آئی پدر

رنج دیتی ہن مجی راہ ہن اعدا کیا کیا  
کام اتنی ہن کرو میں تن تنہا کیا کیا  
بعد صرون ہی ملی شاہ کو اندر کیا کیا  
کیا کوں مہمہ ستم ہو دینگی بیٹیا کیا کیا  
دفن ہوا گئی اسباب میا کیا کیا  
کٹ گئی تیغ ستم سی قدر عنا کیا کیا  
کو کو فہ سے پدرنی تمہیں پہنچا کیا کیا  
رات بہرہ سینہ میں دل نہا شہسیر کیا کیا

دیکھا مرنی پہ کمر باندھتی جب بابا کو  
 بانو کتنی تھی اب اکبر مجھی سمجھاتی نہیں  
 رو رو دیہم کتنی تھی صغیر کہ گئی جاتا صد  
 کتنی عابد خیر قتل عزیزان سنکر  
 خط لائی لاشہ اکبر پہ یہ کتنی تھی امام  
 دیکھ کر فوج سینی کو حد و کتنی ستے  
 ساتھ جاتا نہیں کچھ حشر محل نیک انیس

۱۵  
 سر اوٹھا تیکہ پہ سجاد نے پٹیا کیا کیا  
 یا و مادر تیری باتیں کر ی پٹیا کیا کیا  
 تو فی کیا کیا کیا کہا اور بابا نے پوچھا کیا کیا  
 اپنی بیماری کا ہوتا ہی مدد کیا کیا  
 دیکھو پٹیا تمہیں صغیر فی یہ لکھا کیا کیا  
 ساتھ لائی بن جو ان سیدہ الا کیا کیا  
 اسپہ انسان کو جو اہش و نیا کیا کیا

### سلام مولس

وطن سے مجرئی شاہ زمن کلاتی ہیں  
 صد ایہ آتی تھی غربت کا غم نہ کہا شبیر  
 ملا نہ کعبہ میں ہی چین قبلہ دین کو  
 خیال ثابت عباس خون رو لا تا ہو  
 حسین کتنی تھی باندھی ہونین دینغ دوم  
 سکینہ کتنی تھی یہ خط آب ہے کو گو  
 حرم یہ کتنی تھی اصغر ہی جان بلبش  
 پڑی ہیں خاک پر مجروح لال نیک  
 علی پکار رہی ہیں کہ جلد آ شبیر  
 اشاری کرتی تھی اصغر کہ جانید و انا  
 فرسہ چہو تھی ہیں غشین سید والا

ارٹول قبر سی با چشم تر کلاتی ہیں  
 کہ تیری ساتھ ہی تربت سی ہم کلاتی ہیں  
 حرم سی اب معہ الحرم کلاتی ہیں  
 جب آئوین کو گروٹے علم کلاتی ہیں  
 کہ جسکی خوف سی شیر ذکی ہم کلاتی ہیں  
 کچھ استوا شک ہی آنکھوں سی ہم کلاتی ہیں  
 مشکاد و پانی نہیں گری ہم کلاتی ہیں  
 رگوٹے قطرہ خون و بدم کلاتی ہیں  
 میری نواسونکی اتنی سی ہم کلاتی ہیں  
 کہ آج پہلی پہل گری ہم کلاتی ہیں  
 صفوں سی قتل کو اہل ستم کلاتی ہیں



دومین غل جو کہ یکس کے تھامنی کو چلو دو دانی دیتی ہیں رائدین کی یا علی فریاد یہ غل تاشام میں میر آج دیکھنی کو چلو یہ تیدہ خائین رو رو کی گئی اتنی عابد ق	بس اب رکاوٹ سے شہ کی قدم نکلتی ہیں برہنہ سرسبز بازو ہنم نکلتی ہیں کہ قید خانہ سے شہ کے حرم نکلتی ہیں کہ دیکھیں کو لے دن یہاں سی ہنم نکلتی ہیں نہ بیڑو لے ہماری قدم نکلتی ہیں سبھو کی سنیو لنی نالی ہنم نکلتی ہیں تن حین سے تیر ستم نکلتے ہیں کہ چشم تر سی گھر ویدم نکلتی ہیں
--	---

### سلام میر نہیں

غبارِ رہ کر بلا ہو گئے روائیں بھی سر پر نہیں اسے فلک الہی مجھی میں نہ تھی کبہ و قاف یہ عقدہ نہ کہلتا کبھی خستہ ترک خوشا صرہ کر بلا کا اثر	میری خاک بھی کیمیا ہو گئے یہ توقیر آل عبا ہو گئی کہ دنیا ہی سب بیوفا ہو گئی عنایات مشکل گٹ ہو گئی گرہ و مان گلی میان شفا ہو گئی
---	---

### قطعہ

خجفین شہاب آ کی سر کہنی زہی سطوتِ عدل شیر خدا کباشہ فی زینب سی اکبر کی بعد	وہ کیفیت نشہ کیا ہو گئی کہ نبت الغیب پارسا ہو گئی بہن روح تن سے جدا ہو گئی
--	--

### قطعہ

کیونکہ چلنی لگے تیغ ہجر	نبی جب نبی سے جدا ہو گئے
یہ دولہائی دست تاسف ملی	کہ ناتوان کی سرخی جنا ہو گئے
نہ گل میں محبت نہ بلبلیں میں انس	الہی یہ کیسی ہوا ہو گئے
یہ صدمہ ہوا وقت جنگِ جدل	کہ غش بنت مشکل کٹا ہو گئے
خزان کا جو گلشن میں ہونکا چلا	تو بس جان بلبلی ہوا ہو گئے
وہ تعریف ہو حسین سازش نہو	وہ رقت ہی جو سیریا ہو گئے

## قطعہ

تلاطم سے نکلا ہمارا جہاز	مناسب موافق ہوا ہو گئی
بہت دُورِ سمندر کی لہر و نکات	طبیعت مگر آشنا ہو گئی
کیا ابرِ رحمت نے ایسا کرم	کہ پانی رو کر بلا ہو گئے
نگہبان کشتی جو بہت فخر و فوج	ہر اک موج خود ناخدا ہو گئی
بھی پر نہیں کچھ علی کا کرم	ہزاروں کی حاجت روا ہو گئی
کاشانی نکلا جو اصغر کا دم	سیری پتول سے بوجدا ہو گئی
فلک کیون نہ بہت کر زین پر گر	علیکی ہو بے روا ہو گئے
دم نزع کس کس کا شکوہ کرین	نہ اک تاب و طاقت جدا ہو گئی
راہِ قون ساتھ جس روح کا	وہ دم بہرین نا آشنا ہو گئی
گملا یہ غم شہ میں عابد کا غم	قیامتی جوتن میں عبا ہو گئی

## قطعہ

سکینہ کی جتنی تھی زندا نین	محبت عنایت وہ کیا ہو گئی
----------------------------	--------------------------

اگلا میرا باندہ نہ پوچھی خبر اکئی دن نہ پانیکا قطرہ ملا کسینی نہ پوچھا کینولے آہ انیس آچکی ہتی تھتین مرگ	چچا بس میں متی خفا ہو گئے سافر یہ کیا کیا جفا ہو گئے کہ معصوم سے کیا خطا ہو گئے سپر مونو کی دغا ہو گئے
---	---

### سلام مولنس

چلے میں دلیں جو ہم لیلی آرزوئی بولای ساقی کوثر جو جگہ سوئی جکلی ادب سی یہ جبریل رو بروئی ہمیشہ کعبہ میں احرام آرزو باندہ علیکو دیتی ہیں زاریں کایر سا ملک یہ کہتی ہیں روضہ میں انکی صلا بڑا ہوا ہریش شوق شوق بلب سے ارام میں یہ چین ملک جو تربت میں کہلا یہ گلشن عالم میں انکی کوکوسی حسین فی تو شرف خاک کر بلا کو دیا بس اپو تامل طوفان کا ڈر نہیں	تو روح پہلی ہی راہی ہوئی پرستوئی تو جلوہ دسی یون بادہ ہوئی نجف کہ بہر گئی سر شکر گاہن خاک کوئی نجف ہوا نصیب تہ لیکن طواف کوئی نجف یہ کہتی ہیں کہ جاتی ہیں پہلی سوئی نجف نجف میں بوی جان ہر خیانت میں نجف اوسے تلاش میں مجھو جستجوئی نجف علی علی میں کہوں ماتمہ اوٹھائی ہوئی نجف کہ قمر کو نکو ہی ہستیاق کوئی نجف بڑا ہی ساقی کوثر فی آرزوئی نجف پنج گئی میری کشتی کنارہ جوئی نجف
---	--

### سلام میرٹھیس

عجب وقت ہے اور عجیب انجمن ہے سلامی یہ آئی تھی پر محن ہے	سلامی یہ محفل علی کا چین ہے کہ بالہ تو بازو میں اور ایک ہن ہے
--	--



نہیں اذگیان بلخ نہرین گویا	سیری ماہتہ میں خستہ بخت ہے
گریبان میرا چوڑا سے ترص وینا	سیری ماہتہ میں داس بخت ہے
کلاہیہ دورنگی سی برگ خاکے	یہ رنگ حسین اور وہ رنگ حسن ہے
پہنشی سی برہنہ برای جسم کب تک	کہ آخر ہی خاک ہی اور کفن ہے
کہان فی بانی ہو اصغر کمان تم	اشارہ کیا قصد نہرین ہے

قطعہ

سکان دیکھی مہراجہین دوہنی نے	کہ ہر ایک جنت میں پر تو فگن ہے
حل ایک زمرہ کا ہے رشک طوبی	تو وہ دوسرا رشک لعل میں ہے
کما سرخ اور ستر کیون بہرہ و نوا	دل اس وقت کچھ خود بخود لغز و نوا
کہا حال امی نے سر جہنگا کر	یوہین مرضی حضرت ذوالمنن ہے
کردن مختصر عرض ہے طول آئین	یہ قصر حسین اور وہ قصر حسن ہے
صفین توڑ کر رنیں کتی ستے اکبر	مراجہ مرحوم خیر شکن ہے
کہا حریفی نتغین نہ حضرت پہ کیچو	لعینون یہ سپید غریب لوطن ہے
گلیمین سن جب بند ہی بولی عابد	کہ ہم میں ہی شکل کشا کا چلن ہے
اسیر و نکو د کلا کے غولی پکارا	یہ کتبہ علی کا اسیر معن ہے
سلا جکی بازو میں ہے رسیان کا	یہ نہرہ کی بیٹی ہوشہلی ہیں ہے
موندنا پناہی دو لونا تو نسی دما ہے	یہی نامراد ایک شب کی دولہن ہے
کما شہ فی قاتل سی زانو اوٹھالے	کہ تیر و نسی غریب سارا بدن ہے

قطعہ

نظر آیا متقل تو عابد پیکار کے	یہ نعل نام غریب الوطن ہے
نہیں جسم ہر ایک چادر کا سا یا	نئی گردش ای آسمان کہن ہے
نذاکتمی لاشے سے پٹانہ رو	لہذا حق میں راحت یہ رنج و مح ہے
یہ نیز و نکی چوبین ہیں تابلوت اپنا	یہ وہ امان صحرا ہمارا کفن ہے
نہیں رنج کچھ اپنی عریان تنی کا	یہ غم ہی کہ زینب اسیر محج ہے
انہیں اس قدر شور و سخن کا شکوہ	یہ دولت ہی تو ٹری کہ شیریں چن ہے

### سلام مولیس

عقدہ سدا گہرائی دیدہ تر کو دکھ	ابر نیسان پیر پیریں کرانی جو ہر کو دکھ
گر جہاں تاقاب روی تو کو دکھ	کو رماد و زرا و آنکھیں نکل از خرقہ کو دکھ
خیر کو تنعم گاوی کیسہ زر کو دکھ	نخل کا درندہ کر نی خیر کا در کو دکھ
تیر کی ظلمات کی کیا ہی سیلابی سلی کو دکھ	قمر سی چھ قبر آنکھیں اسی سکندہ کو دکھ
دست قدرت ہی کسی پر کہ بہر تاج کو دکھ	جس گرہ کو ناخن تدبیر حیدر کو دکھ
شکر کہتا تھا چلین اوس دم گلی ریت پر غلم	اپنا سونہ جیب بچکیاں کی لیلی کو دکھ
فتح تب ماتھے آئی جب تھمدنی چند کر کہا	مان میرے بازو جیٹ کر باب خیر کو دکھ
تو ہی دانا ہر رک رک ریشہ کا او کی بائیں	بزر تیری تیغ زبا کی کوں جو ہر کو دکھ
صاف کہتا ہوں کہین دین کوں کوں کوں کوں	ایسا جو ہر دار آئینہ سکندہ کو دکھ
آئی طوفان میں بچانی کو علی اعلیٰ خدا	مان گرا دی بادبان کشتی کا لنگہ کو دکھ
قید میں بلبل ہی دیتی ہی علی کو یہ خدا	سیری پر قاضی بازو کو تر کو دکھ
کہتی تھیں بانو کو باندہ ہی ہو ہی ہو	کیون علی اکبر گرہ پٹی کی ادر کو دکھ

خبر کا مشتاق ہو گا کون ایسا جو میں شہر سے کہتی تھی زینب نہ حیدر ہو نہیں شہر کی فاصدہ کہاتو نئی بیری نہیں دل کی عقدی اس طرح آہوں کی جھونکوں کی تیر کمانا شہر کا یاد آتا ہوں مونس کو بے	ہنس کی جو بند گریبان زرخیز کو کد میرے بازو کی رن بہر عمیر کو کد تو خط صفرا کا سر نامہ برادر کو کد جیسی غنیمت گدہ گلشن میں مرا کو کد جلد اب نصدر گدہ جان غم کا شہر کو کد
---	---

### سلام اس

ای سلامی غنیمت شہر کی دلکو بس کر دیا واہ اری شیرینی لطف و عطا تو راب	ما تم شہر شیرینی ہر دلو بیدل کر دیا اشیر کا کانسہ عین ہر قاتل کر دیا
---	---

### قطعہ

رہنم شہر کی جنگ کلا کوئی ناری کر کی زبان کی گفتگو جس بد زبان کی سانی ملک جن شاہوں کی تھی زیر نگین کا خلق زور اعضا گت گیا جب بڑھ گیا حسن خ فرط غمی حال مابد کا نہ لکھا شرح و اکتہ تھی مان کل تک اصغر کی بولی تھی کون پرسان ہی بد بین کیوں ترا دن چون	تبع نے سید ماسقرین اسکو دھل کر حجت خالق فی دوا تو نہیں قیال کر دیا آج خود اذکو اجا نے نقش بن اعل کر دیا آب ناقص ہو گئی جب حق کی کانل کر دیا کلاک فی مضمو کو پابند سلاسل کر دیا آج اذکو موت نے سید انکی قیال کر دیا النس اس بقیدری عالم نے سید کر دیا
---	--

### سلام انیس

صورت آئینہ استغنا کی جو ہر کھل گئے مسکراتی میں جو دند ان پیغمبر کھل گئے	ایک درہمیر ہوا اگر بند سودر کھل گئی صاف گو یا عرش نورانی کی اختر کھل گئی
--	---



مطلع

مهر جدر جب ہوی فردوس در کمال گئی	باب رحمت ہمیشہ شل باب غیر کمال گئی
چرخ سی ہر دو لادری تہی نشانی	آئی قبضہ میں عیلمی جب توجہ ہر کمال گئی
آن کہہ ڈھلانا نظر آتا جو بن ماہ کا	غالباً بند نقاب روی اگر کمال گئی
کب بیان ہو سکتی ہی شکی مصیبت	جب پڑا ہمنی مصائب غلی دفتر کمال گئی

سلام میرا نہیں

سلامی خلق کا آغاز و انجام دیکھ کر	کہ جو اولی ہو ہر اولی ہی ہر آخری آخری
ابو بخش دی پانی کرم سی میری عصیان کو	کہیں ہوں بندہ محتاج تو ہر شے تہی قادر
دو عالم دو ورق ہیں اک کتاب صفیہ	یہ مجموعہ ہو وہ جس کا نہ اولی ہو نہ آخری
کہا بھاس پانی تو بینی دو مسلمانو	تہا را ایہ جان بیہاس ہو بکسیں مسافر
جو اچھی ہیں او نہیں ملتا ہو مر کر تو ہو لکا	قیرب قبر سرور تربت ابن مطاہر
کہا حضرت فی حسی قیل و قالہ کیوں کہ	میری احوال ہی نزاق عالم خوب ہر
حسین ابن علی آتی تھی گراست کی کام ہے	یہ بھی ہی میرے موجود ہیں پیہر ہی جانی
بہلا اونکی ثنا کیونکر کری کج بیانی	فرشتوں کی زبان ملاحی حیدر میں قاضی
پیادہ کسید سجاد سوی شام جاتی ہیں	نہ عمل ہو نہ ہودج ہو نہ اشتہر ہو نہ قاضی

قطعہ

پکارا خولی ملعون صف آرا جیت ہی خضر	بنی بھکو بر نہ سر نظر آئی یہ کیا سر ہے
حسین ابن نمیر رویدہ فی تب کیا بنکر	یہ دلادتی کا سحر ہو جو تجھ میں ظاہر ہے
جیب میں مطاہر تب پکاری آتی ہے	خدا لغت کری بیدین ہو تو تر تہی کا قہر ہے

<p> نہی کی لال کی رتبہ سی شاید تو نہیں تف  یہ وہ شبیر سی بان ہو خواب فاطمہ کی  اگر ہوش بہرہ ہو چہ لاشکر میں درو  اکلید فضل جنت ہو دلائل محمد کے  کسی کا کچھ لگا کر تا نہیں دودنکی فاقین  جو اندہا ہی تو انگلیں چلیں بل غلیں سرور  سخی یا ہی یہ سید کہ بہراست عامی  مدینہ ہی سوی کعبہ کیا کعبہ سی بیان آیا  ہزاروں ملکی ٹرنی آئی ہو یکسے چھپے  چٹوٹی کپہ ہو فوجوں کی کہ قتل کرتی ہو  یہ ہر افضل ہو افضل ہی یہ ہر اعلا  کئی ہیں پایادہ پیش حج اسنی مدینہ سے  زبان جل جا لگی تیری سعادۃ توبہ کو  خبر لینا آئیں نہ ار کی یا احمد مرسل </p>	<p> یہ علی ہی یہ اتقی ہی یہ طیب یہ طہر ہے  یہ وہ سید ہو جو قبر محمد کا بجاور ہے  اری او کو ر باطن اس کا رقبہ بظاہر ہے  خدا کو جس نے بھی انامی وہ انسی ہی ہے  خدا کا دوست ہی دیندار ہو صابر و شاکر  تبی کی لال کی خاک قدم کل جو اس سے  لٹا دینکو گھر ہو جو دیر مر نیکو حاضر ہے  یہ رہی یہ سید یہ سید رہی یہ رہی یہ رہی  نہ کچھ اسلام کا ہی پاس نہ ایمان کی خاطر  کوئی اس باجر کیا جو جینی والا ہی آخری  یہ ہر بہتر ہو بہتر ہو یہ ہر نادر ہی در  یہ حق کا برگزیدہ ہو یہ حاجی ہر ای  شقی تو صاحب عجز کو کہتا ہو ساحر ہے  تمہاری آل کا مداح ہو سید ہو ڈاکٹر </p>
--	--

### سلام میر نہیں

<p> جو رکتی ہیں تو عشق روئے شبیر کرتی ہیں  ہم اپنی چشم میں دنرات کی تصویر کرتی ہیں  نہ کا ندہ ہی سو سپر نہ ماتہ شو شہر کرتی ہیں  یہ کہو لہو ز نالی ہی غضب تابہ کرتی ہیں </p>	<p> نہ منصب ہو سن خواہش جاگر رکتی ہیں  خیال زلف و روی حضرت شبیر کرتی ہیں  شب شہم ہی ہو خیل و غضب جانساز ہو  ٹپک پٹری میں مثل شہم نہ جلانی والو نہ </p>
--	--

<p>بلای قید آئین سبیل تباریکہ حکم سید و صفدر          بحر و میشہ میں ہر کو عدوت ہی تعلق ہے          توقع جنبی تھی وہ لوگ مطلب آشنا کالی</p>	<p>سنی جو میں وہ دروازہ میں گزرتی بخیر کئی          کہ میں ہر قطع آرزو شمشیر رہتی ہیں          آئیں کس فوس ہم بھی کیا بڑی تقدیر کو آئیں</p>
---	---

### سلام میرانیس

<p>شبیدہ ام زمان کیچھے ہیں          جگہ بول سہی سزار و تکی خاطر          بہت ہو گیا ہی اکدن تجھی بھی          قمرین سر کے ہی آفتاب قیامت          محبت کا رشتہ نہایت ہونا زک          دیکھا وہ زمین نجف کی بلندی</p>	<p>تصور میں تصویر جان کیچھے ہیں          زمین پر شہ دین نشان کیچھے ہیں          شکارچہ میں ای آسمان کیچھے ہیں          لحد پر عبث سایبان کیچھے ہیں          مجھی کس لئی قدر دران کیچھے ہیں          بہت ایکو آسمان کیچھے ہیں</p>
--	--

### قطعہ

<p>تپ غمی شدت سی گنتی تھی عابد          سبکداری امت جد کی خاطر          زمین کی تلی جگو جانا ہے اکدن          فقیر و ن نے بیان پاؤں ہلا دی          جہاں کی ہیں سر آستان سنے بر          نکل و نہ بدی سے ای برق طلع          محبت میں حد و در پئے قتل صفر          وہ ہیں پہلوان ہم جو قوت دیکھائیں</p>	<p>عجب نخیان اتھوان کیچھے ہیں          ضعیفی میں بارگراں کیچھے ہیں          وہ کیوں سر کو آسمان کیچھے ہیں          عیث ماتہ اہل جہان کیچھے ہیں          سر فخر تالا مکان کیچھے ہیں          حسین آہ آتش نشان کیچھے ہیں          یہ اند اکین لہ زبان کیچھے ہیں          ملک پر سر کشان کیچھے ہیں</p>
---	---



یہ مکڑ اور اتری گمان کیجئے ہیں	چڑی ہیں جو انوکھے زور و جنبہ بازو
کہ ہم رستہ گمان کیجئے ہیں	عجب کیا جو حاسد کا دل ہونشانہ
یہ چکے ہیں اسی گمان کیجئے ہیں	غم شہ میں سرگرم ہیں اربعین تک
تو ہم آپ اپنی زبان کیجئے ہیں	سخن ہے اگر باعث تلخ کامے

قطعہ

اذیت امام زمان کیجئے ہیں	زمیندار سیراب ہیں کربلا کے
وہ کیستون میں آب روان کیجئے ہیں	اوپر خشک ہی فاطمہ کی زراعت
وہی گل جنائی خزان کیجئے ہیں	ہوا لگنی دیتی تھی جب کو نہ بلبل

قطعہ

یہ لنگر کین ما تو ان کیجئے ہیں	گمان بیریان اور گمان بانی عابد
شتر ج طرح ساربان کیجئے ہیں	پیادہ گئی شام تک اس و ش سے
گلاب گل ارغوان کیجئے ہیں	پسینہ نہیں پوچھتی رخسے حضرت
یہ نفث عبت نکتہ وان کیجئے ہیں	نہ ہوگی صفت خال خسار شہ کی
خط عفوای میمان کیجئے ہیں	کہا تھی شہنی گناہوں سی تیرے
بڑے رنج شیرین زبان کیجئے ہیں	انہیں کے ائی ہی زبانی کی تلخی
رو اسہ سی انداز سان کیجئے ہیں	عجب مال ہی دختر فاطمہ کا
ستارہ میری بایان کیجئے ہیں	پکاری سیکندہ و مائی ہی بابا
رسن کو جو انداز سان کیجئے ہیں	کئی باقی ہیں گردنی بے بیونکی
کہ رگ رگ سے ج طرح جان کیجئے ہیں	یہ عالم ہی فرقت میں کتنی تھی صفا

ہم اب تیغ آتش نشان کینچے میں  
 بس اب رخت سوی جہان کینچے میں  
 یہ دو کلمہ عابد ناتوان کینچے میں  
 وہ تصویر رنگین بیان کینچے میں  
 جو تین پے امتحان کینچے میں  
 قدم جطرخ ناتوان کینچے میں  
 اکیچہ سی بابا سنان کینچے میں  
 اکیست قلم کی عنان کینچے میں

کماشتہ فی بشیاری قوم نار سی  
 بہت باغ دنیا کی کانٹوں سے اولی  
 قدم پیر یونین ہیں رتھی میں بازو  
 جی دیکھ کر ہوئی مانی کو حیرت  
 لکھیں کس طرح ناتوانی عابد  
 قلم یون کی کاغذ پر ہتم ہتم کی چلتا  
 کہا روئے اکبر نے اورد ہتم جا  
 انیس اس زمین میں بہت کم ہر ہمت

### سلام نعیس

ملا وہ گھر کہ جہان حشر تک اندھیرا ہو  
 کفن بسا ہوا خاک شفا سے میرا ہی  
 فقیر فی بھی شمع اپنا اود ہری پسیرا ہی  
 کہ روشنی ہے اود ہر اوسطر اندھیرا ہی  
 چراغ لائیو و مانسے بیان اندھیرا ہی  
 تکی پر ہی نظر کر ابھی سویرا ہے  
 یہاں سے بھی دیاجو دمال تیرا ہے  
 جہاں کسی کا خیمہ ہو اور نہ دیرا ہے  
 شربستہ ہی جس کا وہ باغ میرا ہی  
 خزان کا ورنہیں جسکو وہ باغ میرا ہی

پس از وفات بھی حشرت فی بجلو گیرا ہی  
 کد میں گہت جنت کی احتیاج نہیں  
 اگر نہیں رخ دنیا اود ہر تو باگ نہیں  
 مثال آئینہ ہی زندگی و موت کا حال  
 زمین قبر ہر اک کو صدایہ دیتی ہو  
 شب شباب گئی اتنی صبح پسیرا ہی  
 خلیج کی راہ میں وی دور نہ مال غیر مجھ  
 وہاں چلی ہیں جہاں سے مقام کر نیو  
 ریاض مدح علی فی مجھی کیا سہیز  
 کہی نہ جانگی تا شش اس میں کی بہار

بروز خضر خدای یہ کہنے کا مولا  
نفس بندہ ہے تیرا غلام میرا ہی

### سلام مولس

آئی جو خاک تربت شبیر ہاتھ میں  
ہو جائی گرد و مہر کی اکثر ہاتھ میں  
سچو نہ مرثیہ کی یہ تحریر ہاتھ میں  
ہی نقل حسین کی تصویر ہاتھ میں  
شیعوں کو کیا ہی دغہ غہ آفتاب شہر  
اوسدن ہی ہو گا دامن شبیر ہاتھ میں  
چمکا وہ دشت آئی جو عباس نامور  
لیکھ نشان شکر شبیر ہاتھ میں  
پیچہ کو ناز تاکہ زہی فیض پنجتن  
رکتا ہوں آفتاب کی تصویر ہاتھ میں  
معلوم ہی سب اپنی مصیبت حسین کو  
گو یا ازل ہی تا خط تقدیر ہاتھ میں  
عرش عالیہ بہر زیارت ہر ایک ملک  
رکتا ہو بوقراب کی تصویر ہاتھ میں  
سرشہ کا دیکھ دیکھ کے زینب ترپتی ہی  
تہا بنی تہا حسین کا بی پیر ہاتھ میں  
گرتی تھی جبکہ ضعف سی عابد زمین پر  
رو کر سکتہ تہا سنی زنجیر ہاتھ میں  
حرکتا تہا نہ چور و نگار کر ہی ہن کھی  
مست خدائی چسکو دیا وہ غمی ہوا  
جب سر جدا کیا اوٹا شہر سید سے  
کب چوڑتی ہیں آئی جو پتھر ہاتھ میں  
سوتل نہیں ہی دھڑکے صدہ شہر کی  
ہو خلد کا قبائل جاگیر ہاتھ میں

### سلام مولس

فیض غاموشی کی ذکر خوش بیانی کر دیا  
ہر سر سو کو زبان کی بی زبان کر دیا

### سطح

ہر صفر و فلین بیان روضہ خوانی کر دیا  
زمر مولس بیلبل صدرہ کا ثانی کر دیا



## مطلع

دوست کیا دشمن کو محو خوش بیا بی کردیا  
 تیسری کو خاص آبی عباد اخل ہوا  
 دیدہ بدو رو کیا ہی شوخ ہیں مغلان  
 احمد و حیدر تہی دو نو ایک صانع فی کر  
 نہ کند رہی نہ دارا ہی نہ کسری شلاق  
 جہدہ سا کیونکر نون سب یا امام دین  
 تشنگی کا حال شکر شری رو یا یزید  
 فقر میں بھی زردی تن نی دیکھا یا اپناک  
 خاک میں دنیا کی آخر ہو گئی عمر عزیز  
 اللہ اللہ کیا شہید و نکی ہیں اعلیٰ مرتبہ  
 شمع کی شعلہ فی مصطفیٰ میں بہت کینچا تھا  
 تن کی گئی تھی جیب میں مظاہر قوت شگ  
 بنہ کر سجا جب یہ تہی زمین سی آہ کی  
 ای قلم ہمیں مرتع کر لیا کا کینچ کر  
 سجد سجاد کو غننے گلا یا اسقدر  
 دیکھ کر کش ماہ نو جگ جگ تہا ہو  
 فیض مر شہی تہی فردی طوسی کر  
 منو منکے پاؤں تہا تہا بن دیکھو فقیر

محن و ادوئی فی پتھر کو ہی پانی کر دیا  
 غلاموں فی ساتوین سی بند پانی کر دیا  
 آتش دوزخ کو چیتی دیکھی پانی کر دیا  
 نقش اول او نکو انکو نقش ثانی کر دیا  
 موت فی اکدم بن کس کس گھر کو فانی کر دیا  
 حق فی جو کٹ کو تیری کعبہ کا ثانی کر دیا  
 بیکسی شاہ کی پتھر کو پانی کر دیا  
 گیر دی کپڑو کو میرے زعفرانی کر دیا  
 دای کس ولت کو صرف قصہ خوانی کر دیا  
 موت کو جکی خدائی زندگانی کر دیا  
 جہنم باطل و عود آتش زبانی کر دیا  
 شوق فی جو رو کی پیر پیکو جانی کر دیا  
 نالہ و لکھو عصائی نا تو اتنی کر دیا  
 تجھ کو رشک خامہ ہزار دوانی کر دیا  
 جہم اطہر کو شبیہ نا تو اسنے کر دیا  
 شکر سوئی فی پیر کو جو اسنے کر دیا  
 تیر و خجی فی مین ہندوستانی کر دیا  
 پوریہ کو جہنم تخت خسرو اتنی کر دیا



دیکھ کر آتی ادھی تکلیف کی خود چنایام ق	حر کو مولانی رہیں مہربانی کر دیا
تھر جنت دی جو رہیں کین عطا بخش تصور	دولت عقبی کو صرف مہمانی کر دیا
جو لکھا تھا پھر کما قاصدی صغرائی دیا	خط کی سب مضمون کو پیغام زبانی کر دیا
کتنی تھی عباسی پیا سی سیکھ نہ صبر کمر	بس کلچہ کو تیرے رونی نے پانی کر دیا
بعد اکبر خون نہ جسم شاہ والا میں رنا	منصف فی رنگ مبارک زعفرانی کر دیا
خوب مدح شاہ والا میں لکھی شعر بلند	اس زمین کو قونی مونس آسمانی کر دیا

### سلام میر انیس

مجرئی قید سے جب عابدی پر چوٹے	شام میں شور ہوا آل پیر چوٹے
نہیں فرمائی تھی بہر کس سر چین	جھنسی کیا کیا میری اس شوت میں چوٹے
باگو کتنی تھی کہ ماتو نئے اہل کے ہی	نہ تو اکبری کی اور نہ اصغر چوٹے

### قطعہ

خریدہ کہتا تھا گرد گامدہ سبط رسول	اسین فرزند جدا ہو کہ برادر چوٹے
ایک عالم سی جو نیت جادو تویر واپس	پر نہ ماتو نسی میری دامن سرور چوٹے
خاک پر لڑکی دم نزع یہ اکبر نے کما	اب یقین ہو کہ نہ تاحشر یہ بتر چوٹے
شہنزی زیب سی کما ملکی لگی قہر داغ	ای بن بخشی ہم اب تادم حشر چوٹے
بی میان کتنی تھیں کیوں نہ پتہ درویش	سرور وارث نہ ہی قید ہوئی گھر چوٹے

### قطعہ

لاش اصغر یہ کما بانو فی امان صدقے	چند جینی میری جہاتیسی دم بہر چوٹے
آکی خجل میں کیا باب کا پہلو آباد	مان سی اس عمر میں بنیاعلیٰ صغر چوٹے

عورتیں انکی صغرا کو بہہ بہماتے تھیں	ق تیری روئی سے تو ہمسائیوں کی گہر چوٹے
وہ یہ کہتی تھی کہ ان باپے جو چوٹا ہو	اوس سے روزنا کو دزرات کا کیونکر چوٹے
شاہ کہتی تھی کئی حلق مگر ماتوٹے	داسن صبر نہ زیر دم خنجر چوٹے
کتنی تھی بابا کی سیکنے ستم اعدا سے	مایا مان نہ میری کان کی گویا ہر چوٹے

## قطعہ

گر بیٹا کو فی سند یہ تو کہتی سجاد	ہوئی چالیس برس سن لاش بستر چوٹے
زیر سر ماتہ دہری خاک یہ سورتا ہوں	اوند گیا چین ہی جس روز سی سرور چوٹے
شاہ کہتی تھی رفیقو لسی چٹا گو دریا	یہ دعا مانگو کہ پیاسا لسی کو تر چوٹے
اصغر وشہ کی لگا گردن و بازو یہ جوڑ	خون کی دوزخوں سے غوری برابر چوٹے
کانکی درد سی کیا بابا کی سیکنے تر پے	بدگہر کی نہ مگر ماتوٹے گویا ہر چوٹے
لاش پر مٹی کی شہ کہتی تھی ہسی افسوس	بعد اٹارہ برس کے علی اکبر چوٹے
یہ غم اکبر عباس میں کہتی تھی حسین	آج جیکر سی چٹا آج پیہر چوٹے
خلد میں رو کی سیکنے کی کاسہ رو سے	قید زنداں سے تو ہم چوٹے یہ مر کر چوٹے
آرزو یہ ہے کہ ہنگامہ محشر میں آئیں	ماتہ سی میرے نہ داماں پیہر چوٹے

## سلام میرا نہیں

مثال بدر جو حاصل ہوا کمال مجھے	اکٹا گشتا کی فلک کی کیا بلال مجھے
--------------------------------	-----------------------------------

## طلع

کمال شوق زیارت ہوا ابکی سال مجھے	کریم ہند کی ظلمت سے اب کمال مجھے
برنگ سبزہ بیگانہ باغ و بہرین تھا	تیری سحاب کرم کی کیا نہال مجھے

کریم جو تجھی دنیا ہو بی طالب دیدی  
نگاہ نامہ اعمال پر جو کی پس مرگ  
جو خضر نخت بھی کر بلا میں پنیادی  
یہ نصیقین ہی ہیں دنیا میں یاد گاری  
فلک میں سبزہ پگانہ آسمان میں نہیں  
کبھی خوشی سی جو دنیا میں ایک دم گذرا  
غم حنین میں کہتا ہوں زخم دل ہر دم  
کیسی سانی کیوں جا کی ماتہ پہلاؤں  
پھرک پھرک کی مرونگا وہ نیم لہلہ ہوں  
بہلا میں دون قدر کی سبھی کس طرح تشبیہ  
لہو بیکجا عرق ہو کے بہ گیا سارا  
تیری مدد کا فقط یا علی بہر و سہا ہے  
نہ خضر ہو کہ ملی بادشاہی دنیا کی  
اجل قریب ہی جلدی نجف میں پہچاؤ  
حسین کشتی تھی پروردگار رہو گواہ

فقیر ہوں بہ نین عادت سوال مجھے  
گناہگار نظر آیا بال بال مجھے  
نہ آئی خواب میں ہی ہند کا خیال مجھے  
میرا خیال تجھی اور تیرا خیال مجھے  
یہ کیا روش ہے جو کرتا ہی یا مال مجھے  
وہ صدمہ کش ہوں کہ ہر سوں ہلال مجھے  
لہو جگر کا ہی گر ہوا نہ مال مجھے  
میرا کریم تو دیتا ہی بے سوال مجھے  
فلک نے کند چہر سی کیا ہال مجھے  
چمن میں سرود کیما کی تو اپنی حال مجھے  
ہوا یہ اپنی گناہوں سے انفعال مجھے  
کیسی آس نہیں وقت انتقال مجھے  
غلام سمجھیں اگر قبر و ہلال مجھے  
بس ای نصیب نہ اگلی برتن مال مجھے  
کہ قتل کرتے ہیں ناخوش یہ بھنصال مجھے

قطعہ

جب آئیں بیٹوں کی لاشیں تو کہیں تین  
فدا کروں گہری بہاؤ نہ سہرا پر  
و غامین تیغوں کی پہل کہاں ہوں تن پر

کچھ انکی مرثیہ مطلق نہیں ملال مجھے  
دئی تھی حق فی اسید واسطے یہ لال مجھے  
نہال کر گئے یہ میری نو نہال مجھے



دکھادی اسی علی اصغر جتہ دلی بلان مجھ	ہو جتہ راتو کو جب دل ہو گئی تھی بانو
بیمہ دین نہ زورہ چاہی نہ ڈال مجھے	حسین گئی تھی اک ذرو انفقار باقی ہر

قطعہ

چڑیا یہ لکلی بوسینہ پہ شاہ کی قاتل	دلی گا آج بہت سامنا دلی مجھ
پکارا ناخبر بہان کہ انصاف اسی شمار	نہ کمر بٹی کی نواسی کی خوشی لال مجھ

قطعہ

جد جو کرتی تھی آعد اضرار اصغر سے	تو بانو گئی تھی آنا نہ دمال مجھ
خدا کی واسطے مقتل میں جھکو رہی دو	کہ شب کو چونک کے ڈھونڈ بیگا لال
حسین گئی تھی پشت فرس ہی گرتا ہوں	بدو کا وقت ہر ای بکسی سنبال مجھ
اندر میری قبر میں مشکل اتیس کو ہی بہت	دکھا دو یا علی اب چاند سا جمال مجھ

سلام میریں

مطلع

علی سا بھی نہ کوئی عادل زمانہ ہوا	کہ ایک بازو کیو تر کا آشیانہ ہوا
-----------------------------------	----------------------------------

مطلع

سیاہ دیدہ شبیرین زمانہ ہوا	ہو ای ظلم سی جب گل چراغ خانہ ہوا
----------------------------	----------------------------------

مطلع

ایر جس در دولت پہ ایک زمانہ ہوا	وہ گہرا و بڑ گیا غارت دہ کا خانہ ہوا
---------------------------------	--------------------------------------



او ہر تہی ذات خدا اور او دہر رسول کیم  
 نثار دست و کف پنجہ بد اٹھلی  
 کتاب کفر کا یون کہل گیا تھا شیراز  
 بہلا بیان ہو کیا حال گرمی عاشور  
 بگولی او تہی تہی جیلو مین خاک اڑتی تھا  
 ہوا کی گرم سی کاٹا ہوئی تہی سو کہی نخل  
 حد سے پاک و ٹھپاک غلہ مین پہنچا  
 ہم اوس زمین یہ ہوئی دھن انجوشا شمس  
 غضب کی جاس کہ دربار مین تھکے  
 یزید تخت پہ تھا اور تلی حسین کا سر  
 ہزار حیف چھتہ قافلہ سے پسیری مین  
 فراق شاہ مین صغرا کو سنید کیا آتی

سو ائی پروہ خیم اور کچھ حجاب نہ تھا  
 محلہ کون تھا خیر کا جو خراب نہ تھا  
 کہ فصل تہی کوئی باقی اگر تو باٹ تھا  
 خاک پہ آگ بھڑکتی تہی آفتاب نہ تھا  
 پیری تہی خشک زراعت کنوئیں آٹ تھا  
 تری کلی مین نہ تہی پود مین گلاب نہ تھا  
 مین کس شمار مین تھا کچھ میر احسان تھا  
 سو ائی رحمت یاری جہان عذاب نہ تھا  
 کھڑی تہی دینت علی اور کچھ حجاب نہ تھا  
 اولٹ گیا تھا نہ یہیہ انقلاب تھا  
 پیام موت کا تہیہ سحر کا خواب نہ تھا  
 وہ شب تہی کوئی جو دلکواضطراب تھا

قطع

ہر ایک سحر کو یہ کہتی تہی او تہ کی نالی سو  
 بہلا پیام نہ بانی تو ہیچتے بابا  
 بر نہ اٹو نہ سید انبان تین بونہن  
 پیری تہی بالونکی چلین یہ اوڑکی چادر گرد  
 ہوا تھا اہل زمین پر یہ آسمان نخل  
 عراق کی فصحا کیون نہ سہر جکالیون

مدینہ دور نہ تھا بند خط کا باب تھا  
 اگر مرض کا خط قابل جواب نہ تھا  
 وہ دیکھتی تہی تماشا چین جہان تھا  
 کسی کا چہرہ پر نور بے نقاب نہ تھا  
 کہ نہ نہ کا تو کیا بارہ حجاب نہ تھا  
 کسی سوال کی شبیر کا جواب نہ تھا

و غایم تنوینیه نفعین لکین تیر بد تیر	جراحت تن شمشیر کا حساب نہ تھا
وہ خیمہ ہونک دیا حصین تہی سو کا تکی	جگر تھا کس کج اس آگ سی کباب نہ تھا
وہ لوگ جمع تہی قتل حسین پر کہ تہنیر	خدا سی خوف محمد سی کچھ حجاب نہ تھا
وہ ذوالجناح کی تہی بالی کہ گیسوی	اکہلی تہی حشیم بری حلقہ رکاب نہ تھا

## قطعه

علیکی راہ تہی پای تہی حق نے بہر کرم	شمار خیر کا بخشش کا کچھ حساب نہ تھا
شیر شکر کو دی گل کو زر و صدف کو گہر	وہ کون تھا جو زبانیں فیضیاب نہ تھا
انصحت شہ دین ابن سعد کیا سنتا	کہ ولین رحم نہ تھا آنکھ میں حجاب نہ تھا
گناہ عفو ہوئی کو شر و بہشت ملا	جہان میں روئیسے بہتر کوئی ثواب نہ تھا
حسین رومی تہی بچو نکلی بقیعاری پر	اک آب آب کا تھا سوراد آب نہ تھا
اقیس عمر بسر کرد و خاکساری میں	اکہیں نہ بہہ کہ غلام ابو تراب نہ تھا

## سلام میر انیس

سلامی حشیم سی رہ رہ کی خون دل لکھا	غم سجا و بیکس ملین کاٹا سا لکھتا
------------------------------------	----------------------------------

## مطلع

سلامی حشیم میں آنسو میں یا دریا چلتا	جگر میں داغ بہن یا کیت لا کہ لکھتا
دم تحریر لکھنری ہی یا سطرین میں گنڈ	صریر کلک ہی یا باغین بلبل چلتا
پیری تہی کر بلا کی راہ سی کچھ سوچ کو خشت	وگر نہ رہ سیر عالم کہیں رستا بکشتا
حرم روی کہا جب آسمان کو دیکھ کر تہی	علی اکبر ازان دو صبح کا تارہ چلتا
کہا صغریٰ شاید میری بابا جان سی	گلچین ساتوین تار سی بانی لکھتا

<p>زمین کر بلا پر فاطمہ کے پھول بکھری ہیں          شہ دین دیکھتی ہیں شوقِ زمین میں سجی ہیں          علی اگر طلب کرتی ہیں رخصت کو کیا جاتا          گل زہر کی غم سے لہجہ خوان ہیں بلبلِ سنا          تنِ مجروح پر ماتہ اینارِ زینب کھینچیں          دیوانِ بٹیاؤں غلہِ قحط ہو یہاں آپ دہ کا          سکنہ ناز پر ہو قید کی آفت کو کیا جاتا</p>	<p>شہیدِ دہلی یہ خوشبوی کہ سب بیکل سکتا ہو          کہ جیسی کوئی انکی کسی راہ لگتا ہے          لگی ہو مانگو سچکی غم سے اور زینب کو سکتا ہو          صدا فریاد کی آتی ہے جب غنچہ چلتا ہو          تپ غمسی بدنِ بجا و کاسار اور دیکھتا ہو          اور ہر فاقہ ہو اور کہاں دوان لشکر چلتا ہو          یہ عالم ہی نفس میں جسطرح عیاں کرتا ہو</p>
---	---

## قطعہ

<p>کہا بانو فی شہ سی تیر جلتی ہیں کلیجہ پر          بہنہ بنی ہنسی دو تو ماتہ بل کہا تی ہیں کیونچہ          بچا لو داسطہ زہر کا صاحب میری ہونو          صراحی دار یہ گردن ڈھلی جاتی ہیں پنا          و غامین حضرت عباس لونِ جاہِ حق ہیں          بنو زہرا کی کستی تھی یہی جاہِ جاکی دیو رہی          یہ غل تہاشام کی لشکر میں کیو شہ کی پیشانی          اندھیر میں جو گہرا تار دمِ ایم گرامین          انیس لاکھ تجھ یہ سہل کردی قبر کی نذر</p>	<p>میرا مونہ جب یہ بچہ ز گئی آنکھ لگتا ہو          سوڑی ہو گئی میں نیلگون تالو لگتا ہو          یہ بچا دودہ پتیاؤں نہ اب انکین چمکتا ہو          گلیمیں سانسِ حبِ رکتی ہو سر ویدی لگتا ہو          گرسنہ شیر جیسی جانبِ بول لگتا ہے          اری پانی کوئی لادو میرا بچہ بلکتا ہو          نشانِ سجدہ کا ہی یا صبح کا تارا چمکتا ہو          ہر ایک بچہ درزندہ اپنے سر ویدی لگتا ہو          لحد کا دیوان جیسا تار کیا یاد دل لگتا ہو</p>
--	---

## سلامِ طبع

<p>تمنا زری کہ تھی میں نہ حبِ جاہ کشتی زری          جو سلطانِ دین و دنیا کا ہر دس آدھ کشتی</p>
--

خوشا قسمت چنین قربت مزار پاک  
 چنین و عارض شه کا تصور سکوثر  
 ادب سی سب ملک خاشاک و آفتاب  
 عدم کی ملک اسی موت استون پیر  
 کما شہد سیکند سی تہین کس طرح پانی دین  
 جو سالک بین رہ حق کو طریقت و کامیاب  
 ملائک شعلی کی یہ جلا کہ ہونہ دبانو  
 کما شہد فی میری نصارت خاص بندین  
 شہادت کی یہ جلدی تھی کہ جلی پر پی رخصت  
 ہوئی عبرت ساجب قصدا خوان یوسف کو  
 کما شہد غشی و مرگ کی الیسی رفیقو نکو  
 و بین سیراب بین بولشہ بیام محب بین  
 وصال جو رخت ہو گا حاصل باغ غبت بین  
 علیکی راہ راست ہی کی صراط حق و نبوت  
 دولہن کو چور کر جاتی ہیں میدان شہاد  
 جو طالب بین حق کی بین کسی سوا نکو طلب  
 بر غبت فوج کین ہو کیونہ حرات و حشر  
 تسکین و نکو بہار باغ و وصل کی طلب

شہنشاہوں کا رتبہ خادم درگاہ کتو  
 ہم اپنی سانسے تصویر مہر و ماہ کتو  
 کہ جیسی چرم کر سر پر کلام اللہ کتو  
 کہ خضر راہی ہم بھی نہایت راہ کتو  
 تصرف میں نہ دریا ہی کوئی چاہ کتو  
 قدم اپنا کین وہ راہی راہ کتو  
 گلا اپنا تہہ خنجر شدہ و چاہ رکتے ہیں  
 کہ رغبت موت اور زلیست و اک راہ کتو  
 دو انکے پاد پر سر قاسم نوشاہ کتو  
 برادر کو برادر بھی اس چاہ رکتی ہیں  
 کہ مجھ ہی پہلی یہ غم شہادت گاہ کتو  
 اوچھین کیا چاہ دنیا نیکی و نیکی چاہ کتو  
 کہ عشق مر قضا ہم ولین خاطر خواہ کتو  
 وہ بین گمراہ جو اس راہی گمراہ کتو  
 کیا بخواہش عروس مرگ کی نوشاہ کتو  
 کین دنیا سے الفت عاشق اللہ کتو  
 کہ باطل تو تنفر مر حق آگاہ رکتی ہیں  
 بساں گل جہانیں عمر کو تاہ رکتی ہیں



گناہ گار بھی وہ انسی شباب پتر تاجے  
 در فرار علی دیکھتی ہیں جب زائر  
 محال شی کی تمناعیست سب پر یہ ہیں  
 زمین پر پہرے ہیں یوں بی ثبات رست  
 اوسیکہ ملتا ہی دنیا میں جادہ حشمت  
 ان انسود کی ہی کیا نرم میں روان  
 ہماری چشم سی ایک پل قابلہ تو کرے  
 ہم اپنی فاقو غین اس طرح مست پرت  
 جو جام ہی تو مناسب ہی کہ بلا کا سفر

جو کہ بلا میں گیا کامیاب پتر تاجے  
 نظر میں گلشن جنت کا باب پتر تاجے  
 کین گیا ہو احمد شباب پتر تاجے  
 کہ جیسی بانیکی اوپر جناب پتر تاجے  
 جو ڈھونڈتا ہوا راہ ثواب پتر تاجے  
 کوئی لئی ہو جیسی گلاب پتر تاجے  
 یہ موتہ چھپای ہو کیون کیوں پتر تاجے  
 کہ جی طرح کوئی پیکر شراب پتر تاجے  
 کہ بختہ ہوتا ہی جو کہ باب پتر تاجے

یہاں ہوتا ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ

قطعہ

و غایین سبط پیتر کی ساتھ ساتھ اقبال  
 خطبہ ہی پرتی ہی شل ہو اوسی جناب  
 حسین کہتی تھی اکبر تجی کہاں دہونڈ  
 نفیس نہی اب چلکی کیو وہ سرکار

ادب سی گھوڑی تباہی رکاب پتر تاجے  
 جد ہر جد ہر فرس لا جواب پتر تاجے  
 پیر کی آنکھوں میں تیرا شباب پتر تاجے  
 جہان سی جاکے ہر ایک فضا ب پتر تاجے

یہاں ہوتا ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ

سلام سلیم

در علی کی بدولت امیر ہم بھی ہیں  
 نہ ماتہ اوٹھائیں کشای جو گنج کھنڈ

اوسی جناب کی اوٹھائیں ہم بھی ہیں  
 وہ بادشاہ اگر ہو فقیر ہم بھی ہیں

قطعہ

چپک کی آنکھوں کی کشای کشاکش تہا

ایک میں رشک در بی بی بی بی

یہاں ہوتا ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ  
 جنت کی دہانہ ہے جنت کی دہانہ

<p>یہ اوعای ہر اک آہ کا غم شہ میں          نبی اصول کوئی موندہ سی زور نہ نکلی          حین سا کوئی آقا نہ مدح خوان ہوسا          بیچی گا ہسی کہاں اوڑ کی طایر مضمون          اشاری کرتی تھی اصغر کہ لی جلی کوئی          یکاری شاہ جو اکیر کا دم نکلتے لگا          لگا دی ہونٹوں سے جام بیا لیا تاتی</p>	<p>جگر کو توڑ کی نکلیں وہ تیر ہم ہی ہیں          چمن کی سیر میں ای ہمسفر ہم ہی ہیں          وہ بیدیل ہیں تو بی نظیر ہم ہی ہیں          وہ تیز پری تو بوسید گیر ہم ہی ہیں          پداری کو دین شتاق تیر ہم ہی ہیں          تمہیں تمام نہیں کچھ اخیر ہم ہی ہیں          کہ تشنہ می غم غدیر ہم ہی ہیں</p>
---	---

قطعہ

<p>سکینہ قید میں روی تو کہتے تھے سجاد          بھلا حین کو کہ طرح دھونڈ ہی جائیں          بساط کیا ہی کہ جبر کرین غرور نکلیں</p>	<p>قدیم پیر لوہین دستگیر ہم ہی ہیں          جو تم ہو قید تو بی بی اسیر ہم ہی ہیں          بس ایک عید ذلیل و حقیر ہم ہی ہیں</p>
--	--

سلام میرٹھیس

<p>گر دہی اکیش خاک کہ بلا کے سانے          کہتی تھی حضرت علی اکبر کا مہر باغیض          حلق سی او تری گرا نکلیں سر دولٹا          خوف کیا ہی بہریشش آئیں گرنے کفر          جسم کو اک دن فنا کر دیکھی جھونکی آہ کی          جب سکینہ کی زبانیں پیر سے گانگی          عقدہ دل جندہ جل ہوئی تیر گہرا کٹی</p>	<p>زرد مٹی کی حقیقت کیا طلا کی سانے          ہم نہ دینا نہ گئی اوسن لربا کی سانے          گرد ہو جاتی ہی تپ خاک شفا کی سانے          بندہ جندہ ہو نہیں کہہ دن خدا کی سانے          بات کیا ہی خاک اوڑ ادنیہ ہوا کی سانے          سر جہا کہ مشک لی آئی حیا کی سانے          کیا گرہ کا کوٹنا مشکل کشا کی سانے</p>
---	--

فاصلہ کیسا ادھر پہنچی او دہر داخل ہو خمر کی دولت کو کیا خاقانی بخشا ہو کتنی تھی غولی سی عابد چادر ریب چہیز پردہ پوش عاصیان ہی نکاد امان ذوالفقار سید رصقدر سی شرمائی ہوئی یاد رکھو ظلم پریشان ہو گا جمع حشر کا فصل میرین ہوسم نیا کی تو بکر انیس	کر بلا جنت کی جنت کر بلا کی سب ماہتہ پیلہ تابی سلطان ہی گل کی ماہتہ باند ہی جائیگی شکل کشا کی کیا گنہ کا دمانتا آل عبا کی سب پرنیسان تہ ہی زہر کی زہر کی سب فاطمہ حب بال گوئی خدا کی سب خشرین کس بو نہ ہی جائیگا خدا کی سب
--	--

### سلام میرٹس

گنہ کا بوجہ جو گردنہ ہم اوٹھائی چلے خیال کیا دنیا کی بی ثباتی کا جسی ملا اوسی افتادگی سی اوج ملا طلب سی آر سی اللہ کی فقیر و نکو سمند شاہ سی تشبیہ ہو دیتی ہے مقام یون ہو اس کار گاہ دنیا میں حسین کتنی تھی و احسرتا علی اکبر چلی وطن کو جو عابد تو کتنی تھی افسوس ملک پکاری کہ اوٹھنا زمین کا طبقہ او دہر تہا شور کہ بچہ پانگین بنفش ملی نہ ہو لوئی چادر تو اہلبیت رسول	خدا کی آگي خجالت سی سر ہمالی چلی چلی جہان سے جب صغر تو مسکرائی چلی اونوں کی کہانی ہی ہو کر ہو کر چلی کہی جو ہو گیا پیر اصداسا کی چلی کہ ہر ہی کبک ذرا چال تہنای چلی کہ جبین نکو سافر سارین آگي چلی بہار باغ جوانی بہین دیکھا کی چلی علیک چاند کو ہم خاکین چپا کی چلی حسین فوجیہ جب آستین چتر کی چلی جو دو ہی ماہتہ ادھر سیف فضا کی چلی مزار شاہ پہلخت جگر چتر کی چلی
--	--

تمام عمر کی سب سے بڑی محبت  
 کفن میں ہم ہی غریبوں کے لئے ہونے چاہیے  
 انیس دم کا ہر سانس میں ہر جاؤ  
 چراغ لیلیٰ کہاں سانس ہوا کی چلے

### سلام اللہ

غم حین میں رو مجھ کی تو اب یہ ہے  
 حیدر میں دیکھو غم حین کے صنو  
 امام کتنی تھی یہاں تھا مگر افسوس  
 رگڑ کی لڑیاں قاسم کی وقت نزع کہا  
 بنے کی لاش پر روی پکار کر نہ بنی  
 امام کتنی تھی بن پانی بکے مرقی بن  
 مرون تو رنج سی چھٹ بھاؤں کتنی تھی  
 زمین بھار کی بانوں سے کتنی تھی نہ پرا  
 امام کتنی تھی کیونکر رکھوں نہ حرکت  
 سوال خط کیا قاصد کی جب تھی شہنی کہا  
 کہا یہ قاسم و اکبر کو دیکھ اعدائے  
 ملا نہ مالک کو شر کو ایک قطرہ آب  
 دیکھا کی حاکم کو فہ کو شمرنی یہ کس  
 ملک ملک یہ یہ کتنی تھی وقت قتل حیر  
 سوار دوش رسول خدا کی جاتی یہ  
 پیر کو کھو کی پیری زندہ کتنی تھی شہاد

سمجھہ ہر اشک کو رشک زخوشی یہ ہے  
 زوال جسکو نہیں ہی وہ آفتاب یہ ہے  
 ضیافت اوسکی کچھ ہوسکی حجاب یہ ہے  
 عدم کی بین سفری اپنا یا تراب یہ ہے  
 صبا و شرم ایسی کتنی تھی حجاب یہ ہے  
 فرات سامنی ہی اور خط آب یہ ہے  
 بدلے جان حکمتی نہیں عذاب یہ ہے  
 چھپی نہ کچھ میری بچی کا فتنہ خواہ یہ ہے  
 خدا گواہ ہی لاکھوں انتخاب یہ ہے  
 جواب ہکو دیا زیست کی جواب یہ ہے  
 وہ ماہ چار دہم ہی تو آفتاب یہ ہے  
 ہنوز خلق میں دریا کو بیخواب یہ ہے  
 بس حسین کی زمین جگر کہا بت یہ ہے  
 جفا و جور یہ ہی ظلم حجاب یہ ہے  
 چڑا ہی شمر زمانیکا انقلاب یہ ہے  
 کہیں گے کیا بھی اہل وطن حجاب یہ ہے



سوالی آب جو کرتی تھی شہ تو دشمن ہیں چھپا کی بالوں سے جبر کو کہتی تھیں زین اسیر و یکہ کی عابد کو کہتی تھی کوئے	لگا کی تیر ستم کہتی تھی جواب یہ ہے روا بس اب یہی پروا یہی نقاب ہے بند ماہی جسکا گلا مالک لڑتا ہے
---	--

قطعہ

رسول کہتی تھی باز و پیکر کی حیدر کا جسی پھنسا ہو مجھ تک وہ اس سی راہ کی	دینہ علم کا تو میں ہوں دریا ہم سے خطا کی اور میں رستی روٹا ہے
--	--

قطعہ

صفائی حسن اکبر کی دیکھ بولی عدو تہ مجھو ابرو یہ اس بوجہ کی نقطہ فال نخل ہی زلف کی خوشبو یونس عیسیٰ	نغمہ تہرتی نہیں رنجیدہ تاب یہ ہے کتاب حسن کے ایک بیت کافی ہے عرق نہیں گل خیار پر گلاب یہ ہے
--	---

قطعہ

یہ بانو کہتی تھی اکبر کی لاشے رو رو ہماری جہاتی پہ آرام کرتی تھی لک نسب بیان کیا اپنا جو شہنی بولی عدو دیکھا کی بخر کین شہرتی کہا شہ سے	ٹرپ رہی ہوں میری دل کو خطا ہے زمین پہ سوئی ہو تم آج فرشتہ اب ہے جواب کیا دین کہ تقریر لا جواب جو تین روز کی پیاسی ہو تم تو اب ہے
--	---

قطعہ

حیتیں ضرب تیری ہی ہماری مانتے تھے لگا کی خون جبین ریش پر کہا شہنی	حلیکی لال سی سرور ہو کس تاب یہ ہے جہانسی جاتی ہیں ہم آخری ضابطہ ہے
--	---

دُعا کی بخشش است جو تنہی کی تہ تیغ ہر ایک زخم کی اوپر لگی تھی سو زخم زمین پر دیکھتے تھے گوشتی تھی زہر نیرید تخت کی اوپر ہوا دوتلی شاہ	ندامی غیب یہ آئی کہ سحاب یہ ہی جراحت قن شبیر کا حساب یہ ہے اوپر او خاک کہ فرزند بو تراب یہ ہے انیس دیکھ زانیکا انقلاب یہ ہے
--	--

سلام مولس

قبر میں خاک شفا ہو لو نکلی چادر باہر دیکھ عورت سی ذرا گور غریب کی طرف ات گیا خاک سی تربت میں بدین کیا صفائی ہے کہ آیا جو کبھی عکس غبار خاند دل ہو اویران تو بستی کیسی باغ عالم میں چلی ہی یہ ہوا جنت کی فہرین میں غیر کا مضمون جو گذرتی کیا وہ جنت پہ گیا جب کوئی بی حب علی قل سرور کا یہ صد مہر ہی کہہ لائے گستا سمتو مانند کمان گوشہ نشین ہیں لیکن ہی زبان موندہ میں گریہ پڑاوشہر و گرا ای صبا بوی گل فاطمہ بیان ہی لانا قاسم اکبر گلگون سے میں کیا دو تہ کتنی تھی فاطمہ صغرا کہ قلق ہے لوگو	مجرئی بوی ارم پہیلی ہی اندر باہر اتخوان قبر کی اندر میں تو پھر باہر کیا تکلف جو شجر کی ہی چادر باہر دی صد آئینگی کی کہ باہر باہر چوڑ کر شہر بانگی کوئی گھر باہر غنجہ کتنی ہیں کہ کتنی سی ہنوز باہر دی صدا دل کی گرا بستی کی کیا باہر آئی رضوان کی یہ آواز کہ باہر باہر لخت دل خیم سی آتی ہیں برابر باہر تیرا ہو نکل نکل جاتی ہیں اکثر باہر اپنی شمشیر تو کاٹتی ہیں ہر جو ہر باہر اس چمن سے نہ چلی جائیو باہر باہر اکین جامہ سی ہنو ہو جای صنوبر باہر ہنیک دون چیر کی پہلو دل مضطرب باہر
---	--

شاہی حرمی کہا بانی منجھیتی میں قبول شاہ خیمہ میں بہن ڈھور یہ علیہ آئین غل ہوا تیغ حسینی سی شہراری اور بانو کنتی تھی تیر ہوا پندہ دما میں لوگو	ہاتھ جنت کی دریکہ میں میں ساغر باہر ہر ہی برن شرف میں مدالوز باہر دیکھو پر ویسے نکل آئی میں اختر باہر گہری اب ہل ہل جاتی ہیں چھتر باہر
--	---

## قطعہ

چل گیا غم کی برجی کا جو پہل سینہ پر شرکی حضرت سی کاروئی چلا کی آپ ہاتھ شہ کی لئی حبیب کفن سے ہر دم دیکھ کر شہید یوان طلا کار حسین کاٹلی دبیر نہ ہرا کی جو جو جا ہو بجی شاہ کنتی تھی وہ پیاسا ہون کہ گھانا ہوا جبک گیا خلد میں تسلیم کو سر طوبی کا غل ہی پنجہ کی تجلی یہ پہر سر میں نہیں اس قدر پیاس سی بتیا بہن پیاس بانو غش ہو گئی ہی ہی سیری پیار کی کہ رہو کی شہ کنتی تھی زینب سے خجالت ہو کر	نکل آیا دل شمشک پہل سیر باہر کہیں سپر سچی نکل آئین نہ مادر باہر ہاتھ میر سے ہی رہ میں شمل سکند باہر مہر لڑا کی نکل جاتا ہی باہر باہر شک نافسی نہ در یاسی ہو غم باہر نکل آئی ابھی فردوس سے کوثر باہر جبکہ نکلا علم فوج پیہر باہر حور غرزد سی نکالی ہوئی ہی سر باہر نکلی آئی تھی لئی ہاتھ نہیں ساغر باہر موند سی دیکھی جو زبان علی کبر باہر دو جباری نہ گئی گہری برابر باہر
--	---

## قطعہ

خاک اور آئی ہوئی دوڑی ہوئی نقل شاہ چلائی کہ بھائی تو ابھی جتیا ہے	شہر نی بیاسے کینیا جو میں پنجہ باہر تھکوز ہرا کی قسم نکلو نہ خواہر باہر
--	--

سینہ شاہ پہنڈا زور کما قال نے بین کرتی تھی یہ زینب لہ سرور ای ناک توئی عجب تفرقہ والا و غر دامن ابری خورشیدنی ہونہ وانی آل بین کی یہ صورت ہو کہ زندہ ہوا کچھ مرقد سی نکلی ای پیمبر با حشر گھسری نکلی ہونین بی مقصد و یاد ہر بہائی تو قبر کی آغوش میں خواہر باہر دختر فاطمہ نکلی جو کملی شہر باہر شکر کچی لئی جاتا ہی کملی سر باہر	
--	--

قطع

زور کی جلاتی تھی زینب میری ملک و مین قید خانہ سی نکلی کر تھی کیونکر و کیون ہو یہ مونس کہ تمنا کہ دم ہاں بین دور مفضل کی بستی ہیں شکر با حشر ہامی سنتی ہوں کہ نکا ہے تیرا پیر دور سرور سے ہنودی میرا تیرا پیر	
---	--

سلام مونس

مجرئی لال پہنڈا کی جو گریان ہوا خون دل کب غم شہرین بہا ہن خولی و خرطہ و شمر و سنان ابن سعد سر کملی جیب لگی و بارہ بین گریان بیکسی تھی ہی حضرت پہ کہ گنتی کی بعد اوسکا آنسو کبھی رشک و عکطان ہوا کب عقیق جگر کی رونق و اماں ہوا کون شہیر کی اک جان کا خواہان ہوا کونسا دشمن دین تھا کہ جو خندان ہوا تہا یہ جہلم کفر و گور کا سامان ہوا	
--	--

قطع

باب کی لاش پیر و کر یہ سکینہ نکلی ہا یا یہ جہلم کے نام فی طمانی لاری بانو کستی تھی نہ تم گنتی کی جانی کونسا جہم ستم ای شد ویشان ہوا سینی فریاد ہی کی اور کوئی خواہان ہوا نامی اخصر کوئی پورا میرا ارمان ہوا	
--	--



خزنی شمشه گشتی تپی دعوت تیری بیان یسکی	حیف تو آگی وطن بین سیرا مہمان ہوا
قطرہ	
لاش کبریا بیان کرتی تپی رور و پی حسین مرگیا رہن تو اٹھارہ برس کا ہو کر	ای سیری چاندیہ بابا تیری قربان ہوا بیادہ ہونیکا ہی ہی کوئی سامان ہوا
قطرہ	
کب سید پوش ہوا این زشب قتل حسین پہول جب نکلتا دتی فاطمہ کی پیارہ قید پیدا دین عابد کی رابیگی لیتے سہنی کس نغم سرور میں نکل سینہ نی جنگ لاکھوں ہی ہوئی رہن ہو کر وہاں در شہ پر ہوا کونسا محتاج غنے بجوتی یاد الہی میں جو تنگام اجل جس طرح خانہ زہرا کی ہوئی بربادی دیکھ کر غیر سیر بکری ہوئی گیسہ شہ باب کیو اصلے کس روز نر زوی سجاد آج تک خلق خدا میں علی احمد کی سوا سیر سبائی کی ماتم میں رہی زینب زار رہی فرمائی تھی سجاد کہ سب مر گئی آہ قید تھی سی سکیتہ کور بائی سہلی	صبح عاشور کو کب چاک گر بیان ہوا کوئی غمخہ کسی گلزار میں خندان ہوا غیر زنجیر کوئی سلسلہ جینان ہوا کیب دل زارا اسل ندودہ میں لانا خلف چیلر کر کرار سیر اسان ہوا کونسا یہاں کھاگد اتھا کہ جو سلطان کرب کچہ شہ کو متہ زنجیر بران ہوا گھر کسی کا کہی یوں خلق میں پیران شام میں کون تھا وہ جس کا پران چشمہ چشم سے کب لاش کا طوفان ہوا قتل یوں تیر تم سے کوئی نادان واقف چادر اطہر سر بران ہوا سخت جان یہی کہ بجا رہی جیانی جب تلک شاہ کا سر دامن تلک

شہ کا سر کٹی ہی قیدی ہوئی رونے والی	اکوئی جزو زخم بدن لاشیہ گریان ہوا
شب کو جاتی رہی دلخ و دل بہرائی چراغ	اگر پر شمع سر گوز غریبان نہ ہوا
دیکھنا شومی تقدیر کہ اتیک سوئس	کہ بلا اپنی کوی جائیکہ سامان ہوا

### سلام مولیٰ

کھان بای گا قلوب قابوسی میرے	کہ شلی اب ڈھٹی ہیں پہلو سی میرے
------------------------------	---------------------------------

### مطلع

شرارت چمکتی ہی آنسو سی میرے	نہ ادبلی مژہ طفل بد فوسے میرے
زبان اور پڑتی ہی مطلع یہ کہہ کر	کہ ہی آبروی سخن بد سے میرے
خجالت سی خم سر زرد ہو گا	لڑا تا ہی کیوں آنکھ آنسو سے میرے
غش و لگی سچین کرتی ہے یارب	یہ کاشا نکل جای پہلو سے میرے
نہواک سر مٹنا زلف شہ کی	جو نکل نہ بان ہر سر موسیٰ میرے
کنارا کیا سب فی تربت میں رکھ کر	مٹا داغ حسرت نہ پہلو سی میرے

### قطعہ

اسد ہوئیں کتنی تھی عباس غازی	قدم کیا پٹین گے لب جو ہی میرے
مردنکا پٹین اور مہین دفن ہو نگا	کہاں جانگی نہ قابوسی میرے
خیال آگیا کسی زخم جگر کا	لھو کی جو بوائی آنسو سے میرے
کرین تجسی پہلو تھی اہل مجلس	کہ دل اب نکلتا ہی پہلو سی میرے

### قطعہ

کاشہ فی اصغر کو دو بوند پانی	کرد باغیو شہر ہم گلہ سے میرے
------------------------------	------------------------------

اشارہ یہ تماشہ کی چین چین کا | اکہ خیر ہوئی کڈ ابرو سے میرے  
قطعہ

کما شہی عباس نے وقت رحلت | علم اب ادھنا لہو پہلو سے میرے  
چمکے ہر سکا دست بازو سے میرے  
قطعہ

کما شہنی اعدا سی ہی صاف ظاہر | محمد کی بوجہم خوشبو سے میرے  
پیمبری بوسی لئی ہیں مکڑ | ملا کر دہن چشم دابر سے میرے  
قطعہ

مین وہ ہوں کہ نہ ہوا ہو گویا شکستہ | جو ٹوٹا کئی تار کیسو سے میرے  
کمان اب میں مادرید اب کمان میں | نکالیں جو تیرا دنگو پہلو سے میرے  
کمان اب میں نانا جو آنکھوں سے دیکھیں | گدڑا سنا تو نکا پہلو سے میرے  
قطعہ

یہ تھی میر کب شہ کی رہیں اشارے | طراری دو بالا میں آہو سی میرے  
اور دن گر تو یک صبا ہی نہ ہو چکے | ابھی پر نکلا آئین پہلو سے میرے  
یہ کستا تھا قاتل کو شہنی او گلا | دبا زخم سینہ جوزا نوئی میرے  
کما شہنی خون زخموں سے او بلا | دبا سینہ شہ جوزا نوئی میرے  
دم دین خیر کو پاتا تو نے پکڑا | کسی شخص نے آگ پہلو سے میرے  
خدا جانی تھی کون لی بی گئی | کہ وہ لپٹی جاتی تھی بازو سے میرے  
رکھا حلق پر نوزیر جبکہ خنجر | صد آئی رو نیکی پہلو سے میرے

<p>             دم دفن عابد کو آواز آئے              یوں ہیں جاؤنگا سامنے مصطفیٰ کے              ہوا جب رواں کار رواں آنسوؤں کا              یہ بہا لیدہ گی ہی ورشہ پہ مجھ کو              اوڑھی مثل کا فوراً آتش کی گرمی              صراط و جنم میں ہوگی جو لغزش              حسین و حسن دستگیری کرینگے              کہو نگا خلیل خدا سے ارم میں              یہ کہتی تھی سرور کہ ابرو دینی کے              علی انکبیں ملتی تھی صدیقی تین زہرا              نہ باندھی کوئی اسکو چوب سنانی         </p>	<p>             نہ پوچھو کہ دوست و بازو سی میرے              نکالو نہ تیرا نکو پہلو سے میرے              جرس کی صدا آئی پہلو سے میرے              کہ ہے استحقاق تنگ بازو سی میرے              جہنم ہو اس درد آنسو سے میرے              مددگار ہو بخین گے ہر سوی میرے              یہ جوش کئی گانہ بازو سی میرے              چمن بن گی لگ آنسو سے میرے              نہایت مشابہ تھی بازو سی میرے              یہ تھا عشق جعد من بو سے میرے              اکی دم ہیں وابستہ گیسوی میرے         </p>
--	--

<p>             تڑپ کر یہ بستر پہ کہتی تھی زہرا              شکستہ میں سب استخوان اطراف              بوی جاؤنگی قبر میں داغ سیلی              کہا رہیں اکبری میں نور حق ہوں              نگاری یہ شہ اہل کفان کمان ہیں              چتر شہر چاتی پرشہ کی یہ کہہ کر         </p>	<p>             کہ ظاہری درد دل آنسو سی میرے              نہ سر کاؤ نکو نکو پہلو سی میرے              نشان یہ مٹی گانہ بازو سی میرے              شہر و باد چہ کو شاہ خوشحوسی میرے              لائیں تو یوسف کو مہ روسی میرے              ہلا اب نکلی تو پہلو سے میرے         </p>
---	--



کہا شہ فی دہی نہیں میں اتنی مہلت	کہ امان سرک جائیں پہلو سی میرے
کہا شہ فی قافل سے آشنا ہوں	کہ امان سرک جائیں پہلو سی میرے
کہا شہ فی القدری تشنہ کامی	زبان لپٹی جاتی ہے تالو سی میرے
کہا امان فی ملک تک تو تھی ساتھ صغیر	جدا ہو گئی آج پہلو سے میرے
بیان قدر کیا گوہر بے بہا کی	نہت کم ہی قیمت میں آنسو سی میرے
کہا شہ فی فاسد سی لاشی دیکھا کر	یہ گل لٹ گئی باغ خوشبو سی میرے

## قطعہ

اشارہ کیا شاہ فی وقت رخصت	سکینہ کو سر کا پیلو سے میرے
کفن لاو مرثیہ کا لب ہون مرثیہ	لبس اب کتو کو تو نیک بازو سی میرے
غم شہ میں سینہ سی اوٹتی ہیں شعلی	سرک جائیں دلوں پہلو سی میرے
یہ چلائی تھی اونٹ پر نہت زہرا	ٹھا و سناؤں کو پہلو سے میرے
ہوا شام میں ظلم کی چیل رہی ہے	ہٹی جاتی ہیں موی سر رو سی میرے
خراشیدہ چہرہ کیو نہاتو نئے ڈانپون	رسن کو لدی کو ی بازو سی میرے
کہا شہ فی اعداسی مجرم تو میں ہوں	عداوت ہمیں کیوں ہی لگو سی میرے
پلانیدو اصغر کو تھوڑا سا پانی	یہ دریائے کم ہو گا چلو سی میرے

## قطعہ

یہ کی عرض عباس شہ سے رو کی	روان ہی لہو دست و بازو سی میرے
علاء حضرت کا ہو تا ہی رخصت	یہ رایت اڑھائی لے پہلو سی میرے

## قطعہ

<p>کہا شد فی اعدا سی یمنی ہوں مسافر          سینہ ہی گرمی کا ترپین کی بچے          ٹیکلی میں بیٹی ہوں کہتی تھی زینب          غم شاہ میں اشک جاری ہیں ہر دم          کیا پاک دریا ہی رحمت فی سولس</p>	<p>اوٹاؤ نہ خیمہ لب جو سے میرے          جو ٹھکلی کی یہ ہنر قابو سے میرے          رسن کو لدے کوئی بازو سی میرے          خجل عطر نہ گس ہی آنسو سی میرے          گنہ دہو گئی ایک آنسو سی میرے</p>
--	--

### سلام سلیس

<p>ای سلامی تیغ دشمن کار گر ہوئی نہیں          مجھ تھی شہ بان دینی میں خدا کی راہ میں          کہتی تھی حضرت رہی کا عطر تکبازان          راست باز و نکودر مقصود ملجا تا جلد          کہتی تھی حضرت غم عباس نے ختم کر دیا          کیون نہ ماتم دار حضرت کی پہلی تھی پیر          کہتی تھی صفرا کہ نانی تاکیا ناری کنون          بل گیا عرش خدا زینب فی حبیبیادی          شام سی کہتی تھی یہ شوق شہادت میں          بو جی اوس سی کہ درد انیر ہو جس کلام          کہتی تھی حضرت کہ مشتاق ناظر ہوں          فق ہو اجاتا ہوں موند نہ زینب جو گشتی ہی          اطلاع قتل سرد ہو گئی ہر شہر میں</p>	<p>حفظ خالق سی کوئی ہنر سپر تھی نہیں          گر لگین نلو تیر عاشق کو خبر ہوئی ہیں          یہ ہم جیب تک نہ سر کی جای ہنر تھی          جو کہ سچی ہیں صدف وہی گنہ ہوئی ہیں          بی لحد میں سوی اب سیدی کمر ہوئی          کون شاخ نخل ماتم تے شہر ہوئی نہیں          کیا شب فرقت کی دنیا میں سحر ہوئی          آہ ماتم دار ہر گز بی اثر ہوئی نہیں          دم میرا گستاہی کیون جلدی سحر ہوئی          بہت موزون کوئی بی خون جگر ہوئی          بڑہ گیا ہی کیا یہ دن جو دوپہر ہوئی          آمد صبح قیامت ہی سحر ہوئی نہیں          سچ ہی مخفی خون نامق کے خبر ہوئی نہیں</p>
---	--

مین دیا کرتا ہوں روز اشکوئی پائی یا	شاخ نخل آرزو کیوں بار و بار ہوتی نہیں
مدح دندان دل بے شبیر باہم جاہی	شیر خالص مین حلاوت بی شکر ہوتی نہیں

قطعہ

کستی تھی بانوسینہ جان دگی قید میں	کونسی شب ہو کہ رونے میں سحر ہوتی نہیں
بیکینہ مارا ہوا تلو اور لے جسکی آپ کو	کونسی سحر ہی اس طرح ہی بی پیر ہوتی نہیں
جمع ہونا ایکجا خدین دشواری سی ہی	خیر ہوتی ہی طبیعت میں تو شہر ہوتی نہیں
کستی تھی شد آب دریا سی کنارہ ہی مجھ	ابو کی کوثر زبان خشک تر ہوتی نہیں
یاد لی حق سائیں ار کی سیجے خبر	سیرے سولا اب کسی صورت لبہ ہوتی نہیں

سلام نفیس

مجرئی جب تک کہ دم میں دم رہے	فاطمہ کے لال کا ماتم رہے
پاؤں جب تک چلتی ہیں مجلس میں جا	ماہتہ جب تک تھین ہیں ماتم رہے
کستی تھی شہ گھر میرا برباد ہو	دین حق کی برہنہ محکم رہے
شہ کی غم میں چین بے روی نہیں	محبت اول نکلی جو آنسو تھم رہے
لطیف کوثر ہی سبیل شاہ میں	کیون نہ آؤ سکی جاہ میں زفرم رہے
تیم ننگی بو اگر قینا ہے پسیل	خاکین بلجا کہ نقشہ جم رہے
قبر میں پختن جو سینہ تک نہ ماتہ	روح میری صاحب ماتم رہے
اہل دین کی بھی کمی ہے راستی	حسن سجدہ ہی جو گردن خم رہے
دیکھ کر راہ محرم بے شاہ	زندگی کی دن بہت اب کم رہے
آنکھو اکدم بھی نہ چوڑا موت نے	لوگ جو سو سو برس باہم رہے

ابن زکریا کا مومن کے کون ہے  
ماہتہ کا ہوا رہے میں پختن جم کے

<p>             وار دنیا جائی آسایش نہیں              ہم دین کی کبت ملک عالم میں آہ              شہنی نانا سے یہ کوثر پر کھسکا              داور لینا لاشہ شہ پیر پر              دیکھ کر سر پر خم محراب تیغ              بتلا رہتا ہوں غم میں شاد کے              تفرقہ ڈالنا ملک کی عاقبت              عمر کی کچھ کی نہ اصغر سے و فدا              جانی والی کر بلا ہوئے نفیس           </p>	<p>             خوب سمجھتی ہو اصغر کم رہے              جب نہ عالم میں شہ عالم رہے              تین دن دریا پیہ پیاسے ہم رہے              دہوپ و کورات کھوشنم رہے              دیر تک سجدہ میں حضرت خم رہے              چاہتی دیاں ہی ہی ماتم رہے              پنجین تھوڑی دلوں باہم رہے              سال بہرے ہی جہان میں کم رہے              وای قسمت اس برس بھی ہم رہے           </p>
--	---

### سلام میر انیس

<p>             کوئی بیری جوانی دیکھ لے              نیک تو بد اور برے رہتی ہوئی              دانہ زرد و گونسے بالائے گیب              برق ہی گویا کہ چکی چپ گئے              قید میں جدم گشتا کبر اکادم           </p>	<p>             تین دن کی زندگانی دیکھ لے              نصف تو نکلی قدر وانی دیکھ لے              غیس راحت کی گرائی دیکھ لے              تیری ندرت امی جوانی دیکھ لے              اپنی دولت کی نشانی دیکھ لے           </p>
---	--

### قطعہ

<p>             کہتی تھی عباد غم میں باپ کے              طوق لنگہ کا ادھار شکر ہے              اوہ گشتا شکر تر کھ کر انیس           </p>	<p>             دیدہ تری رودانی دیکھ لے              بیرون کی ہی گرائی دیکھ لے              کیون طبعیت کی رودانی دیکھ لے           </p>
--	---



# سلام میرنیں

<p>سلا می ہی ہی خزینہ ہمارا          نہیں جرم رکھتا نگینہ ہمارا          ایسی خاکین ہے دفینہ ہمارا          بس اب ساتھ چوڑا دیکھتے ہمارا          وہاں گا زلفونے سینہ ہمارا          ان امون کا گھر ہی نگینہ ہمارا          بس اس سال شکل ہو جینہ ہمارا          ہوا آج خالی مدینہ ہمارا          وہ درخچت ہے نگینہ ہمارا          کہ زخمونسی ہے چور سینہ ہمارا          زمانیکی زمینت ہو جینہ ہمارا          شقی تنگ گھر ہی یہ کینہ ہمارا          تیری موت اکبر ہی جینہ ہمارا</p>	<p>بہر ہی غم شہ سے سینہ ہمارا          دل پاک رکھتی ہیں ہم پال لیت          پکاری بنی قبر سرور پہ آکر          لپٹی جو بیٹی تو کھتی تھے حضرت          نہ چھاتی سے لپٹو کہ اب شر رہیں          بجز ختن کچھ نہیں نقش و لیر          چل شہ وطن سے تو کھتی تھی سجاد          یکایک صدا قبر احمد سے آئی          یہ کند ہی نام علی نقش و لیر          کما شہ فی قاتل سے زانو اڑائی          عبت بیگنہ قتل کرتا ہے ظالم          علی بن در علم شہ نبوت          کما وقت مرگ کیر شہ فی زو کر</p>
---	---

قطعہ

<p>اوہ دولت سمجھتا ہے جینہ ہمارا          اگر ہی جس زمین پر پسینہ ہمارا</p>	<p>کما شہ فی بہائی نہ چوڑ گیا ہمارا          بہائی ہو اپنا عباس اوس جا</p>
---	--

قطعہ

<p>پسند خدا ہے قبر نہ ہمارا</p>	<p>عمری کہا حرنی ناجی ہمیں ہیں</p>
---------------------------------	------------------------------------

بجی حب دنیا بجی حب جنت  
حرم کستی تھی تبارہ انت میں طوفان  
خدا کی عطا کی میں رو نہ کو الگین  
نگہبان علی نا خدا نوح آشت  
ہوئی سخت اید از مانیکی ماہتون  
تبدست کب سی آفتیں آیکا ہے

وہ کشتی تیری یہ سفینہ ہمارا  
کہ خوشکی میں دو با سفینہ ہمارا  
بنایا ہی ماتم کو سفینہ ہمارا  
نہیں ڈوبنے کا سفینہ ہمارا  
گر اسنگ پر آگینہ ہمارا  
مالی با حین اب مینہ ہمارا

### سلام سولس

ای مجبری گیا سرور کہاں کہاں  
کستی تھی شاہ ہی یہ میرا آخری سفر  
سسلم کی لاڈ لو نکو اجل فی نہ چوڑا  
پانی دیا امام کی جب حر کی فوج کو  
کستی تھی شاہ رو کی دیکھا دو تو باب

قرآن لپی پیری میں ستمگر کہاں کہاں  
یجائی ہو کو دیکھیں مقدر کہاں کہاں  
چیتی پیری وہ بیکس مضطر کہاں کہاں  
بر صاحب رحمت و اور کہاں کہاں  
اکہائی میں زخم ای علی اکبر کہاں کہاں

### قطعہ

سجاد کستی تھی میری کشتی تباہ ہے  
بابا زہر کٹا کی ہوئی بحر خونین غرق  
تا کی ہی شاہ کستی تھی کیوں دیکھی تھی  
مقتل میں شہ کی لاش پہ زینت تھی تیر  
میں غرق خون کین تو پہنچی کین سپر  
گر گر پیا میں شاہ کی ماتم کی مجلس

یار بے بہا لون طوق کا لنگر کہاں کہاں  
میں کیخیا پیر و ن تن لاغر کہاں کہاں  
انصاف کر کا تیرا خجہ کہاں کہاں  
ای بیجائی روی و خیر حیدر کہاں کہاں  
پیشی سر اپنا جا کی یہ خواہر کہاں کہاں  
باجا کی رو میں عاشق سرور کہاں کہاں

دولین جگر میں سیشیر غوغین جان میں	ڈوبا ہی ایک غم کا یہ شتر کہاں کہاں
انفلاک میں زمین میں ہوا میں بکلا میں	برپا ہی ایک ماتم سرور کہاں کہاں
صفین میں خٹین میں خیر میں بد میں	چکی علی کی تیغ و سپر کہاں کہاں
شہد میں کر بلا میں بخت میں بد میں	کھری گل ریاض ہیمیر کہاں کہاں
چین و ختن میں دشت خطا میں تباہ میں	مکی شمیم کامل سرور کہاں کہاں
دو کھ میں مرنے میں نزع کی اندام میں	دیکھو درد کو آتے ہیں حیدر کہاں کہاں
صحر میں قتل گاہ میں برقی میں نہر میں	شکار خون سبط ہیمیر کہاں کہاں
چوب سنان میں قلعہ کی دور میں جھنڈ	لنگاہی شہ کا فرق مطہر کہاں کہاں
صندوق میں تنور میں زندان میں	رکنا حسین کا سلا نور کہاں کہاں
ری میں دشت دروم میں کوفہ میں	آلی بی پیری میں کلمی سر کہاں کہاں
شہر و نین جنگلو نین بہار و نین دشت	بہا نیکو روی زینب مضطر کہاں کہاں
مولس تیری سخن کی ہوی شمش جت میں	تیغ سخن کے پوچی میں جوہر کہاں کہاں

### سلام انیس

بیکامی شہ کی چر چارہ گیا	مجرئی مہمان پیاسارہ گیا
ویر آئین یہ جلد آئے رسولی	دور لا کھون کوں سایا ر گیا
اللہ اللہ قرب معراج رسول	دو کمانسے فرق او نادرہ گیا
فیض تہابی پردگی میں ال کے	ہم گنگارو نکا پردہ رہ گیا
گور مو نین او سکا جلوہ دیکھ کر	شکر ہے آنکھو نکا پردہ رہ گیا
اوتہ گئی مابین سے ساری حجاب	بس فقط آنکھو نکا پردہ رہ گیا

بیتری سختی پر فلک پتر پترین	چور ہو کر ول کاشیتہ رہ گیا
جب شکستہ ہو گیا مار نفس	کونسا آفت کارشتہ رہ گیا
کاتب اکل ہی رخصت ہو کے	ہای مین غربت مین تنہا رہ گیا
کہتی تھی مان سوی اسغر قہرین	ہای خالی اون کا جو لارہ گیا
جب ہوئی بی پردہ آل مصطفیٰ	پہر جانین کس کا پردہ رہ گیا
قبر مین ہو گا حساب زندگے	بعد مرنگی ہی بھگدڑ رہ گیا
نشت و شوی گوہر اوجلازل	جانہ اصلی مین و تبارہ گیا
قبرین رکھ کر نہ تہر کوئی دوست	مین نئی گہرین اکیلا رہ گیا
اسقدر تہا شک حضرت کا گلا	خجہ قاتل بیاسارہ گیا
تیر گردن پر جو کیا یاد ہو پ مین	بہر کی ٹندی ساتس سجارہ گیا
سب ہوئی سیراب تجسی ہی نرا	قافہ شرب کا بیاسارہ گیا
ظہر تک سب فوج ہوئی غلامین	ساحب شکر اکیلا رہ گیا
زخم کمانی ہے جو اکبر گر نہ پڑے	جد کی برجی مین کلیجہ رہ گیا
دنگا کر جب جکی گور یہ شاہ	کانپ کر عرش سعلارہ گیا
سوڈگی کی تک لیر اب اوٹو ا	دن جت غفلت مین توڑا رہ گیا

سلام ہوئیں

سلامی تحف زبان ہزاران ہوائی ہیز | اسے سخن کا نر اندر دان اوٹھائی

مطلع

غم جان ستم آسمان اوٹھاتے ہیں | وہ کاہ ہم مین کہ کوہ گران اوٹھاتے ہیں



کہ اب شکست میری آتھو ان دھاتی تیر  
 زمین سی ہم ہی سرای آسمان دھاتی تیر  
 کہ جیسی حرف غلط نکتہ دان دھاتی تیر  
 لیکن کے بعد یہ ٹریان مکان دھاتی تیر  
 بڑا وہ جنس کہ ہم ہی مکان دھاتی تیر  
 زمین پہ اور کوی آسمان دھاتی تیر  
 تو اپنی اپنی طبق آسمان دھاتی تیر  
 کہ اس پہاڑ کو یوں پہلو ان دھاتی تیر  
 کہ نام کیلی علی کا نشان دھاتی تیر  
 کہ اب خضر رح امام زبان دھاتی تیر  
 نبی کی روضہ سی اندازان دھاتی تیر  
 عبت چین سی بہین باغبان دھاتی تیر  
 یہ میری کہ وہ ہمیر کان دھاتی تیر

نہ پاری جی اتنا گلی لگا ای قبر  
 فروتنی کی بھی حد ہو چکی اب ہو پشیمار  
 علی کی صفحہ سستی سی یوں مٹایا کفر  
 ستون بھی اگر گئی ختم ہو کی طاق کسر کی  
 کسینی کی نہ خریداری ستار کمال  
 بنائی روضہ شدہ دیکھ کر ملک فی کما  
 علی کا دست کرم درفشان جو ہوتا تیر  
 او کما کر در خیر علی نے دی یہ صدا  
 بہادر فکی دلو پیر یہ نقش کندہ تیر  
 لہا دو صورت یست علم عزادارد  
 حسین کتی تھی ای آسمان کمان شہیر  
 نہ گل کو دی کہی اندازہ رنج بلبل کو  
 ہوا نشانہ سی واقعہ نہ جگاتیر کہی

قطعہ

ہمیں فرات سی یہ بد گمان دھاتی تیر  
 درشتیان کین شیر زبان دھاتی تیر  
 وہ اور ہو گئی جو زخم زبان دھاتی تیر  
 کہ لاشہ پس لڑ جو ان دھاتی تیر  
 ہم اپنی آنکھو پتیر ادا ہوا ان دھاتی تیر

کہا امام سی عباس نے سنا آقا  
 ازل سی ہی یہ تیرای ہمار فیضین  
 یہاں اشارہ لبر وہ تیغ چلتی ہے  
 کہ حسین کی قوت دیکھا وی ی پیری  
 غم حسین ہی جل ای چراغ دلخ جگر

<p>حسین پر کسی جو گناہی کوئی تیر ستم  یہ انقلاب ہی دشت بلائیں کوئی چرخ  حسین کہتی تھی پرسی تھی تین روز کی ہم  وہاں میں ماہرہ جو شہید کا نہیں تہمتا  سیوم کو ہی نہ اونہی بھوکے باغ زہری  غم حسین میں چشم پر آب ہے ہر دم</p>	<p>حسین ہر کو سوی آسمان اوٹھائی ہیں  کہ زخم تیر دلی ابرو دکان اوٹھائی ہیں  لیکھ لکھت آب روان اوٹھائی ہیں  علم اعینہ کی دست لمان اوٹھائی ہیں  گرین جو گل تو اونہیں باغبان اوٹھائی ہیں  یہ شعلی ہر دم سوئی ہوان اوٹھائی ہیں</p>
--	---

قطعه

<p>شہر شریکہ ای ملک حال مدبر کا  بشار غم کی گردن تو اوٹھ نہ سکتی تھی  وہاں تو ان سوچی ہوئی اور وہ پیر کا  جہنمیں زیارت سرد کا عشق جو کس  نہ نہ کہہ کر تھی میں طمی راہ کر ملازمت  یہ یہی بیوہ نایان مونس</p>	<p>سنبھل سنبھل کی قدم ناتوان اوٹھائی ہیں  امام لشکر طوق گران اوٹھائی ہیں  سبلا یہ پوجہ کین ناتوان اوٹھائی ہیں  ہنیں وہ کہتی ہیں بستر جہان اوٹھائی ہیں  شہر تی پھر نہیں بستر جہان اوٹھائی ہیں  تو اس میں ہی ہم اب شیان اوٹھائی ہیں</p>
---	---

سلام انیس

<p>خدا کی شان نظر اگنی جد ہر دیکھا  کہل جو آنکہ تو پہلی خدا کا کرد دیکھا  غم حسین میں عابد کو فوسر کر دیکھا  جہاں پاک شہنشاہ کجور دیکھا  یہ کہہ حضور تی یا سید المشرع دیکھا</p>	<p>اوس کی کوڑ کہ ہر تھی میں جلوہ گر دیکھا  علیکو حق کی آواز تو عین کہہ تھیں  بروز عید ہی آیا جو کوئی نہی ہو  سودا ہی شب عزا کی تو کو گون  کہا یہ سبانی غلامو نشی کی ارشار</p>
---	---

گهر نشان بیوی اصل لب رسول کریم  
و راجی کریمی اندامک و عرش لوح و قلم

لی ولی کہ بعد اتی جهان جهان پنجا

کمان ملک کو بن سکایا جو تہذیبی

قبر سید احمد علی کمالی

الحمد لله رب العالمین

اوٹھائی رنج سزا و نطر حکمی شایع

نیکوین اشک جو آنکھوں سے ہونہ کوئی حشر

سنان کا زخم ہی جس نوجوان کی ہتھیلی

کسب سی رتبه عدد زیاد و تر و یکپا

روحی کا نور مجاہدین جلیوہ گرد و یکسا

16. 10. 18 62. P. 7.

100

تمام عمر ہوئی جب توانا گیا۔

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

خوشی نہ دلو کیبی شام اور سحر کیا

غلام حسین بن میر دلپسیر شریکی

10

۱۱۶ # المصطفیٰ بن شاه کاشغری و کلبا

عجب سفر شکر کربلا ہے دیتا میں

نہی کریم کوئی خالی نہ پیر کی گھر آیا

جو کچھ بتاؤ زرق و قدر ملاوہ گہری بیٹی

ہمیشہ فرشتے شجر پر جو کہ بیٹھے ہوتی

مقام کس کا ہو اس سرائی فانی میں

خدائی گھر کو نیا یا تہا جسکی خانہ فیض

کیلی چید گیا بالو کا غم میں اصفیٰ کی

بیان کیوں ہوا اظہارِ حقانِ لوحِ میر

کس ایک جہان میں جو دیلہا علی کا اثر

نذر از شکر بهی کسی کا اور دیکھا

نہ اؤنکی قبر پر بھی سایہ سے محروم نہ ہو

ہمیشہ ایک کی جگہ ایک کا منفرد رکھنا

اوس کی آل کو خلقت کی درندہ

بدریا بواجو کلا صورت گهر و یکها

تفویض میں زمین خولی فی شہر کا سر دیگھا





مکنی صغری خبر سنتی ہی میرا وٹا ہو	صاف سینہ بانوی بی پر گلابی ہو گیا
بیٹہ کہ جس فرش پر سجا دروی اشرف	زرد رنگت ہو گئی بستر گلابی ہو گیا
شوق صبا ہی ملو را میں جو بایں شید	ہر جاب چشمہ کوثر گلابی ہو گیا
خون زخم سری موکس جب بہر کشتی	پرچہ الماس ستر تا سر گلابی ہو گیا

### سلام میر نہیں

لحدین سوئی میں چوڑا ہی شہ نشینو	اکمان مکان سی اجل لیگی مکتونو
---------------------------------	-------------------------------

### مطلع

کمال نقبر ہی شاہی ہی پاک بنونکو	یہ خاک تخت ہو ہم بوریا نشینو
---------------------------------	------------------------------

### مطلع

سدا ہی فکر ترقی بلند بینون کو	ہم آسمان سی لالی بین ان رشتونکو
رواق شاہ سی یہ لڑکین بین باغ	گاہ رکہ میری انکھونکی دور بینونکو
یہ جہریان نہیں ہاتھ نہ نفع سیر	چٹائی جائدہ اصلی کی استیتونکو
بڑی جو غیر خدا اور سمت دست قلب	تو باندہ دو زمین گریبان سی استیتونکو
زمین چو پاون نہیں کتی بین ملک پناغ	خدا فی اوج دیبا ہی گایہ مکتونکو
یہ نہ رازونکو ملیں سفر فرایان رتہ	اکان نصیب کہ جو میں ملک جنونکو
ہمیشہ جتنے مضامین کی تازہ ہو گئی	بسا دیبا ہی سلامونکی ہی زمینونکو
لکار باہون مضامین تو کی پیر انبار	خبر کرو میری غم سے کھرتے جنونکو
یہ نکل تمام مہر موت جیب چری جنونکو	جڑا ہی ایک انکوئی بہ دد مکتونکو
حیدر کتی تھی اکبر سی کیوں نہ ہو عشق	کہ دوست رکھتا ہی اقدیر ہی جنونکو

کمال شوق کمانی تھی زخم تیغ و سنان	بہادر و ن فی سید گردیا تھا سینہ کو
بیشتر زخم ہوا دھڑن بند و بست پختہ	جو غضب کرتی ہیں وہ غم و کای نہ تو کو
لاٹا غلام اجاب چاہی ہر دم	آہیں نہیں نہ لگ جائی آگینو کو
سلام مولس	
جانی نصیب دیکھا جو رخ و قراب کا	احسان ہی عجزی میری آنکھ و نیوہ کا
مطلع	
کرتی ہیں دھن وصال رخ و قراب کا	تراں عطر کبھی ہیں مشک ناب کا
مطلع	
دیکھائی روز حکم اگر قراب کا	توڑی جگر کو سنگ کی شیشہ جاب کا
مطلع	
حافظ اگر ہو عدل کرم و قراب کا	آتش کا گھر ہو آب میں آتش کا
مطلع	
ای نہر زلہ عشق ہو کر قراب کا	ساقی سے کام رکھ جو مزار خیر کا
مطلع	
انگری شل شمس کے غصہ خاب کا	پانی ہو ماری خوف کی زہرہ جاب کا
مطلع	
شاہ جنت جو حکم کرین انقلاب کا	پیر یون پر نمود ہو عالم شباب کا
مطلع	
جودہ ہی رہیں جو عظمیٰ قراب کا	شیانی امری میں ہی ہو دل قراب کا

<p>             هر صبح به وصف گلستان جدید              بکتابت ایوب قلم صفت زلف مرصفا              قرآن می بهیم صاف به نکتہ خوان              اجر نماز و روزه و خمس ز کوافه و حج              حاصل بین حشرین به بهر کیفیتین              معراج بین تنی کی او سر اور او سر              گزنا اگر ده یوسف مکر کرم ندرم              حسن علیکو و یکس کی ایسا او را می نگ              او تنهای گر کی باو نه قبر کی بهر شجر              پائی علی کا حکم تو گردش کری ای              مکی شعیب عطر جو کل علی نے کی              اگر سر نانی پشیمونش کی یا علی           </p>	<p>             پنجم دین به دو تپای چشما کتاب کا              نمانه داد است کو تنی به شکر کتاب کا              او صاف مرصفا به نتیجه کتاب کا              سب خاک به به عشق بنین بو تراب کا              لشیکی علیکی با نه می کا نه شراب کا              حایل فقط تهاج بین برده حجاب کا              یائی کبھی نه حسن ز لینا شباب کا              گویا عرق کینچا بهی کل آفتاب کا              بین بهی کون شرف بهی به کیون کا              واسن بکر کی قطب فلک آفتاب کا              کجی جو ما نه لند گیاشت گل کا              جب قبرین به وقت سوال جو کا           </p>
--	--

### سلام مولش

<p>             مدد کو قبرین فرزند بو تراب آیا              یہ فعل تملوق پر واجب گمیرن بد کے              تمام عمر تو بیدار یاں رہیں افسوس              نورسن کہ غلب کہ رہا ہی او نا علی              جو دیکھو سوئی تو شب کو او ہی تھی              گناہ دہو کی اس شکل ان کی رہا ہی           </p>	<p>             سلامی ولی جو اردو شن کہ آفتاب آیا              گمن مین برج اہست کا آفتاب آیا              مدد کو قافلہ جانی لگا تو واسطی آیا              چہوش گوشہ نگاہم آفتاب آیا              گناہ دہو کی اس شکل ان کی رہا ہی              گناہ دہو کی اس شکل ان کی رہا ہی           </p>
--	--

مہاجہ قحط مین کی شہ فی حق ہی ایش کے  
 پلایا لشکر کو امام نے پانی  
 لکھا جو شہ کو خط اشتیاق صفوانے  
 گئی جو کوئی یہ مسلم شہید ہو نیگو  
 دل و جگر مین نہ طاقت رہی جسم  
 یہ جلد پیر ہوئی ہم کہ کچھ خبر ہی نہیں  
 سفید بال چکنی لگی تو چونکے ہم  
 نہاسکا کی عیوض قبر اس خرابہ مین  
 مرض ان آنکھوں کو تھا جالنی کا بروک  
 حسین سا کوئی بیاسا نہو گا دنیا مین  
 فرس یہ حیرت ہی کو تنہا مین انہی جو  
 ملک جو یگی شیشو نین یہاں لکھی  
 گلی لگا یا شفقت سی بن زہرا لہ  
 شمار رحمت مولا کہ خر کا ذکر تو کیا  
 حسین کہتی تھی واحسرتا علی اکبر  
 وہ گھر سمجھتی تھی قدسی حجاب نور حسا

تو رزاق تو نہ برستا ہوا سحاب آیا  
 سخی کو پیاسوں کا مونہ دیکھ کر حجاب آیا  
 ملیں گے حشر تین اب دہا لسی ہو گیا  
 کہا فلک نے لب بام آفتاب آیا  
 شباب جاتی ہی اک جان پرغدا آیا  
 روانہ ہو گیا کب اور کب شباب آیا  
 اکلی تب آنکھ کہ جب سر پہ آفتاب آیا  
 کہ وقت مرگ کا اوخانما خراب آیا  
 ملا جو سر مرہ خاک شفا تو خواب آیا  
 کہ تین روز میسر جی نہ آب آیا  
 فلک سی روح لایین تباہی کا آیا  
 پکارین حورین کہ لونہ کا گلاب آیا  
 خطا کو جوڑ کی جب خر سوئی اب آیا  
 کہی نہ جاتکی دشمن یہ ہی عتاب آیا  
 پدر سی چٹ گئی جب موسم شباب آیا  
 غضب کی جا ہی کہ وہاں شمر سحباب آیا

قطعہ

ہر تکی ہوڑیہ عباس کے قدم کیونکر  
 حرم سرا مین چہ پہنچا تو کیا لیکسی مسلم  
 کہ خون شانوں سے بہہ بہہ کی تار کا آیا  
 پسر او مین بہری لیکسی مشک آب آیا



سوال آب کا پیا سیکو یہ جواب آیا	لب حسین یہ مارا امین نے تیر ستم
سرسین سوی صحبت شراب آیا	یہ انقلاب بھی آفت کا تھا کہ قتل کا بعد
کبھی جو سامنی عابد کی جام آب آیا	پدر کی تشنہ پانی یاد کر کی رونے لگے
ہوا یہ غل کہ تہ کوہ آفتاب آیا	چتر جو سینہ سرور یہ شمر سنگین دل
وہ قافلہ سربازار بی نقاب آیا	ملک نہ آتی تھی بی اذن جنگی محلوں میں
اسیر طوق در سن ملک اتر قاب آیا	خدیو دین کی حرم آئی گردنیں ڈالی
اندھیری قبر میں کس طرح آج خواب آیا	نہ شب کو سوتی تھی بی روشنی کبھی ہوسا

### سلام انیس

مجرئی وہ فرد عصیان ہو گئے	آکی جو بزم عزائمین رو گئے
پاؤں پہلا کر لحد میں سو گئے	یاد آیا دامن مادر کا چین
سنتی سنتی قلب پتھر ہو گئے	اشک کیا نگین کرے احوال پر
آج سب وعدی برابر ہو گئے	سوت آئی ای مجھو انصاف
جان لیکر آئی سیجان ہو گئے	باتہ سی جاتا رہا نقد حیات
اور کچھ اپنی گرہ کا کو گئے	عالم فانی میں بھلو کیا ملا
پہ نہ آئی وہ جہان سے جو گئے	راحت آیا عدم ہی خوب جا

### قطعہ

علی سی جان اپنی اصغر کو چمکے گئے	چیدہ گیا شل گترناوک سی حلق
بہر کی آہ نہ دھند ہی رہ گئے	خون گردن سی جو نکلا گرم گرم
ہاں آج اصغر اکیلے ہو گئے	رکھ کی ترتب میں پکاری شاہدین

قطعہ	
<p>میر و لعل و تیرا ہو گئے          اپنے حق میں آپ کا ٹی ہو گئے          دست و پا عابد کی تندی ہو گئے          رات بھر جا گئے سحر کو سو گئے</p>	<p>خاص بان حق زہراؤ علی          چین کر باغ فدک کیا پل ملا          تکر ٹی اور بیٹر لیکر دیکھ کر          عالم پیری میں یہ غفلت انیس</p>
سلام میر انیس	
<p>گناہ دیکھ کر کیا کیا بھی جواب آیا          خدائی رحم کیا جب بھی جواب آیا          کبھی سنوای کہ پیری گئی شباب آیا          چمک کے سانس تو بار آفتاب آیا</p>	<p>لحد میں سامنے جب دفتر حساب آیا          بہانہ ڈھونڈتی ہی سخت اسی انگار          پیام مرگہ ہی سوی سفیدی غافل          رخ حسین ہی مینی کبھی نہ دی شبیہ</p>
قطعہ	
<p>او دہری ماہ بڑا تھکا آفتاب آیا          معاف کو تیری مالک آفتاب آیا          لکڑیاں نہ حرف سوال آب آیا          جو بعدیل ہی سورہ تو لا جواب آیا          ضرب قبضہ حاجات سی جواب آیا          میان بھر فتاد م نجر جواب آیا          نجف کی راہ میں جب شیشہ شرا آیا          صدایہ دی گیا پانی بہ جب جواب آیا</p>	<p>حسین خرمی ملاقات تھی کہ عالم نور          صدایہ آئی کہ گردن اوٹھا کی دیکھو          عطش نے شاہ کی سینہ میں آلی نہر کا          ورق بہن مصوف ناطق کی اکثر صفر          وہ کون لوگ تھی ہیجا سلام چپ پر          جگہ نہ پای جو کثرت سی سانس لہنی کی          نہسہ شرع تو دیکھو کہ بن گیا سر کہ          نہ سیر اوٹھا یو بھر حمان اسی غافل</p>

<p>زمین کا زور چلاناک ہئی وقت فشار          حرمین گیشام میں جو وقت سحر          غم حرمین میں جبکہ کی تو برسی آنک          فلک پر شور تہا پتی جو کر بلا میں حسین          آو ترا محکو لحد میں تو دی زمین لی سدا          گیا جو نامہ فرات قتل ہوئی تھی شاہ          جہان سے ہم اسی حسرت میں پیو کی طلی          کوئی بھی سوتا ہی میر میں اس طرح غل</p>	<p>میری زبانی سر خرام ابو تراب آیا          ہو ایہ شور کہ نیر پیر آفتاب آیا          او دہر چمک گئی بجلی ادھر سحاب آیا          لو اپنی خاک پہ فرزند بو تراب آیا          زہی نصیب غلام ابو تراب آیا          لہو سی زخموں کی لکھا ہوا جواب آیا          نہ عمر رفتہ پیرانی نہ پیر شباب آیا          او شو آئیں او شو سر پر آفتاب آیا</p>
<p>دک سیری گدائی جناب امیر کا</p>	<p>سلام میر لیس          خالی کبی رہا نہیں کانہ فقیر کا</p>
<p>حافظ اگر ہو عدل جناب امیر کا</p>	<p>مطلع          شعلہ میں کی جسم میں کرتا حریر کا</p>
<p>ملاقات پسند فقر جناب امیر کا</p>	<p>مطلع          اتنا ہی مسجد و نین بچو نا حیر کا</p>
<p>مشکل کشائی نام میری دستگیر کا</p>	<p>مطلع          رشی سی کھو لیتی ہیں بازو دیر کا</p>
<p>عاشق ہون روی پاک جناب امیر کا</p>	<p>مطلع          کعبہ کی سر زمین پیہی بستر فقیر کا</p>

امیر

کیا پوچھی ہو مذہب شرب فقیر کا	شیت لبل بن ہی می خم خدیر کا
مطلع	
کرتی تھی کی عرش خدای قدیر کا	وہ شاہ کی جگہ یہ عمل ہی دزیر کا
مطلع	
مطلب یہی ہی ماتہ کی ہر ایک لکیر کا	و اس نہ چٹنی پای خباب امیر کا
مطلع	
کیا خوش نہ تھا فقر خباب امیر کا	ا تو تو رہا قبا یہ نقوش حسیہ کا
مطلع	
کیا پوچھی ہو نام میری دستگیر کا	باز و بی کا ماتہ خدای قدیر کا
مطلع	
کمل جانی گا اشاری میں عقدہ فقیر کا	مشکل کشای نام خباب امیر کا
خیبر کا دراد کماڑی ای جل شانہ	انکر انکسی کماڑی جوان شعیہ کا
ایکبار سیتی جی بھی ہو چاوی ای ملک	کر لون طواف قبر خباب امیر کا
جب مر گئی علی تو مدینہ میں شور تھا	آج اوٹھ گیا شفیق یتیم دیہر کا
ہر صبح چاہی بھی محل علی کا صیغ	جب تک شکر نہ تو مزا کیا ہی شیر کا
یوں شش جہت میں غاصب علی کا	ہفتہ میں جیسی روزی خوش پر کا
پیاسا ہون ساقیائی کو ترکی خم کی خیر	بہر دی خدا کی راہ میں کا فقیر کا
احسان بو تراب کا گردنہ پوچھ سے	سر کس طرح جگانہ رہی چرخ بیر کا
یارب دیلکادی خواب میں جگمگ کر	آگین ملون بدین ہی مطلب جزیر کا



اشکو غن سب بگو دی مچھی ای فرحیم  
 دست خیال جو رہی سپا جان کہی  
 دیکھو ہماری رتبہ اعلا کو ستینو  
 مومن دلوئیں سوچ لین بڑکی بات ہے  
 سب طیں مصطفیٰ کو سمجھتی ہیں بچپن  
 گلشن میں تنگی زعفرانہ پرواز بونگی موم  
 معصوم سب ہیں جوشن باز دی صطفا  
 پیری تو آجکی ہی مگر مہلت ای اہل  
 حکم خدا سی تا سم ز راق خلق ہیں  
 کیا رحم تھا کہ شیر الہی نے رو دیا  
 او سکی پیر کو پانیا قطرہ ملی نہ مای  
 حیدر کی حکم و رحم پر رونے لگی حنین  
 یونہی کوئی تیا تو یہ کہہ دیکھو آئیں

ساد ہی ہونین طہارت آب کثیر کا  
 اوس دوش پر تھا پاؤں جناب میر کا  
 جبریل ہی مرید ہی شیونگی پیر کا  
 نکلا کمانسے ماتہ جناب امیر کا  
 شیونین ہی یہ جزر صغیر و کبیر کا  
 دم بند ہو گیا ہی ہر ایک سفیر کا  
 یہاں ایک مرتبہ ہی صغیر و کبیر کا  
 کروں طوان قبر جناب امیر کا  
 سب ماتہ دیکھتی ہیں میری دستگیر کا  
 جب آگیا خیال یتیم و یر کا  
 قاتل کو جہنمی بھیج دیا جام شیر کا  
 کانسہ دیا جو آب فی قاتل کو شیر کا  
 ہی وادی السلام میں بستر فقیر کا

### سلام میر انس

سلامی قیامت بپا ہو گئی  
 غم شہ میں بری جو آنکھوں سی اشک  
 اونٹنی تخت قبہ جو زائر کی مات  
 گلی جب سی تاثیر خاک شفا  
 نہ تیغ نہ دم ہی سینہ میں دل

کہ نبی علی بے رواد ہو گئے  
 جہنم کی آتش ہوا ہو گئے  
 اجابت شہریک دعا ہو گئی  
 نشان شہرم سی کیا ہو گئی  
 یہ بستی ہی اب گر بلا ہو گئی

دم ذبح کرتی ہی خون حسین	زمین رنگی خاک شفا ہو گئے
نہری دست چنڈر کی زر ریزیاں	غنی جس سے خلق خدا ہو گئے
بھہ زرم ہی اک قدرت بوتراب	کہ تنسی بین مٹی طلا ہو گئے

قطعہ

یہ کہتی تھی صغیرا کہ دن کیا علاج	ہوا زور کم تپ سوا ہو گئے
بجای جو نالہ کرے دبدبم	چمن بین سے بیل جدا ہو گئی
بولایا نہ بابا سے کہہ کر مجھے	سکینہ بھی دہان بیونا ہو گئی

قطعہ

سید میدانین دولہ یہ تیغین چلین	کہ سب پرتزی پرزی قبا ہو گئی
دولہن نے جو ہاتھوں کی پوچھا لہو	تو زخمین بوی خا ہو گئے
فرس پر جو ہشکل احمد چڑھا	تجلی عارض سوا ہو گئے
اوڑا یا جو گرما کی اسب عتاب	خجل ہو کی ٹنڈی ہوا ہو گئے
کاشہ فی اکبر نسین مر گئے	میری جان تنسی جدا ہو گئے
رگ جان ہی ہر تار زلف حسین	خطا کیوں کیا یہ خطا ہو گئے

قطعہ

دم ظہر آئی یہ شہ کو ند	بہت آج تجھ پر رجا ہو گئے
دیکھا دی جلال علی ای حسین	بس اب سب کی انتہا ہو گئے

قطعہ

ادٹھای خوشنہی خان فرس	پری تھی کہ اور کر ہوا ہو گئی
-----------------------	------------------------------

گئی سایہ میں جس شجر کے حسین کما شہ نے پایا نوکایہ خون بہا کفن کے شہید و نکو پرواہی کیا جلگہ پاک ہو کس زبان سی کھون جسی جو متی تھی بنی ہے غضب گذر روح زہرا کا بیشک ہو اس	ہر اک شاخ بال بہا ہو گئے کہ گلزنگ خاک شفا ہو گئے جی تن پہ گرد اور رد اہو گئے شہ دین پہ جو کچھ جفا ہو گئے چتر لسی وہ گردن جدا ہو گئے کہ پر نور بزم عزا ہو گئے
--	---

### سلام النس

ہوا جو عشق شنائی ابو تراب مجھے  
سندائے کردیا زہرہ سے آفتاب مجھے

### مطلع

تہ زمین نظر آئی ابو تراب مجھے زمین ہند میں مٹی میری خراب ہو کسی نہ دون عرق ردی وہی نسبت غم حسین میں ندی جبری یہ لشکر کی پیر کے غم میں تری ہوئی کتنی تھی چلکی جام رہیں یسکدہ رہی آباد شنائی شہ میں جو طفلی سی کی عرق تھی گل حدیقہ زہرا کی آبرو دیکر	ملا ہو قبر کی طلبت میں آفتاب مجھے کرد بخف میں طلب یا ابو تراب مجھے ہزار طر سے چٹنی جو دی گلاب مجھے کہ آسمان نظر آنے لگا جاب مجھے پہلین آتی جو ای بی بیو نہ خواب مجھے غم غدیر کی دی ساقیا شراب مجھے بڑی زبا کی فصاحت ملا شراب مجھے کلی سے بچھول کیا بچھول ہی گلاب مجھے
---	--

صد ایہ آئی تھی قتل سو بے قیل حسین  
 غریب و بیکس مظلوم و تشنہ کام شہید  
 بند ہی رس میں جو گردن تو بولی عابد ار  
 سکینہ کہتی تھی بابا کیجہ پہنکتا ہے  
 یہ قول حرم تاکہ میں دفتر جہانیں میں  
 صد ایہ دیتی تھی حضرت کو ذوالفقار  
 وہ برق ہوئیں کہ ٹکری ابھی اور دو لگی  
 حسین کہتی تھی امی تیغ سب فنا ہو جائے  
 تیرا نظیر ہی دنیا میں کون اور میرا  
 رخ حسین سے دعوای ہمسری کیا تو  
 نقاب مونسہ سی اور مٹا دیجی یا علی اکبر  
 حد میں آئی نکرین کی کیا جو سوال  
 وہ تشنہ کام ہوں بھر جہانیں کہتی تھی  
 قدم نہ چور و لگی میں شہسی کہتی تھی تر  
 حسین کہتی تھی دریا یہ مر گئی عباس  
 سند معافی عصیا کی ہی ہر اک ورق  
 یہ بین کرتی تھی زینب کای علی اکبر  
 لموین ڈوب کی گھر آئی جب میں ملگن  
 سکینہ کہتی تھی زندانیں یوں نہ سو دیکھی

کسی خبر ہی جو حاصل ہوا ثواب مجھے  
 ملی ہیں خلق میں سرور کو یہ خطاب مجھے  
 خدائی آج کیا مالک الرقاب مجھے  
 خدا کی واسطے لا دو کہیں آت مجھے  
 کیا روشنی نہ اروین انتخاب مجھے  
 کمری کہنچی یا ابن بو تراب مجھے  
 سمٹ ٹی رو کی تو ڈھالو نکا یہ سجائیے  
 ستم کی فوج یہ آئی اگر عتاب مجھے  
 تجھی ہلال بنایا ہی آفتاب مجھے  
 دیکھا وی زلف تو چہرہ یہ آفتاب مجھے  
 چمک دیکھا کی جلاتا ہی آفتاب مجھے  
 تباوی میرے مولائی سب آفتاب مجھے  
 کہ پھوٹ پھوٹ کی روئی گاہر جہان مجھے  
 جلو میں چلنی دو تہا بنی ہوئی رکاب مجھے  
 چہر کی دھار سی اب کم نہیں یہ اب مجھے  
 پسند ہی غم شبیر کی کتاب مجھے  
 پکارتی ہوئیں دیتی نہیں جواب مجھے  
 بچہ بھی نہ مار نہ دے کلا لگی شباب مجھے  
 سلا میں جہاں یہ بابا تو آئی خواب مجھے



بہت فشار پہ آمادہ تھی زمین ای آتش | اگر بچا گئے اگر ابو تراب بچے

سلام مولس

ترپہ نہ سلامی شہ مندر تہہ خنجر	دکلائی غضب صبر کی جوہر تہہ خنجر
حضرت ساہی خاڑی کوئی دنیا میں نہ	پشانی تو تھی سجدہ میں اور سر تہہ خنجر
لاسع تھی جو تیغ دوزبان شہ دالما	اعدا کو نظر آتی تھی خنجر تہہ خنجر
زمین کی کہا قیس جو دی جاتی نہ خنجر	جا بیٹھی بیا بیگی برابر تہہ خنجر
شہ مانگتی تھی پانی تو کہتا تھا یہ قاتل	ہو جای گا اب خشک گلزار تہہ خنجر
حربوں کی یہ کشت تھی شہ دین دم قتل	تھی تیغ تہہ تیغ تو خنجر تہہ خنجر
کیون ترک کی نہ چلا کہ گلیں شہ دین	پیکان تھی کی صورت نشہ تہہ خنجر

قطعہ

جو پوچھتا دربار لعین میں یہ تعجب	یہ سچ ہی کہ ترپہ نہیں سرور تہہ خنجر
کانب اوٹتا تھا اور شہر لعین کتا تھا	زخمی کی یہ دیکھی نہیں تہہ خنجر
گرد کی رگین کٹ گئیں اور دگر خدائیں	ہتی رہی شہ کی لباب تہہ خنجر

قطعہ

دکلا تا ہوں قتل شہ مظلوم کی تصویر	استان سی تھی سبب پیہر تہہ خنجر
سینہ پہ لعین لب پہ زبان نکالے گیو	خنجر تو تہہ ریش تھا خنجر تہہ خنجر
اک آن میں کر دی منافق ستم کو	فرزند کو گر دیکھتی حیدر تہہ خنجر
شہ دیکھتی کشتوں کو ترپہ تو یہ کہتی	شہ پہر الہی نو مضطر تہہ خنجر
کہتی تھی ملک چرخ پہ اجاست و دوا	ہی شہ دین مالک کو تہہ خنجر

۳۵

ششم شہ مطوم سی آنسو کل آئی شہ کتنی تھی اسی سمر نین پانی کی رود	یاد آیا جو آغوش ہمیر تہ خنجر ہی بیش نظر خستہ کوثر تہ خنجر
---	--

## قطعہ

سہ پیٹ کی چلائی تھی یوں شہ کو رنب دانشہ اگر آج کی دن خلق میں ہوتی شہ کتنی تھی ہی دم کی کشاکش بدہم سرننگل جو زینب کی کل آب کا غم تھا کیا قبر ہی مونس کہ ٹرپ کر وہا جین	کس شخص کے گردن ہی تھک تہ خنجر رکھ دیتی کلا اپنا پیہر تہ خنجر چلتا ہی میری خلق پہ خنجر تہ خنجر خمیہ کی طرقت کتنی تھی سرور تہ خنجر پیا سا خلیفہ ساتی کوثر تہ خنجر
---	---

## سلام سلیس

سب عزیز و آشنا آشنا ہو جائیگی کوی پوچی گاہ یہ کیا تپ گزری وای تنہائی نہ پہر ہو گا کوی نہایت سب میں شام امانی سو ہم نہایت قبر میں ہونگی شدید حال کی ہائی جو تجھی مطلوب ہی ابن ابی طالب تک	قبر میں بیوہ زبختی میں جدا ہو جائیگی قبر میں بدتر عزیز و آشنا ہو جائیگی قبر تک پہنچا کی سب تھی جدا ہو جائیگی جب یہ رشتہ ٹوٹ جائیگا فنا ہو جائیگی تفقی سب ہوگی اعضا ہی جدا ہو جائیگی شکلین جل ہونگی سب مطلب بیا جائیگی
---	--

## قطعہ

وقت رخصت شہنزی زینب کمال کو پہر ملاقات اب کہین تاحشر ہونگی کیا جو کسا اس چہر میں دست اوڑھیں	عصر کو ہم راہی ملک قبا ہو جائیگی تم جدا ہوئے تو ہم متسی جدا ہو جائیگی پہوئی جن لوگ تو کا منی جب ہو جائیگی
---	---

دیگاری ز رحمت بھی خالق و دولت خلق بین  
 او نه گنایا غ جانشی بلبل گلزار بند  
 صورت شمع بحر دنیا میں کو نیدم من اور  
 دوست اپنی زلیست تک ہیں شاہی علی شکر  
 شہ کی غم میں رو کی تو اشکو کو دہن میں  
 بودی پریمہ تو یا سندر زرتارہ پیر  
 گاشن ہستی میں مرکز پریم نہ ہوگی باروش  
 ماتم شہ میں نیک کر خیم ہی کتی میں لاشک  
 کتی تھی انصار نعمت کر شہاد کی سٹے  
 نیک رہ دنیا میں اناقل تو حاصل ہووا  
 حشر کی دن دیکنا اس طرح نوائی کاہرا  
 شاہ کتی تھی دم رخصت سکنہ سی ہی  
 خوف کیا ہی کر عدم جانگی ہم پہلی پہل

دانت کشتی تیری ہی ای سیاہو جانگی  
 اپنی اپنی جا پہ پیب خوش نوا ہو جانگی  
 جب ہوا کالگ گیا جو کافنا ہو جانگی  
 بعد مر نیکی یہ سب نا آشنا ہو جانگی  
 بڑھ کر گوہری یہ قیمت میں ہو جانگی  
 قبر میں یکساں فقیر و بادشاہ ہو جانگی  
 ہم جہانسی مثل بوی گل ہو ہو جانگی  
 قبر میں ہم درو عصیانگی دوا لیا جانگی  
 ہم نمک سی اپنی آقا کے او ہو جانگی  
 قبر میں اعمال بد تیری بلا ہو جانگی  
 لاکھ گہرا یک پت کی بدلی عطا ہو جانگی  
 گہری نکلوگی تو ہم بی بی خفا ہو جانگی  
 رہ کی و ناکلی راہ سے ہی آشنا ہو جانگی

قطع

وقت رخصت قبر احمد پریمہ کتی تھی  
 چوڑ کر شہر اپنا جاتی ہیں ویا غریب  
 کر بلا میں تین دن بانی دنیائی ایشام  
 روز عاشورہ مدد کی گا اوسدم آکی آپ  
 آن اگر شاہو کی سیم وزیر کی ہیں تو کیا

نانا صاحب آپ سی اب ہم جدا ہو جانگی  
 اب معوبت میں سفر کی شبلا ہو جانگی  
 ہم غریب بیکس بی آشنا ہو جانگی  
 نقل جب میری عزیز و شہنا ہو جانگی  
 قبر میں کل اونکی تن نقش خاہر جانگی

ظلم کی بھری کائنات کے میرا سیسا لگا جہاں حیرت پرستیں اور محسن قدس میں ہوں	آپ کی آنت پر ہم نانا فدا ہو جائیگی وہ سب اعضا ہی تن خاک شفا ہو جائیگی
--	--

### سلام نصیب

بار اتم دورے سرور نہیں اٹھتا شہ کہتی تھی عباس علی اودرد کو نا تہ آتہای دو آنسو دین گلشن جنت گہرا طبع کی دلیں ہی اودن کو گہکا دیند	ای مجھری افسوس مقدر نہیں اٹھتا نا تو تھی سیری لاشہ اکیر نہیں اٹھتا حیف اوس پر جو اس نیم سی رو کر نہیں جس کا درشت پیر سے بتر نہیں اٹھتا
--	---

### قطعہ

طی نہیں کس طرح کروں تھی سجاد طوق ایسا گران ہی کہ رس اونٹوں کی لیکر کہتی تھی کہیں شوق عبادت پر یہ شہ کو باتف کہ نہ آئی کہ دنیا میں کسی سے چلائی تھی زینب کہ میں کیا کری لوگو کہتی تھی حرم فاطمہ کبریا ہوئی راند عباس سے شہ کہتی تھی رحم آتا ہو لشد لایا نو کہ غم کی خبر کہتی تھی نانی	آگ کی قدم ای شہر تگر نہیں اٹھتا جس وقت اٹھاتا ہوں قدم سر نہیں اٹھتا سر سجد ہی زیر دم خیر نہیں اٹھتا یہ بوجہ بھر سبط پیغمبر نہیں اٹھتا شبیر کی جہاں سے شہ نہیں اٹھتا نرا دے سر سبط پیغمبر نہیں اٹھتا آنت پر میرا تہ برادر نہیں اٹھتا کیون بام سی صغریٰ کی کبوتر نہیں اٹھتا
---	--

### قطعہ

سجاد خیر کہتی تھی دم لینے وہ مجھ کو کہتی تھی لعین بر حیاں مشاوندہ جاکر	ہی ضعف نہایت کہ قدم پر نہیں اٹھتا اس طرح اڑتا ہوئی بھی گر نہیں اٹھتا
---	---





تفیس مجھو بلایا نجف میں آمانے | نہیں توین کمان اور قبر تو تراب کمان

سلام تفیس

پدری جو صغرا جدا ہو گئے | سلامی تپ غم سوا ہو گئے  
 بچھی سپہ رکھ لین کی ہم ای قدم | اگر طی رہ کر بلا ہو گئے  
 سلسل لکھا وصف زلف حسین | میری فکر ہی اب رسا ہو گئے  
 گئی ہم سوئی کر بلا سر کی بھل | ہر اک چشم نعلین پا ہو گئے  
 پیرین پامی عابدین جب پیران | حرم میں قیامت پیا ہو گئے  
 گنگا بخشی نہ جاتی کبھی | شفاعت کا باعث بکا ہو گئے  
 نہ رکتی کبھی برق تیغ عذاب | سپہ مومن کی دعا ہو گئے  
 پیری اوس طرف اہل دنیا کی موخن | جد ہر چار دن کی ہوا ہو گئے

قطعہ

لو آسمان سی برسنے لگا | جہان میں قیامت پیا ہو گئے  
 بچے شاد دیا نے جو اوس جگہ | خبر قتل شہ جا بجا ہو گئے

قطعہ

لکھا خط میں صغرا فی شیر کو | کہ ترک دوا اور غذا ہو گئے  
 نہ جو ٹون ہی بوجھا بھی آپ نی | ہلا جیسی تقصیر کیا ہو گئے  
 فقط آنکہ حضرت نی پیری شین | اجل ہی تو مجھے خفا ہو گئے  
 ملی عروص وقت راہ ثواب | اجل اگلی بجلی خطا ہو گئے

قطعہ

نجل اختر و نکلی بنیا ہو گئے	زہری نوزدندان سبط رسول
شکست در بے بہا ہو گئے	لڑای اگر موتیوں کی لڑے
میرے آئینہ کو جلا ہو گئے	غبار رہ کر بلا کے نثار
نجل ہوں کہ مجھ سے خطا ہو گئی	کھا گیسوی شہ کو شک ختن
شجاعت کی بھی انتہا ہو گئے	ہزاروں سے حضرت اکیلی لڑی
دل شاہ مردان میں جا ہو گئی	چٹا خانہ عاریت گر تو کیا

### قطعہ

یہ فوج ستم بے حیا ہو گئی	بنی کی نواسیکی جینے روا
بن شاہ کی بے روا ہو گئے	پکاری ملک بند آنکھیں کرو
یہ آست نہ او سپر فدا ہو گئے	ہوئی شاہ امت کی خاطر شہید
تیری ابتدا انتہا ہو گئے	سنی تھی نہ ایسی نصاحت نفیس

### سلام نفیس

راہ عبود میں کٹوالی کو سر جاتی ہیں	مغربی زنگوشہ جن و بشر جاتی ہیں
تشنہ لب چوڑی گنجی آب کہ ہر باز	رو کی کتنی تھی سکنہ کہ میں صدیقی بابا
حوض کوثر پہ ہم ای نور نظر جاتی ہیں	شاہ کتنی تھی کہ دیکھی نہیں جاتری پتلا
شکر خالق کہ وہ دن بھی گذر جائیں	پانی جب بند ہوا بولی حرمی شہدین
آپ کی گہری ہم اب داد دیکھی گہ جاتی ہیں	مان سی کرتا تھا اشارہ دم خصت اکبر
نام دنیا میں اسطرح سی کر جاتی ہیں	لاشہ عمر پہ کہا شہ فی جو میں اہل و عا
اوسکے گزشتے ہوئی سب کام سو جاتی ہیں	سچ ہی جہیر نظر رحمت حق ہوتی ہے

دیکھو اونٹون نہ حرم کو یہ سہرا ایک کتابت	ماٹی ناموس پیمبر کی سہرا جاتی ہیں
شاہ کبھی تھی کہ اکبر موی ہم جیتی رہے	قابل زیست جو ہوتی ہیں وہ مڑا لے کر

قطعہ

کہا زینب نے مدد کجوائی اب کریم	خجک کو ہیل ہیل میری پس جاتی ہیں
شہنہ زینب سی کہا میں نہیں بچی کا	مفت مانتو لنی میری رشک قمر جاتی ہیں
شہر سی صغریٰ آپ تو گوند کو چلے	دیکھیں ہم ہجر میں جیتی ہیں کہ مر جاتی ہیں
جب چلے مر نیکو جو اس کے کتی ہی میں	سای بہانیکو دئی داغ جگر جاتی ہیں
شاہ کبھی تھی نہیں دوست کوئی غمخوار	لاکون دشمن نظر آتی ہیں جگر جاتی ہیں
رو دیا شاہ نے اکبر کی کجا بے مروت	ای پدر خلق سی ہم تشنہ جگر جاتی ہیں
کہا زینب نے موی ہنر پہ نہ شاید عبا	شاہ تہا بنی موی مانتو لنی جگر جاتی ہیں
شکر کی جا ہی نصیب اب کی تیر شکر کا نام	لوگ اس نہ ہم سی بادیدہ ترجاتی ہیں

سلام نصیس

مجرئی شاہ کا جب حلق گٹا خجری	شیر زہرا کا ہو ہو کی باخجری
آسمان ہل گیا تہرا کی متصل کی زمین	جب ہو اسر شدہ والا کجا خجری
حسن پاک کی تقدیر میں تہا نہ ہر تہر	شہر مظلوم کی لکھی تھی قضا خجری

قطعہ

شہر سی پو چھتا جو فتح کا شہر کیم	خلق مظلوم کا کس طرح کا خجری
کتا تہا وہ کہ زمانہ تہا سیدو لکھی	جب ہیں کہ تہا تہا سر شاہ جہا خجری
شہر آیا جو نظر بولی سکینہ رو کر	اسنی کا نام میری بابا کا کلا خجری

۱۰



## قطرہ

اس طرح پوچھتا تھا شمر سی جا کر شمر کنی لگا سمراہ ستان و غولی شہ فی قاتل سی دم ذبح نہ نا لگایا روٹی جنت سی چلی فاطمہ صوفی شہ	مان کیا کنی سر شاہ جدا خنجر سے مینی شہیر کا کاٹا ہی لگا خنجر سے تشنگی بھجی گی جب حلق ملا خنجر سے کٹ گئی گردن شاہ شہدا خنجر سے
--	--

## قطرہ

حاکم شام فی جب شمر سی پوچھا بکلا کوئی جری سی شہیر کو توئی بار تیغ غم کیون نہ چلی دلیہ بخون کی نصیر	شہ دین ذبح ہوئی تیغ سی باخنجر سی جوڑ کر ماتو نکو ظالم لی لگا خنجر سے ذبح سرد رہی بحیرم و خطا خنجر سے
--	--

## سلام نفیس

یون مدینہ سی سلامی شہ ذیشان جب چلی شاہ تو زہرا کی ہتھی آؤ بافو کہتی تھی کہ سہرا ہی نہ بندھی پایا شاہ کہتی تھی دم ذبح کوئی شعل ہو بند بانی ہو اجس دم تو ہوئی غش اصغر فلفہ اور کہا جاپون لٹاک چشمہ و تیر شہ دیکھا سنبھل کو تو یاد آگئی زلف کبر نزع کی وقت تملک تیا پہلی کبر و خیل بانو کہتی تھی کہ پھر گھر میں خدا خیر سی لک	آشیاں چوڑکی جوں لیلال لال ہامی اس گرمی میں تم گھر سی سیریاں ہامی اکبر تیری کچھہ دل کے نہ ارا بان کو مونہ سی تلکبیر دم خنجر برآں لکڑی میں آب کی شہ کبر سی ہر اسان اسی چنگل میں ابھی چمپہ حیاں دلی کیونکہ نہ ہلا لالہ سوران ہو کی مضطر نہ کیں گھر سی میری مان آج میں پہلی پہل اصغر نادان
--	--

قطعه

شاہ کستی تہی نہیں دلیں ہوس کچھ باقی | اساری ارمان تہہ خنجر بران سنگے

قطعه

مزدہ مغفرت امت عاصی سن لہن | ای خدا یہی ہستی تناسیہ یاس آن سنگے  
 آئی آواز کہ بختا تیری شیعوں کو حیر | اور سب امت عاصی یہ بل بیان سنگے  
 شہ سی عرنی کہا پہلی محی دوجی خست | برجیان کہاؤں تو دلی میری ارمان سنگے  
 شاہ کی دانتونہ ظالم نے چڑھی جیکہ | مصطفیٰ قبری نگشت بدندان سنگے  
 آمد فاطمہ ہی محفل غم میں ای حشر | پیشو ای کی لی اشک کا طوفان سنگے

قطعه

علی اکبر کی یہ دی دشت سی سوز کھلا | میان تلک آئی تو شنی مرجان سنگے  
 ای یہ حسرت کہ دم نزع قد ہوس | دیکھ لوں شہ کو تو دلی میری ارمان سنگے  
 مالی بجا دیکھا کرتے تھے قمر کی طرح | جب مدینہ سی کہیں سوی گلستان سنگے  
 خاک ہو نیکی بخت میں بھی حسرت ہی | ہندی بدلہ قیس اس سی عنوان سنگے

سلام قیس

حلق سہ رو بہ جوش مشیر بہ آئی ہوگی | تجربی خلد سی زہرا گل آئی ہوگی

مطلع

کس قدر مجری فریاد چائی ہوگی | دختر فاطمہ میدانیں چلی ہوگی  
 کستی تہی عابد نیکیں کہ بہت طول کنجا | دیکھیں کب ہمیں زندان سی مای ہوگی  
 روکو اکبر جو چلے آئی یہ زہرا کی صدا | آج ضائع میری بانو کی کمانی ہوگی

<p>شکر کو نہ شبیر فی بیاسار کہا          شاہ کہتی تھی اسی رات ہیں ہم دنیا میں          لاشہ ابن علی کا نب اوٹھا ہو دیگا          سونہ دیکھا ہو گیا قیامت میں وہ کچھ          کتنی تھی رشتہ شب عاشور عبادت میں          کتنی تھی بانو نہ متا صاحب دلاویہ کیا          آگیا ہو دیگا بانو کا کلیجہ سونہ کو          ہونگے زہرا علی خلد میں مجوس الم          کر بلا جا کی نہ پھر بند کو آؤنگی نفیس</p>	<p>گرچہ معلوم تھا بائیکسی سنا ہی ہوگی          صبح ہوتی ہی میرے گھر کی صفائی          زینب خستہ جگر نہیں جو آئی ہوگی          جہنی تصویر پیچھے کے شامی ہوگی          صبح دم شکر اعداسی لڑائی ہوگی          جہنی برہ چلی علی اکبر کو لگائی ہوگی          قبر احمد کی یہ جب شہ فی بنائی ہوگی          باونین بٹیری جو عابد کے نہائی ہوگی          در آقا یہ اگر اپنی رسائی ہوگی</p>
---	---

سلام نصیحتیں

<p>زندہ انہیں ہوئی جیکہ اسیران بند          جس زہم میں سرور کی نصیحت کا          عابد کی کہا کرتی جو بابائے وصیت          اللہ ری فرزند وکی زینب کی بیجا</p>	<p>ای مجبوری تار کی سی ہتی رائدہ دلی دم          لازم سی کہ آنسو نہون ای دیدم بند          مرجانی یہ زندہ انہیں نہ ہوتی کسی دم          دو لڑکوں فی مید انہیں کئی لاکھوں دم</p>
--	---

قطعہ

<p>بیاریکا کیا حال کروں اپنا ظلم بند          صفرائی کیا نامہ کو جب بعد رقم بند          کیا صاحب بہت کا ہو دریائی کو بند          کیوں پانی کیا پیا سو نہ پایا ہستم بند</p>	<p>بیلی تو یہ کہتی تھی کہ گھر لینگے بابا          گہرائی کہا آہ بہت رہ گئیں باتیں          خود فاقہ کئی ہو کو نکو حیدر کی کہلایا          شہ کہتی تھی کلتی نہیں کہ مجھ پر تفصیر</p>
--	---

کون  
ایہ

<p>ہو تو نہیں بجا رہ کہ آنکھیں کوئی دم بند  صندوق میں رکھنا سر سلطان اہم بند  پانی میری بچو نہ ہی ای ابر کو دم بند  سر نامہ کو کیا کرتے شہنشاہ اہم بند  تھی لب تو کہلی پیاسی دور دیدار ہم  ہو ذاکر و نہیں نام ہمارا بھی قلم بند</p>	<p>نرگس کی طرح جہنم تھی صفرا کی سوئی رہ  ساکم فی کہا شہری کیجا سے نہ کوئی  شہر کتنی تھی سیراب گہراں تشنہ کو کو  صفرا کو شہادت کی خبر خط میں لکھی تھی  پانی نہ ملا مرغی زندا میں سکینہ  خالق سی انصاف لب یہ دعا مانگ یار یہ</p>
---	--

### سلام نصیب

<p>بار نہال غمی ہیں بھی شمرے  خیر البشر کی لال کے یار بنجرے  عالم نہال ہو گیا ایسی شمرے  کیونکہ ساقران عدم کی خبرے  آٹھون بہشت میں مجھی رہی کو گہری  جو مالک بہشت ہوں او کو یہ گہری  صد شکر نخل عشق کی ہمو شمرے  دنیا میں کس زمین کو بشر قمرے  گھمائی زخم نیرہ و تیغ و تبرے  برہا بیکو فوج شام یہ یار بظفر ملی  پانی نہ نای بہر شہ بجزو برے  شیر خدا کی لال کا گر مجھ کو برے</p>	<p>شاح مزہ کو اشک عزای گہرے  صفرا یہ کہتی تھی کہ ریتی ہوں و زو بہ  اندری خلق میں شجر باغ دین کا فیض  سجاو کتنی تھی کہ بت یہاں سی و برین  دلو جو تھی ازل سی تو لائی پنجتن  زندان کمان کمان حرم یال صفا  تیغون کی ہیل جوتن بہ لگی شاہ فی کما  روشن نہ کیوں ہو طعہ میدان کرلا  کتی تھی شاہ ہمو شہادت کی باغ سی  زینب دعا یہ مانگتی تھی جی صدم قتل  سیراب وحش و طیر ہوں نہ فرات کے  کہتا تھا ابن سعد کہ پاؤں و مراد</p>
--	---



<p>             باوجودیکہ کتنی تھی کہ کیچہ نکار ہے              لاشوں کو رنین گاڑی سجادنی کہا              بالی سیکہ کتنی تھی گستاہی دم میرا              کیا لیلی تو سیکہ سی پوچھا نہ پدی              آخر کو دی سیکہ فی غم میں پدر کی جان              خالق سی ای نفیس عالجی مانگنا              اکبر لی تو مرحم زخم جگر سے              افسوس آج خاکین کیا کیا گھر سے              بوقید میں ہی جگہ نہ آتاں پدر کے              اوسنی کیا بھی میری بابا کا گھر سے              اس عمر میں کسی کو نہ داغ پدر کے              پہلی دعا یہ کر کہ زبان کو اثر سے           </p>	
--	--

### سلام نفیس

<p>             سلامی دلی ہی کیفیت اپنی سینہ              حلاوی علی ہی اس ابلینہ میں           </p>	
---	--

### مطلع

<p>             گران بہا ہی جو اس ہمارے سینہ میں              جہان گلاب خجالت سی پانی پانی ہی              بہرا ہی نور دلائی علی ہی خاندول              فساد و نفیس ہی رکھ پاک خدا دل اپنا              سفر کیا شبہ دالانی شیر تار تار              حسین کو تہ ملا تین روز قطرہ آب              بہرا ہی نور دلائی علی ہی خانہ دل              عزیز و درو کہ ماہ محرم آپہنچا              بہر ہی ہی دولت مادر ایسی عزیز میں              وہ بوئی خوش ہی رخ شاد کی پسین              ترپ ہی دور بخض کی میری لکین میں              بڑا ہی حبیب اگر جرم ہو لکین میں              مدینہ کٹ گیا شعبان کی مہینہ میں              بہا و خون دل انگونی بالی ہی میں              ترپ ہی دور بخض کی میری لکین میں              حسین ذبح ہوئی میں ایسی مہین میں           </p>	
--	--

قطعہ

سلامی دلی ہی کیفیت اپنی سینہ  
 حلاوی علی ہی اس ابلینہ میں

کہا امام فی اہل وطن ہی وقت سفر یہ ہی میرا سفر آخری خدا حافظ لکھا ہی کا تب کیا روضہ رسول کریم پڑی میں خاک کی اس شانسی علی اکبر حسین خمیہ میں لائی میں رسی لاش سپر	تہا ری جبر کی میں داغ سی سنہین حسین پہر کی نہ آئی گا اب مدینہ میں گئی جو لٹ کی بنی کی حرم مدینہ میں گلی میں تیری برجی کا پل ہی سنہین لو میں تہے قبا اور عجاپ سنہین
--	--

## قطعہ

کہ راہ کی شب عاشور کبھی تھی صغرا بلا کی نہیں میرے بابا جان پیاسی تر غضب کی دھوب تھی اندری گئی ہر ایک یہ کہتا تھا شیر میں زبلا زمین مار یہ میں اکی تھی زہرا حسین کبھی تھی اچھی چشم آب پاشی کر نفیس ننگہ لولہ سی بچائی رکھہ پہلو	کہ آج اوٹتا ہی رہ رہ کی ورسین پتھر ہی حلق پہ چلتی ہی پانی پانی میں کہ دو لی جاتی تھی بدبختی پانی میں دل و جگر کا کوبہ رہا ہی سنہین گڑی ہوئی میں میری لالی اس فتنہ میں عطش نے آگ لگا دی ہی میری سنہین کین نہ ٹھیس لگی دلی آگنہ میں
--	---

## سلام نفیس

خلد دیکھ لائیگی مداحی سرور مجکو	بدلی ہر بیت کی بلجائیگا اک گہر مجکو
---------------------------------	-------------------------------------

## مطلع

خاک سجھا میں اگر باغ لگا ز مجکو تخت شاہنکی تہنا نہیں ای مالک بیکلی پانی غم شپیر میں جی دوب گیا	کہ دیانخر کی دولت نی تو نگر مجکو قبر بلجائی قبریب و سرور مجکو اس قدر آب حجالت نے کیا تر مجکو
--	--

<p>             کما بانونی گوارا نہیں بھی کافراق              کستی تھی شاہ کہ تنہائی میں گہرا ہوا              شاہ کستی تھی کہ عباس کو جب لکھا ہوا              کستی تھی فاطمہ صغیر کہ ہلکا یا وعدہ              غم سعدیتا کید تھی یہیہ عالم کی              کستی تھی شاہ کہ ایک سری یہ کیا اور              بانو کستی تھی نہ کلی کو ہی حسرت دلی              ذبح کی وقت کما شہنی کہ تنہائی ہے              شہنی قاتل سے کما ہوگی قیامت پر              کما ازینب نی کہ سچ جائیگا ہوائی گلا              کما عابدنی کہ غیرت سے بن کر لکھا ہوا              کما ازینب نی کہ صد شکر یہیہ نوبت ہو              اونٹ سے لگ کر یہیہ زینب کے کما ہی ہوا              سنوئی گوشہ عزت میں ہوں سطر جہاں           </p>	<p>             دفن کر دو کوئی اکبر کے برابر مجھ کو              بہر حق پاس بلا کو علی اکبر مجھ کو              یاد آجاتی ہے تب شوکت جہد مجھ کو              لیدی آئی نہ بیہا علی اکبر مجھ کو              بیجیدی کاٹ کی جلدی سرور مجھ کو              دون تیری راہ میں گر لاکھ کین مجھ کو              پاؤں چلنا نہ دیکھا یا علی اصغر مجھ کو              اک ہمد تم نظر آیا یہیہ خیر مجھ کو              دیکھا یا انگلی جو زینب تہہ خیر مجھ کو              کوئی لیجا کی بہادی تہہ خیر مجھ کو              دفن کوئی نہیں دیتی تن سرور مجھ کو              کہ ترس کما کی ہر اک تیا ہی یاد مجھ کو              میری ہائیکا دیکھا دو تن بیہر مجھ کو              کین دیتا نہیں آرام مقدر مجھ کو           </p>
---	--

### سلام میرٹھیس

<p>             فوق ہی جس کی گدا کو شاہ پر              ہی انہیں بند و کا حق اللہ پر              جہاں میں صاف روی ماہ پر              مل گئی خست جب آیا راہ پر           </p>	<p>             مجرئی صدقہ ہو اوس درگاہ پر              خاص گان کبریا میں بخت پر              چہرہ اکبر سے کیا تشبیہ دون              مدون جرجری ہنگام پر           </p>
--	--

## قطعہ

جب سربیرا تعلم آئے سنے	طغۂ زن تہاروی روشن چاہ پر
کہتی تھیں پر بیان سلیمان کی قسم	حضرت یوسف کٹری ہین چاہ پر
لاشہ حضرت پر اٹھا قبلہ رو	دوبوپ تھی خیر النساء کی ماہ پر
ظایران کر بلاؤ نیو	سایہ شبیر کئی تھے شاہ پر
دوبوپ مین رو کی جو حضرت کی پیہر	آگیا بدلی کا کڑا ماہ پر
جب بندہ مسہر تو قاسم کی کما	سوت ہنستی ہے ہماری بیاہ پر

## قطعہ

جب چلی شہر استقبال خر	غل تھا صدقی سید و چاہ پر
خرنی بیٹی سے کما ای نور عین	دوڑ کر سر رکھ دی پای شاہ پر
چاہ پیاسی تک تھیں آتا کبھے	دوڑ کر جا کڑی پیاس چاہ پر
بخشش و بہت عطا و عدل و داد	ختم ہے آل رسول اللہ پر

## قطعہ

شاہ کہتی تھی کہ فانی ہی جہان	لوگ کیوں مہرتی ہیں حب چاہ پر
مال ہی کیا گر کوئی مانگے تو ہم	جان دیتی ہیں خدا کی راہ پر
پیاس فاقی بکسی اندھے قید	ظلم حق آل رسول اللہ پر
اہل دنیا سی نہیں مطلب انیس	یہاں تو کل سبہ فقط اللہ پر

## سلام میسر نہیں

عمر نہ کاگر داغ دل پر رہے	سلامی کی کبھی ستور رہے
---------------------------	------------------------



ایک افسانہ بیکی رہ گیا پس گو ہتی زینب کی چوٹی اٹھے صبا لیک جاسیرے پھوٹو کی بو	نہ قاتل رہا اور نہ سرور رہے نڑائی میں دو نو برابر رہے دماغِ عدو بھی معطر رہے
---	--

قطرہ

عمری کھانوح نے ہے ضرور جو مرضی ہو تیری تو کو نہ تملک کھاشمر نے اس طرح کو یثو ہیں حکیم ہے حاکم شاہ کا بدن گنل گیا مثل تیغ امیل ملین کے شرابِ ملور کی جام فقیر و نکی کیا موت کیا زندگی کیسی لاش اودھائی کبھی رو دیا قیامت ہی کفار سیراب ہوں وہی آدمی جس کا رخسار خیر خازنہ اودھانا ہی اجاب کو چراغِ امنِ عدو او سکون نیزہ یہ آہ نہ کمالی برس دن ہی یا نکی ہو ا نہ پیدل آئیو یا تہ ہرگز ایس	اگر پردہ آل اطہر رہے محاذِ مین ز تہرا کی دختر رہے اگر سپر کسی نہ چادر رہے کہ بلو عین زینب کھلی سر رہے نہ کس بل رہا اور نہ جو ہر رہے گر خب ساقی کو شر رہے جگہ جس جگہ پائی دمان مر رہے ایسی شغل میں شاہ دن بہر رہے گر تشنہ مختار کو شر رہے بشرہ جو دنیا میں بی شر رہے نسب ہے اگر جسم لاغر رہے محمد کی زانو پہ جو سر رہے بہت کم زمانے میں اصغر رہے فقیری میں ہی دل تو نگر رہے
---	---

سلام مولس

مجرای جو فقیر در مرتضای ہین	محتاج وہ وزیر کی نہ بادشاہ کی ہین
-----------------------------	-----------------------------------

مطلع

مجرای سچ ہی خاص وہ بندہ خدا کی تیر	خلد از گاہی مکان جو مین کر بلا کی تیر
------------------------------------	---------------------------------------

مطلع

کیا تجھی مشرف رہ صبر و رضا کی ہین	مستوق ہین وہ سب کہ جو عاشق کی تیر
ہوئی ہین مصطفیٰ علی آ کی خود شریک	کیا مرتبہ حسین کے نرم عزرا کی ہین
ہی ایکہ از دہن صد و پنجاہ حج کا اجر	عاجی ہین وہ بزرگ جو زائر رضا کی ہین
الہدیٰ زور حق و زخیر ہین آج تک	پانچون نشان پنجم شیر خدا کی ہین
پانی ہوا جو بند تو شیر نے کھا	اب یہاں آج ہی ہم کر بلا کے ہین
کتنی تھی شاہ لاشوں سے شہیاری ہین	یہ تو نہاں سب چین مرتضای ہین
فرمایا شہنی چاند محرم کا دیکھ کر	اب دین بہت قریب ہماری تضا کی تیر

قطعہ

عرضی ہین شہ کو تسلیم بکس نے یہ لکھا	سب دوست ہین زید کی دشمن سکندر تیر
گر چیل چکی ادون آب تو بہر چائی ہین	ای فاطمہ کی لال چلن یہاں دعا کی تیر

قطعہ

فرمایا گا خدا یہ ملائکہ سی روز خوشتر	لائق یہ لوگ بخشش و اطف و عطای تیر
یہ جاو انکو خلدین او کو بہشت ہین	زوار و حستین کے ہین یہ رضا کی ہین

قطعہ

زینب فی ہند سی کہا کتنی ہین کسکو ہین	وزرات سامنی ہین رنج و بلا کی ہین
--------------------------------------	----------------------------------

ایک کفن لائیں مان جائی کویری	شکری زمین چہ جسم شہ کر بلا کے ہیں
دنیائیں آج بہائی ہیں کاسی اکیالی	محتاج وہ کفن کے اور ہم بی رو اکی ہیں
بولی سیکند دست علمدار دیکھ کر	ہی ہی یہ دونو ہاتھ تو میری چپاکی ہیں
مولس ہی کہیں گے ملائیک سی قبرین	شب پیر کی غلام ہیں بندی خدا کی ہیں

### سلام مولس

مجرای جو مرغض ہیں طالب والی ہیں	شاق سب جہانیں خاک شفا کی ہیں
---------------------------------	------------------------------

### مطلع

ای مجری غلام ہم اوس بادشاہ کی تیر	محتاج بادشاہ ہی جیسے گدا کی ہیں
کلی بصر نریل مرض و افق فشار	کیا مرتی جہانیں خاک شفا کی ہیں
ہم تک سنبیل کی آئو مان ای فشار قمر	صری کفن میں بیان کی خاک شفا کی ہیں
او کی زبان ہی فخر کی لذت سی کامیاب	جو آشنا جہانیں بھر فشار کی ہیں
دولت جد ہر ہی اہل ہوس کے ہیں مولیٰ	دنی پرست دیکھنی والی ہوا کی ہیں
کوشش عبت ہی پاؤں کو سیلا کی مٹیہ	پونچھ گار زرق ہاتھ نہ اردن خلکی تیر
گردش سے آسمان کی جلی کیا کیا زور	دانہ سبھی پسے ہوئی اس کیسا کی ہیں
لی آصبا ان آنگون تک ذم کی قدم کی	جوشل بوی گل سفری کر بلا کی ہیں
ای خر گیا کمانسی کمان تو نہ ہی نصیب	قائل جہان میں سب تیری بخت سیکار
حور و قصور دیدہ انہارہ باغ خلد	یہ سب مخرجین کے غفل دعا کی ہیں
دوش نبی کنار علی سینہ بتولی	گوارہ یہ نہیرہ خیر الورا کی ہیں
تغوی کی زخم فاقہ کشی شدت عطش	وہ چین ابتدا کی یہ دو کہ انتہا کی ہیں

دولہ فی جب دولہن ہی کہا بات کہہ کر	انہی پہر محال کہ لعین قضا کے ہیں
مان فی کہا کہ صدق گئی نصیحت و شرط	کیونکر کرے یہ بات ابھی نہ چاکی ہیں
سہماؤ بی بیو انہیں ٹٹا ہے میرا گھر	طالب نہی دولہن سے یہ لڑائی نہاکی ہیں
بانوئی تب کہا کوئی مر جائی یا جیے	انکو کسی ہی کیا ہی یہ عاشق چچا کی ہیں

قطعہ

بہکایا شہر نے تو یہ عباس نے کہا	آقا کو چوڑنا یہ چلن بیو خاکی ہیں
فاقہ رہی اگر تو ہو دی جو بانی نہیں نہیں	پابند ہم قناعت صبر و رضا کی ہیں
چاہیں تو ایک دم میں کرین فوج کو فنا	جو ہر ہمارے تیغ میں سیف خدا کی ہیں
نہاں شعیر کھاتا ہوتا جو صورت فقیر	ادبی شعور ہم پسراوس بادشاہ کی ہیں
ہو گیا یہ فقر قہری انبیا کا فخر	چلی ہیں بلاسیم جو چلن اولیا کے ہیں
فاقہ نکلی قدر کیا ہی تجھی اوشکم پرست	بوجہ اولیائے جو غلام شہ کر بلا کی ہیں
اونکی زبان ہی فقر کی دولت سی یا	ہوا آشنا جانین بجز فست کی ہیں
تیرا زید بخش کجا اور کیا حسین	پای کاں وہ کوم جو رہتی ہما کی ہیں
دو تر تہون کو کھود کی ظالم تباہی	وہ استخوان شاہ کی زمین یہ گدا کی ہیں
تالین بادشاہ کو حاصل ہو کب یہ فقر	سجی کو دیکھ لو یہ گہر میں خدا کی ہیں
بہا لادیکھا کی ارزق شامی لی یہ کہا	اسکی زبانین دنگ زبان قضا کی ہیں
نیزہ اوڑا کی نیزہ سے قاسم فی دی صدا	ظالم یہ بند نیزہ مشکل کشا کے ہیں
محشر میں روکی حق سے یہ کہیں گے جب	پروردگار اشک بیلہ لغز کی ہیں
اینگی تب نہا انہیں قوت میں دوست	خود شتری ہم اس گہری بہا کی ہیں



گیسوی شد کو شک منتن باز نہ تہا نہ تھا  
 کو نہ بین لوگ ویکسی کستی تھی دوسرے  
 کستی تھی ماتہ ملکی یہہ ماہر کہ وہ غضب  
 اعدائی جب کیا دیت خون شہ کا دکھ  
 ہوتی ہیں مصطفیٰ و علی آئی خود شریک  
 کستی تھی فاطمہ بھی کیونکہ پیاری ہوں  
 کستا تہا کہ اب نہیں دنیا لسی کچھ غنا  
 جبکی غلام تھی نہ دگین گے فرات پر  
 دنیا میں وائلسی آئی پایا کستی ہیں  
 غدار دیو ناو و جفا کار و بی ثبات  
 ای جان تجھی ہو گا فراق ایک نہ ضرور  
 کستی ہیں لوگ شمس قمر خنکو خلق میں  
 بحر عطا صاحب عنایت محیط فیض  
 ہی اک ہزار درنہ صد و پنجاہ حج کا اجر  
 ہستی ہیں آہ سرد کی ہمراہ اشک گرم  
 قاسم حرم ہی کستی تھی ہندی ہی کیا مڑ  
 پانی ہو جو بند تو شبیر نے کہا  
 کستی تھی شاہ لاشولسی بشیار ائی ہیں  
 کستی تھیں بی بیان نہ نہیں بے رو اکثر

عراج آپ معترف اپنے خطا کی ہیں  
 محتاج اہلبیت نبی اک ردا کی ہیں  
 باز در سنین و فقر شکل کشا کی ہیں  
 بو الاسم حسین یہہ کلمہ رب کے ہیں  
 کیا مری حسین کی بزم غرا کی ہیں  
 یہہ لوگ جان خار میری دلربا کی ہیں  
 شتاق ہم بہشت برین کی ہوا کی ہیں  
 پیرو خدا کی فضل سی دس پیشوا کی ہیں  
 جو اسمین تہا میں وہ موندہ میں ہلا کی ہیں  
 غافل یہہ نام سبب ای ہمان ملکی ہیں  
 کیا اپنا اختیار کہ بعین قضا کی ہیں  
 مولایہہ و نشان تیری نقش پا کی ہیں  
 یہہ نام سبب حسین کے دست سخا کی ہیں  
 حاجی ہیں وہ بزرگ جو زائر رضا کی ہیں  
 بو چار آنسو وکی ہی چونکی ہوا کی ہیں  
 شایق یہہ ماتہ پاؤں لوکی خاک کی ہیں  
 اب ہمان آج سے ہم کہ بلا کے ہیں  
 یہہ نو نہال سبب چمن مرتضیٰ کی ہیں  
 لوگو ہم اہلبیت رسول خدا کی ہیں

سر رشته جن سی دین کا محکم ہی خلق تیر  
 ہو کیون نہ دستگیر دو عالم علی کا نام  
 جس شے کی ہو طلب درجید زحلی و لا  
 کتی ہیں لوگ دیکھ کے رائد و نکا قافلا  
 حاکم سے شمرنی کہا دیکھا کی کشتیاں  
 گناہی یہ وہ دامن کا یہ سہلہ و ترہنی  
 اکبر کا ہی یہ خود یہ عباس کے زرہ  
 دیکھ ای امیرہ سر زینب کی ہی روا  
 ہیں ایک ریمان میں جو یہ گوہر تہیم  
 سخاک فی کہا انہیں لیجا کی قید کرا  
 بولا کوئی کہ رحم کرا اب انیسری امیر  
 صفحہ سی بی بیوں فی یہ سر بیٹ کو کہا  
 داغ جگر نشان رسن کالی پیر ہیں  
 فرمای گا خدایہ ملا یک سے روز شتر  
 لیجا او انکو خلد میں انکو بشت میں  
 فرمایا شہ فی چاند محرم کا دیکھ کر  
 اب بند سی ہیں بھی بولا ای زمین طوں  
 فاقہ تماقین و نکا جو فضل فی آنکر  
 ہنکر کر کہا علی نے کہ ہم وہ فقیر ہیں

اظالموں وہ تار بہاری رو کی ہیں  
 لاکوں ہی ماتہ ماتہ میں دست خالی تر  
 سلطان ہی سب گدا اوشی دولت سرتی  
 یہ بیو طن لٹی ہوئی سب کر ملا کی تین  
 کپڑی یہ سب لٹی ہوئی ل عبا کی مین  
 قیاس سب یہ قاسم ناکہ خدا کی ہیں  
 ٹکڑی یہ خون بہری ہوئی شہ کی عبا کی تر  
 بیونہ جبین چادہ زخیر النساء کے مین  
 سب رشتہ و احضرت خیر الوری کی ہیں  
 دشمن کے ہوں جو دوست وہ قابل شکر  
 بندی ہیں کو یہ لوگ پہ بند ہی خدا ہیں  
 ہم سو گوار و زخیر النساء کے ہیں  
 لوبی بی تحفہ جات یہ سب کر ملا کی ہیں  
 لایق یہ لوگ بخشش و لطف عطا کی ہیں  
 زوار یہ حسین کے ہیں وہ رضا کی ہیں  
 اب دن بہت قریب ہماری فضا کی ہیں  
 شایق طواف رب ت موی رضا کی ہیں  
 سولاسی عرض کی کہ یہ ٹکڑے طلا ہیں  
 خاک قدم میں جسکی اثر کیما کی ہیں

<p>پناز میں تبتی خزانہ خدا کی ہیں          سب دوست ہیں نیریدی دشمن خدا ہیں          ای فاطمہ کے لال چلن یہاں دعا کی ہیں          دوزخات سامنی ہی سوخ و بلا کے ہیں          تکرری زمین پہ جسم شہ کر بلا کے ہیں          محتاج وہ کفن کے ہیں اور ہم ردا کی ہیں          دکھلا دی تو اسی جو شہ ف اس گدہ ہیں          مالک ہم اس دغینہ لا انتہا کے ہیں          آئی صدا یہ اس سے کہ ہم تر قضا کی ہیں          ہی ہی یہ دونو ماتہ تو میری چپا کی ہیں          محتاج اہلبیت نبی اک ردا کی ہیں          شب پیر کے غلام ہیں بندہ خدا کی ہیں</p>	<p>پردہ ہی کیا زبان میری اذکی کلید بحر          مرضی میں شہ کو مسلم بی پرے یہ لکھا          گر چل چکی ہوں آپ تو پہر جای وطن          زینب فی ہندی کہا کتنی ہیں کسکو چین          اتیک کفن طائیں باجہای کو میری          ویشا میں آج بہائی ہوں کا ہی ایک سا          فرما کی یہ زمین ہی اشارہ کیا کہ ہاں          اوگلا زمین فی کنج تو مولانی یہ کہا          فضلہ فی تب کہا تیرا مختار کو ن ہے          بولی سکینہ دست عکدار دیکھ کر          کوڑ کی لوگ دیکھ کر کتنی تھی باغیب          سوکس ہی کہیں گی ملا یک سی قبر میں</p>
---	--

### سلام مولنس

<p>جس طرح پای نور سلیمان کی سامنی          ہی لطف اس سخن کا خندان کی سامنی          نالی کروں جو بلبل بستا کی سامنی          کیا تری ابرو دیدہ گر پانکے سامنی          ہر دم جگر ہی خنجر بران کی سامنی</p>	<p>پہونچی یہ نظم یوں شہ ولیتان کے سامنی          بسا مع خوشی ہوں بزم میں ناوان کی سامنی          صدی سی دل و دہنم ہوں منتھار کی سامنی          ساری برس برستا ہی یہ دروہ خند کی سامنی          راحت نہیں تصور قتل حسین کے سامنی</p>
--	---

عباس نامور کو ملا جب نشان فوج	مجر کو چمکی شہ ذیشان کی سانسے
ایک برق نوز کو زندہ گئی زیر آسمان	چکا علم جو مہر و رخسار کی سانسے
روباہ بن گئی تھی سنگرم و غنا	سید انجمن ابن پیغمبر و انکی سانسے
وہشت سی بہا کی جاتی تھی روباہ کھیر	کیونکر ٹھرتی شیر نیشا کی سانسے

## قطعہ

جہاں لوہن امام کی خدمت میں تھی	اونا غلام جیسی ہو سلاطین کی سانسے
جب تک نیت غلام سی باز و ہوئی جدا	سینہ سپہری شہ ذیشان کی سانسے
ہر دم کینہ لاتی تھی لیکن کیواسے	خالی شوروی اصغر نادان کی سانسے
رو کر میں سی کہتی تھی حضرت کی بزدلی	ہم فوج ہونگی عصر کو امان کے سانسے
کیا غلام و جوری کہ ہوا نہیں بلکناہ	خون امام قوم مسلمان کے سانسے
خوبی کے شمر کتا تھا لہجہ حسین	رکھ کر سنا نہ زینب نشان کی سانسے

## قطعہ

پر یونین غل تھا لاشہ سپہر و غضب	السانہ یہ ستم ہوئی انسان کی سانسے
مارا سی ابن ساقی کو شتر کو تشہ و لب	فریاد ہم کرینگے سلیمان کی سانسے
فوج حلال میں تو یہ حکم رسول ہے	جیوان کا خون بہا و نہ جیوان کے سانسے
داس ترنا کہ فاطمہ سہیلی رہے	پیا سی حسین و سچ ہوئی انکی سانسے

## قطعہ

رکھ لی اوٹھائی سہ بہ اوٹھ پیر جانی	مصحف جیب آئی صاحب ایمان کی سانسے
نیچی سر حسین ہوا و رکعت پر نیر لہ	پہلائی پاؤں پٹیا ہی قمر کی سانسے



النس یہ از روی کہ اس نظم کو بیرون  
 جا کر مزار شاہ شہید کن کہ سن

جاکر خسار شاہ شہید ان کے

سلاطین

ہو چیم جسطرح قصراء شاہ کی سنانے

۲۔ اسی حسرت کو چھوڑ دینا مین کی غماز ۲

۳  
 خلیفہ بین داغونکی گل اس میں شائو کو ہم یہ بدیہ لیک جانی علی ساسی

۴۱. دار کا درہی کو میں پورہ والی سامی

وہ آدمی ارادت کی دو درجہ کو پہنچ کر

جب انصار پہنچے تو کسی نے چکارا کیا  
 کہ کشتہ کار گزرتے ہو کہ ایک جیش

قطعه

۱۰۰

۸ دہائی کی گاتوشاہ کی بیلا کی سہ

مجموعہ کہتا ہے کہ آفاقہ رفاقت چھوڑ دو ۹ یہ دغا بازی کی بابتیں بادشاہ کی ساسی

بغیر ہجرتی نہیں ہم بادشا کی سنے ۱۰ ہاتھ پہلائی تو فکر کیا گدا کے سنے

ماہیہ پہلائی تو فکر کیا گدا کے سامنے

کیون نہ دب جلیں تو نگراہ شاہ کی سنا  
آسمان کو فوق کیا عرش علما کی سنا

و یکدگر سومی فلک گردن جبکا آبی ۱۲ طوق جب آیا مریض کربلا کی سینه

تیری بندی اور امام بیت شکر کے بر غلام  
۱۳ شکر کی دن ہم یہ کہہ گئی تھی خدا کی سزا

روزہ شدہ سی صد الہی پیکر فرار کو ۱۴ دیکھ یہاں پاپ ارجاہ شدہ ہی عالمی پاسا

ولمعه همان پاپ ارجا بستی همی عالمی است

۱۵	حرّی بیسی ہی کہا لاہوت کو اپنی باندھ کر	ایوں چلوخت دل مشکل کشا کی سنا
۱۶	کیا سخاوت تھی کہ چپ چپ کر علی کا نام	اپنے بچاتی تھی روئی ہر گدا کی سامنی
۱۷	فاصلہ کیا ہی دوسرے بیوی اور ہر داخل ہوئی	کر باجنت کی جنت کمر لایا کی سامنے
۱۸	جب سیکھ کی زبان میں بد سانس کا نشی	سہر جھکا کی مشک لی آئی عیا کی سامنے
۱۹	حشر میں لیکٹ اور ہو گا حشر حشر غلطہ	لانیگی شہ کا سر عیون <sup>اللہ</sup> گدا کی سامنی
۲۰	ظالموں کی جب رسن باندھی گئیں بٹناہ	سب کی عقدی گٹل گئی مشکل کشا کی سامنے

## قطعہ

۲۱	موج تھی ہی اپنے حضرت کی باندھی تھی	دے تون مردیا کیا وہ انبیا کی سامنی
۲۲	پر کسی ہی او کی بندش کا نہ عقدہ چل ہوا	دہ گردہ آخر کئی مشکل کشا کے سامنی
۲۳	کوڑیا بطن تھا تر غازی مگر اللہ نہ تھی	قلب روشن ہو گیا نور چلا کی سامنی
۲۴	روشنہ سرور میں پہنچا دی ہمار غلامی کو	بلتی رہتا ہوں میں باد صبا کی سامنی
۲۵	شمری کٹی تھی عابد چادر زینب چہرین	ماہتہ باندھی جائیگی مشکل کشا کی سامنی

## قطعہ

۲۶	جب بڑا جلا د سینہ پر تو حضرت کی کہا	روک لی اپنی رد آں عیا کی سامنے
۲۷	دوڑائی کی وہ مقتل میں کہ عاشق ہو چکا	ذبح کر چکے نہ بنت مر قضا کا سامنے
۲۸	کتنی تھی زینب تھیں بھی کچھ خیر کی بات	نگلی سر نکلی ہو نہیں اہل خطا کی سامنے
۲۹	اوس ہی زربقا ہی وراس گئے ہو کی ہر	قد رکھا کسی کی خاک شفا کی سامنے
۳۰	تہن رہنے پر گیا بیر میں گردن خم ہوئی	اتو جھک سجیدین اوسہ کشت خدا کی سامنے
۳۱	عزیز پر دست ملی چکا جواب نہ رہی	شیر کا کا سہ جب ایا عطف کی سامنے

تارک دنیا کو اسبابِ شہم ہی کیا غرض ترتیب سرور یہ جا کر خاک ہو باطنِ کس	تخت شاهی خاک ہی کم ہی گدا کی ساق ہی زبانیہ پیر و عاہر دمِ گدا کی ساق
سلام نس	
سہ خاتون قیامت جو کمار تبار ہی بائے خالی نہیں دولت سی عزا اور دلی	مجرئی شہر محرم میں پیار تھا ہے در شہواری رومال بہرارتا ہے
کہان پیدا ہوا حراور کہان دفن ہوا	خاک انسان کی جان ہو وہیں رہتا ہے
قطعہ	
شہر کی کتنی تجھاس نہ بہکا مجھ کو مصحف کعبہ میں ہی میں نہیں ہونیکا	جو خدا دار ہی آقا بہ نسا رہتا ہی طرفِ قبلہ رخ قبلہ مار تھا ہے
بانو کتنی تھی کہ صورت تو دیکھاؤ آکر بانو کتنی تھی مضر نہیں گہر میں صفرا	واری مان چاند ہی دور در چہار تھا جان جدار تھی ہی اور جسم جدار تھا
قطعہ	
کتنی تھی قوم اسد را نکو اس خجل میں رونی پیرتی ہی ہر اک لاش کے اوپر نہ ہا	رونی اور پیشی کا شور مچا رہا ہے جو کی دینی کو بیان شیر خدا رہا ہے
قطعہ	
مان ہی کتنی تھی سکینہ کہ گرہ کہلوادو کیا یہی رسم ہی دنیا میں جری جس کا پیر	دسمیرا رشی کی حلقہ میں گھاڑتا ہی یوہن کیا رسی میں طلق او کا بندہ رہتا
قطعہ	
بانو کتنی تھی کہ آویری پیارے اصغر	داری لبس تم میں پیرا وہیان کا رہا

جس کو تم قتل کی میدانی ہیر لائی تھے	دہی کرتا میری جیاتی پہ دہرا رہتا ہوں
سر شہی کا عابدی کہ دیکھو بابا	یہ پہر آب کارشی میں بند رہتا ہوں

## قطعہ

شمر کستا تا کہ عابد کو یہ شوق نماز	تید میں ہی طرف قبلہ جھکا رہتا ہے
اور یہ عبادت گاہی ہی کہ وقت تکبیر	پاؤں پیر میں نہ رسی میں گلا رہتا ہے
ہو گئی شہر دین گھر گھر خبر قتل حسین	خون ناحق کین دنیا میں چھپا رہتا ہے
ہی سید پوش جو کہ تہ تو ہوا یہ معلوم	ابن زہرا کا غرادر خدا رہتا ہے
ذات باری کو تو ای انس بقایا رہ نہ	شاہ رہتا ہی نہ دنیا میں گدا رہتا ہے

## سلام ملوس

نہیں ابر تر دیدہ تر سے بہتر	سلامی یہ جہیز کو تر سے بہتر
-----------------------------	-----------------------------

## مطلع

نہ خورشید ہی روئی حیدر سی بہتر	نہ زہرا ہی زہرائی اطہر سے بہتر
وہ آدم سے بہتر یہ حواسے افضل	وہ اعلاسی اعلا یہ بہتر سی بہتر
نہ فضہ سی افضل کوئی شاہزادی	نہ خاقان کوئی انکی قبر سی بہتر
غلام انکی گھر کا سلیمان سی افزون	گدا انکی در کا سکندر سے بہتر
عبادت سی بہتر ورشہ کا مسجد	طواف حج اکبر سے بہتر
کین طلی اگر شریں کر بلا کے	تو سمجھو نہیں ان پاؤں کو سر سے بہتر

## قطعہ

یہ کو تا ہی عقل دیکھو تو حاسد	سمجھتی ہیں غیر ذکو حیدر سے بہتر
-------------------------------	---------------------------------



بنی اور کدو دھوی اپنا کرتے	بہلا کوئی کشتی ہی برادر سے بہتر
وہ دنیا کی سب سے اور یہ عقیدہ کی دولت	نہیں سلطنت مدح مقرر سی بہتر

قطعہ

زہی آوج اقبال عباس غازی	کہ ہنرہ سے آعلیٰ بن جعفر سے بہتر
بہلا ذکر کیا انکی شک و علم کا	وہ طوباسی آعلیٰ یہ کوثر سے بہتر
علم ہی نہیں خوب شہیر تھا کے	نہیں تخت طاووس منبر سے بہتر

قطعہ

لب شاہ ویکھی تو حاکم پکارا	یہ زنگت میں بین لعل احمدی بہتر
کیا پھر چڑھے ٹھاکر لبوں کو	یہ دندان بھی بین سلک گوہر سے بہتر

قطعہ

زہی خاکساری کہ کتنے عابد	یہ فرش زمین ہی شجر سے بہتر
یہ خاکشاک زندان ہی نعل سی عمدہ	یہ کانٹے ہیں پو تو نکی بستی بہتر

قطعہ

چن میں یہ قمر سی کتنی تھی بلبل	کوئی گل نہیں روی اکبر سے بہتر
وہ بل کما ہی زلفین میں سنبل سی بالا	وہ شمشاد قد ہی صنوبر سے بہتر

قطعہ

عجب فوج تھی فوج سبط پیکر	کہ میں ماہ دو جبین بہتری بہتر
نہ عباس صاحب ملدار ہو گا	نہ سالار ہو ویکا اکبر سے بہتر
ہو واجب محبوب فن خاک شفا میں	ماہ جبین آغوش مادر سے بہتر

نہ  
کلیں  
نہ

## قطعہ

یہ کہتی تھی قدسی کہ ایوان گردون	نہیں روضہ ابن جدار سے بہتر
یہ گنبد ہی عرشِ معلّا سے اعلّا	یہ شمشہ ہے مہرِ منور سے بہتر
یہ تختِ جگر لعل سے قیمتی ہیں	یہ اشکو کی قطری ہیں گوہری بہتر

## قطعہ

نہ غم دوست کا ہی نہ دشمن کا کٹکا	نہیں کوئی گہرِ قبر کی گہر سے بہتر
بہ آرام سوتی ہیں سب سی کناری	یہ گوشہ ہی آغوشِ باد سے بہتر
کاشہ لائی گئی ہی نذرِ خالق	کوئی شہی نہیں جسمِ مین سے بہتر
غریبی میں مسلم کہ بیٹوں کے خاطر	کفن ہے نہ دریا کی چادر سے بہتر
زہی یادہ کر بلائے معلّا	اسی راہ میں پاؤں ہیں سکر بہتر
کما شہنی سہ نذرِ خالق کرینگے	کہ ہدیہ ہے یہ جسمِ لاغر سے بہتر
ندا آئی دو نوہینِ منظور بارے	یہ سہرتن سے بہتر ہی تن سکر بہتر
کہاں جا میں ہم روضہ شہی لائیں	بہلا کونسا گہری اس گہر سے بہتر
جو کی فکر ای آنسِ حدی زیادہ	نیا یا کسیکو پیئیر سے بہتر

## سلام آتش

سہ فخر تا آسمان بڑہ گیا	شہارِ تبتہ بدج خوان بڑہ گیا
-------------------------	-----------------------------

## مطلع

بلاغت سی ادج زبان بڑہ گیا	فصاحت سے لطیف زبان بڑہ گیا
دورِ روضہ شہ کا اندر سے ادج	کہ کرسی سی ہی آسمان بڑہ گیا

قطعه

کمانسی وہ غازی کمان بڑہ گیا	زہی ادج اقبال خر جرس
غزیرہ نے بھی جہان بڑہ گیا	پس کی طرح اونکو روئی حسین
یہ تیراں قدر یکمان بڑہ گیا	ہو اداک آہ گردون سے پار
ہو اسی ہی وہ خوش خان بڑہ گیا	رکارن بین دم بہرہ اسب حسین
جدہ شیر سادہ جوان بڑہ گیا	اولت دین صغیر رنگی عباس نے
کہ گردونے شور فغان بڑہ گیا	یہ ماتم ہوا بعد قتل حسین
اوسی دن سی لطیف بیان بڑہ گیا	زبان سے جو کی مدح سائی شاہ
جو انون سے بھی بی زبان بڑہ گیا	ہوا پہلی اصغر سے اکبر شہید
کئی ماتم شہ کانشان بڑہ گیا	ملایا جو طوبی سے عباس نے

قطعه

کہ درود دل ناتوان بڑہ گیا	ہوا قتل اصغر کمان کو یہ غم
تراودہ ای بے زبان بڑہ گیا	کتاب پلاؤ کی کس کو بین شیر

قطعه

کہ ضعف تن ناتوان بڑہ گیا	کہا شہ کی غم سے یہ عابد کا زور
کمری ہی طوق گران بڑہ گیا	رہی کیون نہ نگر سے گردنیں خم
تو شوق ہو کی زخم سان بڑہ گیا	دم نزع فریا جو دلبند شاہ
جراغ شہ الن جان بڑہ گیا	ہوا شور توڑا جو اکبر نے دم
جنگی تم اور کاروان بڑہ گیا	دم رحلت ای الن یہ غفلتیں

## سلام نفیس

علیکی تیغ چکی بار نا آعدا کی شکستین  
 غلامان علی و احمد و زهر کا حصہ ہے  
 نہال بارغ زہرا کی ہی الفت ہی شادی  
 چک ہی صاف رنگ لفت شد شیر کی  
 پیار تباہی سبط سید لولاک کا اہتم  
 بسی ہی نکست گیسوی خوشبو کی گل زہرا  
 وہی صافی وہی نامی وہی نعم وہی صاف  
 یہ ساری روشنی ہی نور حسن ماہ زہرا کی  
 لب شکلی شامین جو ضرای کب نہرت  
 سمند شہ میں جو سرعت ہی وہ چل ہی چل  
 وہم کوار تیغ شاہ مردان میر جاتی تھی  
 خوش تیزی چک کر بقی کی صورت ڈالی تھی  
 یہ سب ہی ذوالفقار حیدر کرار کی گتای  
 جلال حضرت جہانگیری کا عطا طہر ستا  
 ہمیں کیا ڈر علی اپنی نوا موم کو کیا شکست  
 معافی و رحمت میں ہمارا نام لکھائی  
 نمونہ میری محنت کا ہی جلوہ میری  
 جماعت گوہر و یاقوت صبح و شام کی سب

جل میں بدر میں سفین میں خندق میں  
 ارم میں خلد میں نسیم میں طوبائی میں  
 شرین شلخ میں بتی میں پنچہ میں گل تیز  
 زہر میں لہر میں لعل میں یاقوت احمر میں  
 زمیں میں آسمان میں ہوا میں بحر میں  
 اگر میں مشک میں عطر میں سنبھل میں  
 بیابان میں سفر میں شہر میں پردہ میں  
 کو اکب میں فلک میں بدر میں مہر میں  
 عسل میں شکر میں شیر میں قند کر میں  
 چلا وہ میں ہوا میں بار میں بجلی میں صہر میں  
 زہر میں چار آئینہ میں دستار میں کبوتر میں  
 چلتی میں جلم میں ڈالیں جو شبنم نصیر میں  
 اصالت میں چک میں کاش میں مہم میں  
 پروٹین مہر جو میں خولیں جو کی شہر میں  
 لحد میں شہر میں نیز انہیں بارغ میں جھڑ  
 قبالہ میں جل میں خط میں پردہ میں شہر میں  
 جبل میں شمشاد میں گلزار میں درخت میں  
 زمین میں پہاڑ میں رخسار میں صاف معطر



یہ ارباب سب سے بڑے تھے ان فرزند بے غیر گرمی تھی سیکڑوں ساکلی کاٹوں کا طرح سہم ہی سرد غولی کی شمشیر لگا یا پیرا تھانوں سب پر کی خوشی بہ بہ تھیں انھوں ہم بہن بہن اور لگا جان	تیر میں تیر میں شمشیر میں نیزہ میں گھمیں بازو میں پہلو میں صدر میں سر میں دھڑو نہیں سنائی جو بہ میں روائ میں قبائیں پیر میں میں سر کا عام میں تیر خراسان میں تخت میں دھڑو بھڑو میں
دربج سیاسا جو کیا فاطمہ کے پیار و نکو	سلام مولیٰ سزنگون رہتی میں یہ کوشت ہزار کو
حق سزا و تیار و دنیا میں جان غمار و نکو	مطلع سوز نہ کہی رہی کا آزارم غمار و نکو
کیا سخی حق فی کیا فاطمہ کے پیار و نکو	مطلع مولیٰ الیٰتی میں جنت کی خریدار و نکو
بدردیکھی علی اکبر کے غمخسار و نکو	مطلع منقل بہر میں اسبند کرمی غمار و نکو
شب جہز نہ انہیں ہوئی تازہ گرفتار و نکو	مطلع سہ بھڑو لگا لگا کر در کردیا دیوار و نکو
رتبہ کیا حق فی دیا لشکر غمخسار و نکو	مطلع دست فرگاہ میں رکھہ ان موتیوں کی راز و نکو
جی گئی وہ جو میری جانی دہر سرد پر آہنگی ازلی زیارت کو بھی مرتد میں	مطلع لگا لگاوت میا ہوا بیمار و نکو اور کیا مرتبہ اب چاہی زوار و نکو

<p>             سر کردی تھی دوزخ کو میں جیتے              خوف کیا مار جنم کا ہم او کی بین ظالم              میری تیغ کا ڈوڑھ تھا جیغ فاطمہ              اگر قوی تن تھی پسہ ازق شامی کی کر              کیوں نہ لکری تن قاسم ہو کہ سوار              خیم اکبر کا اشارہ تہادہ عیسیٰ میں ہو              شاد فخر ماتی تھی ای حرج بہت تیرے           </p>	<p>             آب جطرح بجا دیتا ہے انکار و نکو              آتش گل جو بنا دیتی ہیں انکار و نکو              جسنی تبیع کیا کاٹ سکے نہ نار و نکو              تیغ نوشادہ فی چورنگ کیا چار و نکو              جسم مجروح پہ دو اثر ادیا رہوار و نکو              حبلی دیکھی سے شفا ہوئی ہی بیمار و نکو              تہوڑی قبر و کی جگہ دی وطن اور و نکو           </p>
---	---

قطعہ

<p>             شاہ فرماتی تھی دیکر محی شبکی مہلیت              رات بہر سنگ چٹائی ہیں پی قتل              مشہکی ایک سہر کے لٹی کھلی تھی بڑا              بڑبڑتی جاتی تھی کھا کھا کی ادبی تلوار              شکن ایروی سرور سی جگر گنتی میں آہ              سخیان ظلم کی عابد پہ پیہ گزی ہیں گاہ              اس لٹی دشت میں چلتی تھی نہ بچ کر گاہ              دشت غریب میں ہی جاری ہا سجاد              لاکھ جھو کی سون کیا پیاسی نہیں نہ بچ              کر غرا دار میں حضرت کی توان اشکونی              پہول چن لیتے چنگین میں مضمون کی           </p>	<p>             نید آئی نہیں تا صبح ستمگار و نکو              اب بجا نیکی میری خوین تلوار و نکو              زہر قاتل میں بچائی ہوئی تلوار و نکو              تہا بہ زخموں کا مرثیہ کی نکھوار و نکو              حق فی بخشا ہی یہ تہنہ انہیں تلوار و نکو              طوق در بخیر میں دیکھا نہیں بیمار و نکو              کہ قدیموسی کی حسرت نہ رہی خار و نکو              رشک گل خون کھٹ پاسے کیا نار و نکو              آفرین سید مظلوم کی غمخوار و نکو              ہم بجا دینی جنم تیری انکار و نکو              ہم وہ گلچین نہیں بلبل جو مٹی خار و نکو           </p>
---	--

گماشتہ بزم غرامین جو چمکتا ہوں کبھی	بلبلین پونچھ کے رہ جاتی ہیں متنازعہ
حشر تک انکی چمک میں نہ زوال آئی گا	دیکھ اے جان سیری السونلی تارونکو
اشتبہ شاہ جو اڑاتا تھا تو کہتی تھی ملک	دیکھ یا مال نہ کر غاشیہ برقرار و نکو

### قطعہ

لاش سرورسی یہ مقل من سکنتہ فی کہا	بابا جان اوٹھ کی سنراوی تم کارونکو
دم غارت بھی بے جرم طمانچی ہارے	آپ دیکھیں یہ سوجی ہوئی خرابو
وہ رسن اور وہ سکینہ کا گلا او ویلا	رحم بچو نہ ہی آیا نہ تم کا رو نکو
آج بھی تھی دلاور قدم عابد کے	رکھ لیا آنکھوں پہ مٹر گانکی طرح خارونکو
لی گیا یوں حرم شاہ کو دربار میں شمر	حس طرح باندہ کی لاتی میں گنگارونکو
تھی شب گوری بدتر شب مار زندان	نظر آتی تھی نہ تار ہی گریفتارونکو
سنگی غل رو نیگا اس بزم میں کتنی تھی	حق سلامت رکھی بلیکس کے عزادارونکو
صفت بوی گل اس باغ سی جانانوس	کہ جوازہ ہی تیرا بار ہنو یا ر و نکو

### سلام ہولس

سلامی غم مہربان رہ گیا	میں تنہا پس کاروان رہ گیا
------------------------	---------------------------

### مطلع

نہ دارانہ صاحب قرآن رہ گیا	فقط تربتوں نکاشن رہ گیا
ذرا دیکھنا انجام کار بشر	کھاٹے یہ آیا کہاں رہ گیا
مرقعہ ہے دنیا کا حیرت کی جا	راہیں میں جو جہان رہ گیا
کیا عصمت فاطمہ کا جو ذکر	سخن چھپ کی زیر زبان رہ گیا

<p>جلاسب جگرا درو ہوان رہ گیا          کہ روح القدس ہی جہاں رہ گیا          کوئی یہاں رہا اور کوئی دہان رہ گیا          ستاروں نے کم آسمان رہ گیا          کہ پیاسا میرا جہاں رہ گیا          زمین پر لحد کا نشان رہ گیا          کئی مانتہ کا یہ نشان رہ گیا          ترای میں شیر زیاں رہ گیا          وہ دریا پر تشنہ دہان رہ گیا</p>	<p>بہی آہ سوزان سی غمکی منو د          نئی بڑھ گئے دہانسی سمران میں          رنگی جا بجا انبیا کے قدم          زہری زہنت منزل مصطفیٰ          کما شہی کیوں کہ غم کہا دن میں          کیا سوے جنت عملہ ارشاد          الم خیرین پنجہ بائے علم          ہوا باگنی دہانگی عباس کو          لٹائی گا کوثر کو جو روز حشر</p>
--	---

قطعہ

<p>جگر بند حیدر جہاں رہ گیا          لیکن چلے بسے سب مکان رہ گیا</p>	<p>یہ کہتی تھی صغرا دہان لے چلو          بری لگم کو قسمت نے عالی کیا</p>
--	--

قطعہ

<p>ترپ کر دل نا تو ان رہ گیا          کہ ہر اکبر نو جوان رہ گیا          بتائیرا یوسف کہاں رہ گیا          ترپ کر وہ ابرو کہاں رہ گیا          ادھر کانپ کر آسمان رہ گیا          کلیجے سے اوٹھ کر دہوان رہ گیا</p>	<p>ملار نہیں شہ کو جو کوئل عقاب          کھا ائی فرس تو تو غالی پیرا          وہ جنگل میں نہ یہ یا کسی چاہ میں          لگا حلق اصغر پر جب تیر ظلم          اود دہر فون سے تر ترائی زمین          جلا نینہ دینا حو سجاد نے</p>
---	--



قطعہ

چپٹی قیدم سے جو زین البشاد	گلیمیں رس کا نشان رہ گیا
نہ عابد ہی اور نہ زندان رہا	نقطہ ذکر طوق گران رہ گیا

قطعہ

دم گر یہ کتنی تھی سجاد مائے	جوان مر گئے نبھان رہ گیا
مقدورین تھی یہ پیادہ روئے	گیا قافلہ ساربان رہ گیا
پہنچا ہی اب قافلہ تک محال	رہا جو پس کاروان رہ گیا

قطعہ

وطن میں جو کتا تھا سجاد سے	کو ان زہرا کان رہ گیا
علی کا پس کس طرف چل ب	کہہرا کہہ نوجوان رہ گیا
تو کتنی تھی مائدہ کہ سب سر گئے	بس ایک زندہ بین نیسان رہ گیا
کنگا رو نیا لئے تو کس چلے	یہ گردنہ بار گران رہ گیا

سلام مولیٰ

چشم پر خون پیر تھا ہی ہمارا دامن	داس گل کی طرح سرخ ہی ہوا دامن
----------------------------------	-------------------------------

مطلع

دکلی ٹکرونی ہر چشم فی سارا دامن	کل نئی ڈھونڈ کی گلچیں نے سندھ ادا
---------------------------------	-----------------------------------

مطلع

اتک گردی چکنا ہی جو سارا دامن	داس یاد بھاری ہی ہمارا دامن
روغم شاہ میں اسی چشم سدا صورت	خشب ہوسا ہی تو تیر ہود و بارہ دامن

<p>ساتھ ہی چاک گریبا کی سدا را دین          باندہ دو ابر کی دامن میں ہمارا دین          لاکھ کرے جای گریبا لسی کنارا دامن          غیرت دامن دریا ہے ہمارا دین          عنبرین ہو گیا اوس دشت کا سارا دین          بوکھن کی لئی حاضر ہے ہمارا دین          دال لی آنکھوں پہ جلد اوسم آرا دین          دہجیان ہو گیا سجاد کا سارا دین          صرصر ظلم لی اس شمع سجھو مارا دین          حشرین ماتم ہمارا ہی تمہارا دین          ہر گیارہ دولت عقیبا ہی ہمارا دین</p>	<p>ماہم حضرت شبیرین ثابت نہ رہا          بارش اشک میں مگر لاکھی ہی چٹیک پڑا          چونکہ غم ایسی چوڑی گانہ بی چاک نہ گئی          گوہر اشک غرا امین بہری رہتی ہیں          زین زلف علی اکبر کی جو خوشبو پھیلی          رو کی شہ کتنی تھی غربت میں مری ہوئی          ششمنی قالی کی کما آئی ہی سرننگی تول          جابجا وادی غربت میں یہ کاشی ہوئی          روشنی نور امانت کے بچا دی ہی مات          جعفر چاہو بیٹو ای آل رسول          شمشکی نطلوی پہ دنیا میں جبروی ہوئی</p>
--	--

### سلام مولس

<p>سلامی غضب کی لڑائی ہوئے          عینون کی ایسی چڑھائی ہوئے          او دہر جمع ساری خدائی ہوئے          بلائی ہی کرنا برای ہوئے          یہ مرنے پہ معجز نائی ہوئے          ادہری ہی بے اعتنائی ہوئے          لعینہ لئے کیا بیو خائی ہوئے</p>	<p>سہ وقت میں شہ کے جدائی ہوئی          اوترنی ہی پائی نہ دریا پہ شاہ          صف آرا ہوئی یہاں بہتر جوان          ہدایت کی باقونہ شہ سے لڑے          شہر شہی کافر سلمان ہو ا          عجب کیا جو دنیا موافق نہو          کیا قتل و دھوٹ میں شبیر کو</p>
--	--

سیاہی مین ہی روشنائی ہوئے	لکھی شہ کی جب روی انور کی مدح
قطعہ	قطعہ
<p>کہ دربار شہ تک رسائی ہوئے          بلائیں گئی سر سے آئی ہوئے          سہر دست شکل کشائی ہوئے          غبار اوٹھ گیا اور صفائی ہوئے          کہ ضائع میری سب کمائی ہوئے          بہری گھر کی بالکل صفائی ہوئے          یہ بستی ہماری بے ی ہوئے          قلق ہے کہ تجسی جدائی ہوئے          میری خاک بھی کر بلائی ہوئے</p>	<p>زہی اوج اقبال حر جبر نے          ہوا دور گردنسی بار گناہ          بند ہی اوسکی کنوی جو حضرت فی ہاتھ          عجب آئینہ بیگا مو من کا دل          یہ فریاد کرتی تھی زورج بتوں          دم صبح سی ہے غضب ظہر تک          کما شہنی ویران ہونگی کبھی          یہ کہتی تھی مہمان کاشے پر شاہ          کھا خرنی مولا کردن کیوں نہ خضر</p>
قطعہ	قطعہ
<p>یہ بقیاب زہر کی جالی ہوئے          ستم کی کشائیاں ہی چائی ہوئی          قیامت تلک اب جدائی ہوئی          اوسی تن یہ تیغ آزمائی ہوئے          وہ زلف سپینچ کمائی ہوئے</p>	<p>نکل آئی گرسے دم قتل شاہ          یکاری اودہ ہر سی طرح کر حسین          ملی گانہ بہائی تھیں اسے بہن          یاتابو آغوش غم سراہین اسے          بند ہی نیزہ ظلم مین ہے ستم</p>
قطعہ	قطعہ
کہ مجھ کو نازک ٹھائی ہوئے	کسی شہر نی یوں سکنہ کے مات

نہ چوٹی نصیبت سی وہ بدیتی ہے	جب آئی اجل شب رٹائی ہوئے
اویں در کی موتیں گدائی کر د	جہاں سب کی حاجت روا کی ہوئے

سلام مولیں

مردم مدح شکی مجھری ہو لو کی بستی	دماغ اہل مجلس شیعہ کلماتی ہی بستی ہیں
----------------------------------	---------------------------------------

مطلع

سلامی یہ سطر کو پتہ سرور کی رستی ہیں	کل گلزار حیف بہی ایسی بستی ہیں
--------------------------------------	--------------------------------

مطلع

عصر میں سلامی جب کر دنی پرستی ہیں	تو جہلم تک برابر یاد الٰہی نکونسی پرستی ہیں
ہماری دیدہ گریانی البر تر کو کیا نسبت	وہ ایک جہالی میں تم جاتا ہی کیا نسبت
سطر ہوگی سب مجلس و استاد کی ہو دی	یہ بستی ہیں ہی گھامی مضمونی جو بستی ہیں
اساتذہ فکی ظاہر ہو جیت ہوا تھان	وہ جو سر ہیں نہیں جو کھوش ترغیب کستی ہیں
یہ لعل بی باغوں جگر کا رنگ ہی حسین	خریدی جو ہری گر نقد دل کو کستی ہیں
ہر اہل التقریم اللہ فی خود جنگو فدا یا	ہماری پیشوا جو ہیں یہ اون کو کستی ہیں

قطعہ

مکمل اصحاب کستی ہی مالک ہیں د عالم کی	کبھی دھان جا کی رستی ہیں کبھی بیابان کی
تمہیں ان کی گدائی جطر حسی یاد دہا ہیں	یہ نہیں معلوم ہو کوشش سپاسانی رستی ہیں
عدم تک سطر چہ پتہ نگار یا رب بلدی	سنہا ہی منزلیں ہماری ہیں پورے سستی ہیں
خراشہ پستی ہیں ملک داخل ہونہ داد	یہی خود دوس کے و ہری ہی خشت کی تیا
ہمارا مول کیا ہے ایک نظر طلع عاقلی	جو اعلیٰ ہو تو ہینگ ہیں جو بیابان کی



سلامی نہر پر تر کش لئی فوج کوئی دہشتی بن  
 دہشتی سی نجف سو کر بلاسی ورنہ راستے  
 کشود کار عالم ہو انہیں سو کہتی تھی جا  
 نجف کرب و بلا مکہ مدینہ سامرہ شہد  
 کہا زینب بی یا شکر کشا فریاد کو پہنچو  
 حیان ہوتا ہی یوں کھوٹا کہ قلب نجف بچ  
 نہ خط آتا ہی نہ خبر و خبر معلوم ہوتا ہے  
 ہماری موتیوں میں اور غیر دین میں فرق آتا  
 دعا کرتی ہیں حضرت میں بجای سی چکی سی  
 نمانی گیسوی اکبر میں خامہ پل نہیں سکتا  
 ہماری چشم ترسی کیا ہی نسبت ابرسیان  
 ملک ہی چار سو گلابی بستان شفاعت  
 زمین کر ملا کہتی ہی باغ آسمان کیسا  
 گل زہرا سی آبادی ہوئی اوششت میں نہ  
 نجف ہی کر بلا ہی طوس شیرب ہی لکھا  
 کفن خوش ہو ہو ایت لئی جب روضہ  
 ہوئی ہی صبح عاشورہ صف لای ہو میدا  
 خوشی ایسی جو اپنی مرگ کی فرزند نہ کو

بنی کے ناز پر درو بند پالی کو ترستی ہیں  
 چلے جاؤ ورنہ خلد برین کی صاف ستھری  
 ہماری دست بستہ گلشن ایام کی دہشتی  
 دیار قرب حق کی بس ہی دو جا رہتی  
 میری باز دستگیر ظلم کے رستی میں گشتی  
 کسوتی پر طلا کو بھڑک زرار سا کہتی ہیں  
 گئی دینا نسے جو یارب کس بستی میں بستی  
 یہی ہیں وہ جنوی ہیں یہی ہیں وہی ہیں  
 گشتا گشتا ہوڑا کوئی دہشتی ہی سر بستی  
 بہت پیچیدہ کو بچی ہیں نسبت باریک تھی  
 وہ برستا ہی پانی میان سا کوئی بستی  
 عجب گلستان نجف کی ہیں عجب گلزار تھی  
 ریاض فاطمہ کی گل میری دامن میں ہی  
 تر مائیں کہیں او جری ہوئی خجل ہی بستی  
 یہی بخشش کے جاوی ہیں یہی جنت کی رستی  
 خدا کی فضل سے مروئی ہی ہو لو میں ہی  
 کہ خرخوار قتل بہر ہر ایہ کستی ہیں  
 کہ گلابی ہجر ایت و بعد ماکل کی بستی

بہائی اشک خون نصیر جو ابروین عزادار د	گر ان قیمت میں بلین میں سپور ظاہر ہوتا ہے
بلا پیری بلا کو فین نازل سر پہ مسلم کے	کبھی آتش کبھی دل کبھی پتھر برستی میں
پس سر سلم کی کہتی تھی بہن تو چچ لی ظالم	جو اہر میں ٹپکنے کو تیری نظر نہیں تھوڑی

قطرہ

پدری جب سکینہ کتی تھی فریادی بابا	کہ اس گھر میں ہم دو دنی پانیکو ترستی تینا
سوال آج جب کرتی تھی جا کفری اعدا	کھڑکی میں کمانیں تھم پراسو پیر برستی میں
ہماری دودھ گریان کی نسبت کیا ہی سیکھ	وہ ایک جہاں میں تھم جاتا ہی اہر برون بستی
عنایت جنگی طاہر ہو جیست ہی امتحان د	وہ جو ہر میں نہیں جو جاکو مثل تیغ کشتی میں
حرم کہتی تھی چشم طہر تک سیر میں یار بابا	ہماری تھی تھی پکی پانیکو ترستی میں
کھا حضرت فی لبی بی مائتہ ای کس طرح	کنا رہر کو سو تک تنگ کار دنی دستی میں
پکاری دختر ز غمرا کہ یادست خلد کیو	میری بازو تنگ عالم کی رشی میں کستی میں
زمین ہا میں تیر ماری جیستی حضرت بر	لحد میں سانپ پچو آون لایو نانو پستی میں
کوئی شہ کی مدد کو کر ملا تک آئینہ کتا	پیری میں گرد فوج میں بند ہر جانب کستی میں
کما مادی میری مائتہ یون بانڈی تھی اعدا	گند کار دنی بازو جسطرح جلا دستی میں
زرا د کبھی مجھے قسرو کی روز شاد دنی	نہ خوجہ مسکراتی ہون نہ بالکل پھول شستی میں
روایتیں ہی نہیں لاشو نہ فقر زندان ہر	ہو ای کہم جب جلتی ہی زخم میں کستی میں
بندی میں ایک رن میں اسطر حار دنی	کہ گلہ ستہ میں جیسی باغبان پھو کو کستی میں
کلی گاجب سینا میرا پیللی گی تار کی	حساب ایک بند کا کیسا یان دوسرو کستی میں

تجہی دشت ہوئی کیوں یکہنگو گزریا کو صدم کی راہ ملی ہو دی کیوں کمر سخت مضطرب گہا ہر دیکھتے غم کی جہا جاتی ہر غمت میں	درد دالی دلا ایسے ہی دیرانہ میں بستی تیر نہ رہی کوئی اپنا نہ دیکھی بہانی رستہ میں جہڑی تھمتی نہیں کیا با دل لکھوئی بستی تیر
--	---

### مقطع ثانی

شہا موتس کو انبار دھنہ انور دیکھا دیکھی	کہ اسکی دیدہ بہ آب زیارت کو رستہ میں
---	--------------------------------------

### سلام نقیض

یوں غم شاہ میں اشکو کی روانی ہو جا چمیر و دن گر اسی افسانہ حسن اکبر جو کہ دنیا کی گیا پیر اسی پانہ کی حال دو اٹھانہ شدہ والا کی جو سرعت لکین کیا غضب ہی کہ دن تر نہ کری تو ای چرخ پیاسمین فاطمہ کے لعل کی جو رخ نسبی گر لکھو ن بخش دست گہرا نشان علی لکھو یا ہوں حسن سبز قبایک رو داد میں ہی ادا تیری بند و بن ہوں ہی دہ سنگی اس فاطمہ کو تیر ہی گیل جاتا ہے کبھی تھی فاطمہ صغرا اگر آئیں بابا بجھ میں گری میری آہوں کا دھوان سہر کنہی	شرم سی ابر کبر بار ہی بانی ہو جا قصہ یوسف یعقوب کیانی ہو جا غیر ممکن ہی کہ پیر میں جوانی ہو جا گندہ ہونہ ہونکی طبیعت میں روانی ہو جا تشنہ لب و نوح ید اللہ کا بانی ہو جا سنگ پر ہی جو مصیبت ہو تو بانی ہو جا خود بخود طبع میں دریا کی روانی ہو جا کیا تعجب ہے جو قرطاس پید دالی ہو جا فرد عصیان پہ سعانی کی نثانی ہو جا بھروہ تقریر نہیں ہی جو کہاں ہی ہو جا بلی دوا صحت کامل بھی نانی ہو جا ہو اگر گشتی بادی تو دوغانی ہو جا
---	--

راہ دریا کی ہو گر سخت تو باری ہو جا	نامہ ابوح عمر بیان ہو چلی یاد مراد
سند پھون پھار تیرا باری ہو جا	شاہ فرما تی تھی کیوں تہرین ہوں سیرا
دوستی جس سے کرن دشمن جانی ہو جا	کی نفیس آہی ایسا ہی زمانہ اد لٹا

### سلام نفیس

تجربہ سداو لیں صفای نظر آئی	نہ تبص نہ کینہ نہ برائی نظر آئے
سہنگی دید اللہ کی جانی نظر آئی	تہا شور ہی کو ذہ کی خلقت میں کہ دیکھو
بر باد جو زہرا کی کمالی نظر آئے	سہ پیٹ کی مقتل میں گری وٹ شہنشاہ
کیا تمکو بھلا اس میں برائی نظر آئے	فرماتی تھی شہ قتل جو کرتی ہو لعینو
مولائی اب عقد کشائی نظر آئے	عز کی کاش پیر کے کھولی جو سیر ماتہ
جستہ کی تن و سر میں جدائی نظر آئے	سہا ہی ہم ہو گی لکین ٹہنی رائدین

### قطعہ

بس کفر میں اور دین میں لڑائی نظر آئی	تاسم ہی مقابل جو ہوا ازرق شامی
شمشید اہل کی صفائی نظر آئے	ایک ماتھ میں دو ہو کی گرا خاکہ ظالم
رتی میں جو نفی سی کلالی نظر آئے	کیا روئی سکنہ کی لئی عابد مضطر
زہرا کی بھری گہر کی صفائی نظر آئی	افسوس کہ سیدائین کو تن بہر میں

### قطعہ

پہر آپ کی صورت ہی نہ بھائی نظر آئی	عصر آئی لکھا خط میں کہ ایسی گئی گہر
اسل بی مقدر کی برائی نظر آئے	اماں ہی نہ شکوہ ہی نہ بابا سی گلا ہی
ایک نہ تین کاغذ یہ خالی نظر آئی	حال تہما خزن جگر کہا کی جو لکب



شیراگنی دریا جو کہلا ایشک کا عقدہ	قطرہ بین سمندر کی صفائی نظر آئی
موند ویکہلی جھاس خطہ را کار دے	جب شا کو دریا کی ترائی نظر آئی
کیونکہ نہ مدد جا ہی ہر ایک شیر نداسی	مشکل میں وہیں عقدہ کشائی نظر آئی
جب کٹ گیا سترن سی نفیس ابن علی کا	قصہ نظر آیا نہ ترائی نظر آئے

### سلام نفیس

سلامی پیاس سی جب صغریٰ شیر دلی تھی	اود ہر بانو تیرتی تھی اود ہر بچہ تیری تھی
ابے ریانہ ملتا تھا جو اکبر سادہ کیستا	نشان لہنیاں حضرت شبیر دلی تھی
صد او اعترفا کی غنیں جب آتھی خمیہ سے	خود اپنی بیکسی پر حضرت شبیر دلی تھی
رجیمی کی یہ معنی ہیں کہ اپنا غم نہ تما مطلق	مگر است کی خاطر حضرت شبیر دلی تھی
ہوئی بیدست جہم حضرت عباس پر	سکینہ عرق مجھ شہم تھی شبیر دلی تھی
گھلا سینہ اکبری پل برچی کا جب شہی	گل نہ ہر کی رونی پر جو ان دبیر دلی تھی
سرقع کر بلا کا جو مصور کینچنے لگتے	تلم ساری بروی کاغذ تصویر بروی تھی
جب اندوہی پڑتی تھی خطبہ حضرت عباس	قصہ جان عرب ساری اودم تصویر بروی تھی
چین نہ ہر اکا وقت شام جیاد اذ کوٹا	سحر کست مثل شبنم عابد و لکیر دلی تھی
ہوا شہیرا ہر جو بیہر خیر کین سے	میان کوہ و صحرا حضرت با تو تیر دلی تھی
ستاری آسمانی ٹوٹ کر قتل میں لگتی	ملک گردنہ ہر سرہ در و لکیر دلی تھی
کسی بچہ کو رونی دیکھ کر بانو یہ کہتی تھی	یون ہی را تو نکو او مٹھ کر اصغر شیر دلی تھی
تلق تھا اوس صیت میں است کو تباہ	حسین ابن علی کئی ہوئے شیر دلی تھی
نفیس لہد کیا تا شیر غم ہی تیری شیر بن	اک ہر ایک بہتیر اودم دم تحریر دلی تھی

## سلام نفیس

راحت کا سبب قرب تنگ نہ ہوتا      آب دم خنجر سے گلا تر نہیں ہوتا

## مطلع

خفی ہا راہ راست جو رہبر نہیں ہوتا      کج ہوتی ہی وہ سطر جو سطر نہیں ہوتا  
 جب تک نہ کریں قدم راہ ضا میں      یہ مرحلہ عشق کی سر نہیں ہوتا  
 اندری صفا لاکھ پڑی گرد و رت      وہ آئینہ دل ہی مگر رہ نہیں ہوتا  
 ہی دلیں ہی حب علی چشم میں آنسو      خالی کبھی یہ شیشہ وساغر نہیں ہوتا  
 کہتی ہیں بہارین چمنستان بخت ہیں      بلبل کو نظارہ ہی میسر نہیں ہوتا  
 آنکھیں طرف دل میں تو دل جیسے طرف چشم      شیشہ سی جدا بزم میں ساغر نہیں ہوتا  
 مضمون غلط اما غلط انشا ہی غلط کر      قاصد کوئی خط لیکر پیر نہیں ہوتا  
 لکھتا ہوں پسینہ کا رخ شاہ کا مضمون      ای گل عرق شرم میں کیون تر نہیں ہوتا  
 ای کوثر یو آکی میری طرف کو دیکھو      اک خم سی ہی بر نیز یہ ساغر نہیں ہوتا  
 کوثری او نہیں کیا جو ہیں مستوجب فرخ      پیدا کبھی پانی میں سمندر نہیں ہوتا  
 خوش آئی نہ صحبت شمر و عمر کی خر کو      باخیری دہ جو طرف شر نہیں ہوتا  
 جب تک نہ ملی دولت جاگیر بخت      یہ دل ہی وہ مفلس کہ تو نگر نہیں ہوتا  
 کیون ہند میں پرتا جو نفیس جگر افکار      تو چلکی مقیم در سرور نہیں ہوتا

## سلام نفیس

سلامی ایسے بھارت نہ خوب طیبانی دی  
 ضیاء آنکھوں کو جو خاک کر بلانی دی

## سطلع

سلامی بونہ نہ پانکی اشتیانی دی  
 روایتیں چین لین آل نبی کی اعدائی  
 کردنگا دخن میں بایا کو کتنی تہی سجاد  
 یہ بانو کتنی تہی اصغر تم ایسی جلد بوسی  
 جہانین است عاصی کی مغفرت کی تھی  
 لڑا جو عرض نہ تو یہ صلا آئی  
 علی سا ہو کا نہ دنیا میں دوسرا کوئی  
 سپر کی رہی سینہ کو حضرت عباس  
 اگرچہ دام ضلالت میں خربت تھا  
 ہوا جو لشکر سادات کر بلا میں شہید  
 اہل نری جہاں جویا لای نیزہ کیسوی  
 تہی کی دوش غلیبی قدم نہ ہی تو قیر  
 عمر کی اپنی طرف کی تو لاشی گروائی  
 بعد ادب پی رخصت جو خر قدم پگرا  
 سوا علی کی یہ کس کی مرتبہ کا ادسی

شراب کی جان شہنشاہ کر بلانی دی  
 نہ شہکی لاش پہ چادر پہی کیل ڈرانی دی  
 رانی قید ستم سی اگر خدائی دی  
 نہ پاؤں چلنی کی نہلت تہیں قضائی دی  
 خوشی سی جان شہنشاہ کر بلانی دی  
 تجھی بہشت میں رہتی کی با خدائی دی  
 کہ مٹی اپنی جسی فخر انبیائے دی  
 لکھ حسین یہ آفت کوئی نہ آئی دی  
 ربائی ناری عہد گرو کشانی دی  
 توہر شہر میں بوخونکی ہوا لے دی  
 سواد شام میں پوشک کی ہوانی دی  
 جہانین یہ کسی نہلت خدائی دی  
 نہ قبر سید مظلوم کی نہا لے دی  
 اوٹھا کی ہاتھ دعا شاہ کر بلانی دی  
 خدائی قیغ دی اوٹھ شیہ مظلومی دی

خزان شام کا قیمت تھی جس انگوٹھی کی	نماز میں وہی سایل کو مرتضائی دی
سفر میں اوسنی کیا ایک نان کا جو سولہ	قطار اڑوٹوئی سایل کو مرتضائی دی
ہمار گلشن اسلام ہو چکی تھی خزان	یہ تازی جین دین کو مرتضائی دی
بغیر کفر نہ تانا م حق پرستی کا	خدا کی گہرین اذان پہلی مرتضائی دی
نہ چھٹا آئینہ دین ہی رنگ کفر کی	اس آئینہ کو جلاتیغ مرتضائی دی
کئی جو بات تو عباس نے کہا شہ سے	نہ مشک یا نی کی قسمت نہ ہکولانی دی
تفاسی شہر کی خلق شہ آرم کا ٹا	نماز پڑھنی کی مہلت نہ بیجانی دی
نمازی شہ والا کو اس قدر تماشق	کہ جان سجدہ میں اوس حق کی بیٹولی دی
نفیس کم نہ کہی ہوگی آب و تاب و کی	جسی مثال گہر آبرو خدا نے دی

### سلام نفیس

نجر اوی جو شام ملک جا کی پہر آئی	رنج دالم و قید بیت پا کی پہر آئی
حامدنی کہا روتی ہوئی یا لئی گئی تھے	روتی ہوئی ہم لاشید بابا کی پہر آئی

### قطعه

عباس کی علی سی عدونی علم اپنی	اکی جو بڑی نامی تھی وہ گہرا کی پہر آئی
ایسا ہی اکیلا وہ لڑا راہ خدا میں	شہید کی جانب سے رخ اعدا کی پہر آئی
شہید کا سن قصہ جانسوز وہ روی	تا دیر نہ ہوش آدم کو پہر آئی
کیا اذ کو ہو اہو دیگا اتوس پس	جو اپنی وطن ساتھ سی مولا کی پہر آئی
تازہ ہوا پہر اذ کی دلوین غم شہید	جب اہل حم جانب بطحا کی پہر آئی
بانوی ہستی تھی کہ ہی ہی علی اصغر	یا نیکو گئی تیر ستم کہا کی پہر آئی



کنتا مہارانی نہ شہپر کو دینا  
ہو تونہ زبان خشک ہو کھلا کی پیرائی

قطعہ

سلم کی تینوں کو وطن جانیکے خاطر  
ایو ائی ملی راہ نہ ہوئی اولی ملاقات  
عابد ہی چلی رنکو مگر ضعف کی عہد  
ایک شیر ہوا لاشہ حضرت کانگہسان  
ہو تہا ہی تھیں انکی زیارت میں بھی کج  
قاضی کی پر قافہ کھلا کی پیرائی  
کو زمین وہ بہت سی ٹکرا کی پیرائی  
خیمہ کی وہ دروازی ملک باگی پیرائی  
گھوڑوں کو تہا گرجو دوڑائی پیرائی  
جو روضہ شہپر ملک باگی پیرائی

سلام مولس

مجرئی سینہ میں کیا کیا دل سرور تریا  
زخمی تن گھوڑوں کی نا پونسی ہو اجب پال  
شاہ کتنی تھی ہم پہنچا نہ ایک قطرہ آب  
تنگی سرائی جو منتقل میں علیکی جائی  
جہد گئی تیر و نسے جب شک تو پائی گئی  
سر کو کرائی لگی دھنسا کھ کھ کے  
شمنی دم توڑتی دیکھا جو علی اکبر کو  
مر گیا جب پڑی تیغ امام دوجہان  
زخمی جاتی یہ چڑا شہر پانڈری صبر  
شاہ چلائی کہ ای بہائی بہین جوڑ چلا  
علی اصغر جو ہو اطعمہ شہباز اجل

حلق پر تیر ستم کھا کی جو اصغر تریا  
مرحہ بھل کی طرح قاسم بی پر تریا  
پیا پس کھدی ہی کیا کیا خیرا شکر تریا  
غمی نہ نہ تھی کاتن بھر تریا  
گر کی کیا خاک کہ جاس دلاور تریا  
جکھا خوش برادرین برادر تریا  
خاک پر باپ ہی بیٹی کی برابر تریا  
بھجی نہ آئی نہ لی سانس نہ دم بہر تریا  
لال زہرا کا نہ مطلق تہہ خنجر تریا  
جب دم ترغ عملدار دلاور تریا  
باپ کی ماتونہ مانند کبوتر تریا

<p>             با تو کتی تھی کہ ایک بوند نہ پانی کی ملی              شمرنی سینہ شبیر ہزار انجو دہرا              شہ سی آغوش میں تہائی نہ گئی لاش پیر              سمانہ راند و کی سکینہ جو گئی دریا پیر              آنی خمیر میں تھک تو ہر اک تجھے کا              شاد اکدم نہ ہو یحجر بدیر میں عابد              شہ کی مظلومی و غم غربت کو جو دیکھا دم              قتل کی بعد جو پہنچا خط صغیر لیکر              لاش کو سرور دین کی نہ لانا تھا جو فتن              تفرقہ ایسا پڑا آگہ جائیسوین تک              ٹائی بابا جو سکینہ نے کھا چلا کر              کیا اثر دار کھا تو فی سلام ای کون           </p>	<p>             پیاس سے جو لین پیر وں میل و لیر یا              کیا کہوں قبر میں کیا کیا دل حیدر تر یا              خاک پیر یون دم مروں علی اکبر تر یا              شرم سی لاشہ عباس دلاور تر یا              خوف سی نہنا سادل سینہ کی اندر تر یا              رات بہر گزری جو روغین تو دن بہر تر یا              خونین چلی کی طرح شمر کا خچر تر یا              گر کی حضرت کی لمو میں وہ کبوتر تر یا              رات دن قید میں کیا عابد مضطر تر یا              سرتو تن کی لئی اور تنگ لئی سرترا یا              دیر تک طشت میں کیا کیا سرور تر یا              سنی اس نظم کو ہر ایک سخنور تر یا           </p>
--	--

### سلام مولس مرحوم

صدای فکر ترقی بلند بینو	ہم آسمانی لالی بین ان زمینوں کو
-------------------------	---------------------------------

### مطلع

<p>             پیر ہین درود نہ کیوں دیکھ کر خندو کو              حسین جالی میں بہر نہر و مید انین              کمان ہی نہ کر کہ آیا یہ بخت یاور تھا              سلم لئی ہوئی جو اس کی خمیہ سے           </p>	<p>             خیال صنعت صالح ہی پاک بنو کو              چتر ای مثل ید اللہ آستو نکو              رفیق شمشیر ہمارا بہت لعینو نکو              چتر الیا علی اکبر نے آستو نکو           </p>
--	---

میرزا محمد علی  
 صاحب  
 دہلی

مرا یہ طرف ہی مضمون تو دستیاب نہیں  
 غلط یہ لفظ وہ بندش بری یہ مضمون  
 فکلب یہ جب ہوئی آواز ارکبو دم جم  
 لگا و غامین ٹپکنی لھو جو قبضہ سے  
 دمان کیسہ زر بند کر تو ای منعم  
 بہلا تر و دیجاسی او سین کیا حاصل  
 ہکتی بن گل مضمونسی ہر گہری موکس

تقابلہ یہ چیرائی میں استینو نکو  
 نہر عجیب لابی یہ تکتہ جینو نکو  
 تو غازیون رگہا مکر پونہ زینو نکو  
 چیرا لیا شہ والا نی استینو نکو  
 خدا کی واسطی واکر جین کی جینو نکو  
 اوٹھا چکی میں زینید ارچن زینو نکو  
 بسا یا مہنی مضامین سکے ہی زینو نکو

فہمینی ای اوٹھیں غلامیت چھٹی کی  
 و غلبہ ارچن اوٹھیں زینو نکو

### سلام میر انیس

بین ای مجھری قاسم کی دولن کیا جائے  
 دم جو گستا تو مہی کستی تھی کبرار و درو  
 پین رستی میں نہ ملتا تو یہ فرما تھی شاہ  
 لاش شبیر سی آتی تھی صدا نقل میں  
 عمر پھر دیکھی نہ جسنی غل و زنجیر کی شکل  
 باغ جانی کو کوئی کہتا تو کستی سجاد  
 کستی تھی پیاس کی شدت میں سکینہ بوڑ  
 داغ اصغر کا کوئی بانو نکے دلی پوچھے  
 کہا زینب لی کہ شبیر سا بھائی زنا  
 رات کو بیاہ ہوا صبح کو گٹوایا گلا  
 تیر کی درو کو کیا باب سی کہتا اصغر

بیای ایشب کی زینا پیکا چلن کیا جائے  
 کیون مجھی چوڑ گئی ابن حسن کیا جائے  
 ہما غربت زدہ آرام وطن کیا جائے  
 کب میسر میں ہو دیگا کفن کیا جائے  
 وہ بہلا سلسلہ طوق و رس کیا جائے  
 مرغ بی بال بہلا سیر میں کیا جائے  
 ہو گا کب پانیسی تر خشک دہن کیا جائے  
 چہد گیا کس کا جگر تیر فکس کیا جائے  
 کیون سلامت رہی دنیا میں بہن کیا جائے  
 لطف شادی کا بہلا ابن حسن کیا جائے  
 بیزبان ہو دیکھے جو بچہ وہ سخن کیا جائے

قتل کی وقت یہی کہتی تھی دلی سلم رؤ دعوت بنین کر نیک پس زہر کا زخمی شبیرنی اکبر کو جو دیکھا تو کہا قید زندان کی سیکہ تھل نہ ہو لی	کیا کرین شاہی یہ عہد شکن کیا جانے اس عداوت کو وہ سلطان زمین کیا جانے مکڑی کب تیغوفنی ہو گا میرا تو کیا جانے ناز پروردہ غم ورنج و محن کیا جانے
---	--

### قطعہ

شعنی لبوس جو مالگا تو ہنہ زنیٹے کہا بولی شہ پانی تو ملتا نہیں مرنکی بھی لبوہ دم خفا ہوتا تو کہتی تھی سیکہ رؤ رؤ اہل کین کہتی تھی شہش شہش کی کہ مری جاتے غلام جب ہوتی تو فرماتی تھی سجاد خیر لاش شبیرنی زہرانی کما رو رو کر کس طرح قدر تجی اینی سخن کی ہوا میں	زیب تن ہوتا ہی کیون رخت کہن کیا کوئی دیگا کہ نہ دیو لگا کفن کیا جانے کب کھلی گی میری گردن سے رسن کیا جانے کیا جگر رکتی ہیں ہنقاد و تن کیا جانے ہمسی برگشتہ ہی کیون چرخ کہن کیا جانے قبلہ و خاک پہ کس کا ہی ہم تن کیا جانے مرتبہ شک کا آہوی ختن کیا جانے
---	---

### سلام گیس

حسین یون ہوئی ای مجھری وطن ہی جدا جنان میں پائیگی گھر الہیت کی تداخ پہنسی ہوئی تھی بلا وین سید سجاد گلین دیکھ کہ طوق حدید کہتی تھی لوگ دھن میں بہرگی سفر سی نہ میتی جی ہے ہوان سی ادھہ گئی حسرت بہر نی ہی تہا	کہ جیسی لبلی ناشاد ہو چین سی جدا سلہ خدا سی جدا لینی نچیتن سے جدا چلی تھی طوق سی گردن جدار تک جدا یہ آفتاب کین جلد ہو گن سی جدا عجب گہری تھی کرا کہ ہو ہی بہن جدا جہانین کوئی دولہ نہ ہو دولین سی جدا
--	--



<p> نہ آفتاب ہوا دہ پہر کرن سی جدا  سکینہ ہوتی نہ لاش شہ زین سی جدا  کہ باندہ ہو بازوئے زینب کو اک سیکہ  غم حسین نہیں مام حسن سے جدا  ملکیسی بنی لگا خون اور دہن سی جدا  سحر حسین ہوا وقت عصر تن ہی جدا  وہ آفتاب در نشان ہو اگر ہن سی جدا  مگر نہ چاندی گردن ہو ی رکن جدا  کہ موند نہ نکرتے تھی شب بیکہ کی دہن جدا  نظر جو آگئی بہا نیکی مانتہ تن سی جدا  کلی گاہ حال یہ جب روح جو تن جدا  رہی نہ صخرہ خاک شفا فتن سے جدا </p>	<p> گہری رہی شہ دالاستم کی تیر و غین  گہرک کی شمرین گرد نہ کینچتا بازو  حرم میں شور ہو اشمری کما جدم  شہید ظلم ہن دو نو تنی کے تحت جگر  لکا لا گردن اصغری تیر جب شہ نے  سجری نہر ملک کر بلا میں شگ ہو  سپاہ شام ہی نکلا جو حر تو بولی ملک  سکینہ مرگئی قید ستم میں گہٹ گہٹ کر  روئی حق کو نواسی یہ بہت حق  زمین پہ گر کے پکاری شہ زین ہی ہات  گڑی ہی مرگ کی نذر مسافر و شہید  نثار قبر کا لرغون ہی تھی تو انیس </p>
---	---

### سلام نہیں

<p> ان آنکھوں نے دریا روان کر دیا  ضعیفی نے ہم کو جو ان کر دیا  مگر ہمیں پہلہ گر ان کر دیا  تھی بات میں آسمان کر دیا  عجب جنس کو رایگان کر دیا  زمین میں پسہ کو نہان کر دیا </p>	<p> غم شہ کا جس نے بیان کر دیا  گستاخ و رشتی سخن بڑھ گئے  سبک ہو چلی تھی ترازوی شعر  میرے قدر کو اسے زمین سخن  نہ کی آہ کچھ عمر رفتہ کی قدر  نہ دیکھی گئی شہ سے اصغر کی لاش </p>
--	--

تلم نے ہمیں نکتہ دان کر دیا	کبھی شک کی خال معینہ کے مدح
مگر ان جہازہ روان کر دیا	فلک سے ہوا کب میرا کام پہل

قطعہ

عجب رتبہ مہمان کا کر دیا	زہی شفقت سبط خیر الورا
اوی دم میں جان جان کر دیا	کوئی جانتا ہی نہ تھا حر کا حال
خدا نے کسی مہربان کر دیا	کہان ایک ڈرہ کہان آفتاب
سہا پاکو صرف زبان کر دیا	گہنا فکر میں جسم مثل تسلیم

قطعہ

مقد رنے ویران مکان کر دیا	پھر کتا ہی کیون اتنا ای مرغ روم
تیرا جہین ویران مکان کر دیا	نشیمین ہی دیگا وہ فردوس میں

قطعہ

اجل نے زمین میں نہان کر دیا	ہوئی دفن اکبر تو چلائی مان
انہیں جب خدائی جوان کر دیا	چپانی لگی ہے سو کھ قبر میں
ترا لی میں شہنی نشان کر دیا	جو پوچھی عہد ار نے جائی قبر
ہر ایک زراغ کو خوش بیان کر دیا	نوا سنجون نے تری امی نہیں

سلام میرا

ہوئی ہیں ہاتھ بہرام سوار دین پیدا	سلامی حق نے سجد کی ٹی کی چہین پیدا
-----------------------------------	------------------------------------

سطح

سکان ہی ہی ہوا امی مجری پہلی کین پیدا	علیکی بعد خالق فی کیا عرش برین پیدا
---------------------------------------	-------------------------------------

ملک رکعتی بین سرخاک شغایر یا و کبی بے	سجای نقش با بین جاسی نقش چین بید
ایسی ونیشت آخرت سربزه بوی	بغیر از آب دانه گرنین سکتی زمین بید
پس بین شیر حق کی اور پد بین فراموشی	بوی ایک فاطمه کی لال سی کیا گنیزید
غلامان علی سیدی سوی فرود بین	بوی بین بهر راه راست اصحاب بین

## قطعه

تو لید جب ہوئی اگر تو بید غل تھا اگر گز	ہوایوسف سی ہی فرزند سرور کا حسین
کمانشہ فی مبارکباد ویکر شہ بانو کو	تیری گزین ہوا ہمشکل ختم المصلین
رگین کٹی تین لیکن دواہری جہشہ الا	صدا اللہ واکبر کی تھی زیر تیغ کین بید
او کھار اصفدری جی جی کو جی جی	فلک سی تھی صدائی آفرین صد فرین
کہا جیسے نلے نہ متانہ ہرگز خانہ امان	اگر ہوتا زما نین نہ ایسا رکن دین بید
علی سبھی کوئی ہی دوسرا ای غافل گتا	نہ ایہہ غیب سی آئی نین پیدا نین
فلک کیون خاک اوڑاؤ کی پر اوڑاؤ	گسٹ انکو جکی ہون پر روح الامین بید
نبایا ذات حیدر کی ہی یہ آسمان حق نے	ہوای حلقہ انگشتی بہر نین بید
نجف میں نا کر یہ حاملان عرش کتی تھی	کر گئی اوج کرسی سی زیادہ یہ نین بید

## قطعه

جو رکعتی تاج زر تھی فرق پاد و جزیرین	زمانہ میں کین او کمانشان ہی نین بید
تیرا اگر جبر سی کیسی عارت و کمانہ علی	سکان میں سیکڑوں ایسی نین غل کین
بہائی اشک تم دار شہ لگان ملک بیتی	بھی لطن صدق سی پھر نو و نین بید

## قطعه

او شاگردو الفقار حیدری نعره کیا شد بیهوده شمشیر زان و بیهوده برق و نشان که االلهی لایف الاذو الفقار کو زبان شمع می نگهتیه روشن ہو گیا ہمیر	دلاور اس جهانین دوسرا مجسا نہیں کہ جسکی ناب سی ہی آیت فتح بین پیدا یہ شکل لاہوی بہر نفی مٹ کر نہیں پیدا کہ لبتی آخرش کرتی بین سب لائیں پیدا
---	--

قطعہ

مزار شاہدین کو دیکھ کر قدسی بیکتی تھی فلک شمس قمر کی روشنی کو بھول گیا چلا اوس قوج سی جب عمر کا شہنشاہ بنو	کیا ہی خاک پر اللہ کی عرش برین پیدا کر لگی وہ ستاری حشر کی دن نہ نہیں پیدا سوئی جگاہ دیکھو کفر سی ہوتا ہی نہیں پیدا
--	---

قطعہ

جی حبیب تدری و اسطی رویا کی ہر عزیز و نکالہم بابا کی فرقت تینک اندا سنان و شمر و شمت و خوبی ملون بدین غنیمت جان دم کو و مبدم کر قدر فرم رہا مظلومی کا چرچا آئیں حضرت کا دنیا	ہنو گا کوئی باکی شل نسن الہا بدین پیدا ہوئی تھی لاکھ دو کھ سنی کو ایک فتح بین پیدا ہوئی تھی بہر قتل شاہدین کیا کیا حسین پیدا جو دہونڈیگا تو پھر ہو گا نہ پھر قتل نہیں پیدا نہیں مبارز رہا نہیں ہوا ایسا کہین پیدا
--	---

مقطع

آئیں اس رنگ کا دیکھا نہ ہمیں کوئی لکھتہ	نظیر مغل یا تم نہیں پیدا انہیں پیدا
---	-------------------------------------

سلام مولنس

داغ ای مجری خاک شفا کی برسی لبتی بین	مزار شاہ پر جانیکو کیا کیا دل بہتی بین
--------------------------------------	--

مطلع



نیم صبح غنچہ کمان لیلی بستی ہیں	وہ ان زخم سی جیسی تھی کی پوئی بستی ہیں
سطح	
کام مضمون ہی نصرت ہی نہیں ہو لو گئی دستگیر کہان قصور دل شد اور کمان لوان حسیست کہان کیر غزالان مضامین در کہان ہو کلام بندہ ہی بل عیبت تھانہ ربرستی ہے پہی تعظیم او بستی ہیں کہ شیوہ ہی ادب اپنا	سلامی بومی مدح شہ سی گلہ سبہ بستی یہہ آعلامین وہ ادنامین ہنہ کوہین ہشتی یہہ شہری میں وہ صحرای یہہ ہنہ میں ہشتی زر خالص کیا نقصان کسوی رجو بستی ہیں سخنور طرح نو کی نظم پر جسم او بستی ہیں
قطعو	
علم تیغ و دوسر جو ہی برابر فوج خود ہنہ کشیدہ وری میں پہلی کشیدہ میں کمان کش ندای یہ غضب کا زہر جو ہری ہیکلہ ہی شہر جہتی میں سرگرتی ہیں تیغ شاہ ہنہ سخن ہنچ یہ جو ہون لاف ز ن خالی ہنچ کو نہ تیغ زہر ہنچتوں ہونہ اس لاف کا ہنچت نہ شید اشل لیل ہو دورگی و گیتہ نیکی ہر اک کو جہہ ہیکلہ ہی ہر اک ہیکلہ کی ہو شہر حسیست ہیکلہ ہی ہون لاف ز ن ہنچ کو جو انہی نظم پر ہون لاف ز ن یہہ شہر کی اگر خست ہو یا یاد رہو چکر بندہ ہی ہون	نہ سرکش سر او ہناتی ہیں نہ تلوار دکھائی ہیں ہر اک ترکش میں اب سہمی ہو تیغ کی ہنچتی یہہ خط جو ہری میں یا سانپ بل کمان او دکھائی خدا کی شان ہی ایکلہ ہری و ہنچہ ہنچتی شل ہی جو گرتی ہیں وہ کم بادل ہنچتی ہیں یہہ درہم میں نہ کالی ناگ جو ہری ہنچتی ہیں کہ شہر دوری ہنچتی ہیں ہنچتی ہیں شہر کمان اکبر سی رستی ساری ہنچتی ہیں جو کوئی بول لی دونوں جہان ہنچتی ہیں کہ جو بادل گرتی ہیں بہت کم وہ ہنچتی ہیں اوی بستی میں چل لہی جہان زوار ہنچتی ہیں

<p>سلا م نفیس ابدلی ایک بیت کی لہجہ کا ایک گہر محکو</p>	<p>خلد و کھلائی مداحی سرور محکو</p>
<p>مطلع خاک سجائیں اگر ماتہ لگی زر محکو</p>	<p>مطلع کردیا فخر کی دولت فی تو نگر محکو</p>
<p>مطلع مجرئی دیکھتای رشک سی قیسر محکو</p>	<p>مطلع سب جو کتنی ہن گداؤ در حیدر محکو</p>
<p>مطلع آبرو مجرئی دی خانق اکبر محکو</p>	<p>مطلع سجرا عالم میں نہیں خواہش گوہر محکو</p>
<p>مطلع سجھی دنیا میں غلام اپنا جو قبر محکو</p>	<p>مطلع مجرئی ماتہ لگی رتبہ قیسر محکو</p>
<p>مطلع توق ہی اون سعادت میں ہمار محکو قبر لہجای قسریب در حیدر محکو اکی بلیک فی دمی ندر گل شر محکو کہ صبا جانتی ہی بوی گل تر محکو خوش نہ آئیگی کہی بوی گل تر محکو خار حاسد کو ملی اور گل تر محکو اس قدر آسہ تجارت فی کیا تر محکو ساتھ لیل صفت بوی گل تر محکو</p>	<p>مطلع عرش پر بونین نہ سجھی کوئی بی محکو تخت شائیکی ترناہنن ای راک محکو مدح پڑتا گل زہر کی جوین جانکلا یہ سب کیا رہا ہون چین دنیا میں ملکت روضہ شہسیر کا میں عاشق ہوں ولین کس طرح نہ کاشفی کی طرح کاشکیر پیکر بانی غم شہسیر میں دل ڈوب گیا ای صبار و غمہ شہسیر کا شاق بھو تر</p>

و بیان آید ای کبریا که تو دهن یو بهین یو گئی خیر  
 ساتھ اشکو کنی جو پتی ہیں جگر کے ٹکڑی  
 غم شبیرین کر تابی تو عا داسن خشک  
 جھک کی کیونکہ نہ چلو نہیں صفت <sup>صل</sup> تسخیر  
 سرسبز رنگ میں آلودہ ہوں یہ <sup>کارت</sup> حرم  
 تو لکھ سیف ید آلہ کو فرمائی تھی شاہ  
 کہتی تھی تیغ علی میں کشتی کھلاؤں <sup>بر</sup> بر  
 کہتی تھی شہ اسنی آسیب نہ پھونچی اکبر  
 حضرت خضر کو جو راہ بنا دیتا ہی  
 شوق دل آپ نجف تک بھی پہنچا سکا  
 کہتا تھا کہ نہ ملتی محبی راہ فردوس  
 کیونکہ تڑپتا ہی دلا وقت یہ <sup>موت</sup> موت  
 ہمیں دنیا میں نفی رہی ہو اسی تکیہ  
 روضہ شاہ پر مرنیکی ہوس ہی مار  
 متصل شہ کی زمین کہتی تھی دیکھ لے <sup>گرو</sup> گرو  
 کہتی تھی خیر شہر میں میری آکھیں چین  
 کہا بانوئی گوارا نہیں بیٹی کا فراق  
 شہ بادۂ عرفان سی پیری رہتی ہیں  
 حق تیرا میکہ آبا در گہی ہی ساتی

نظر آتا ہے جو خار و زمین گل تر مجھ کو  
 نظر آجاتی ہیں دریا میں گل تر مجھ کو  
 یا الہی کوئی اشکو لئے کری تر مجھ کو  
 حق تعالیٰ الی کیا صاحب جو ہر مجھ کو  
 آپ اپنی نظر آئی نہیں جو ہر مجھ کو  
 آج دکھلاتی ہیں اس تغلی جو ہر مجھ کو  
 شاہ دکھلاتی ہیں خود صبر کی جو ہر مجھ کو  
 ہی تیرا آسیب ذوق سبک تر مجھ کو  
 راہ عقبی میں دیا حق وہ ہر مجھ کو  
 نہ بلد چاہی رستی میں نہ رہی ہر مجھ کو  
 خضر تقدیر نے بتلا دیا رہی ہر مجھ کو  
 آپ پاس اپنے بلا لید لگا رہی ہر مجھ کو  
 فرشتہ نجاب ہی اب خاک کا ہر مجھ کو  
 یہاں کی تکیوں میں نہ دنیا کہیں ہر مجھ کو  
 حق الی ایک چاند دیا تجھ کو ہر مجھ کو  
 صورت چشم یہ دو تو ہیں برابر مجھ کو  
 دھن کر دی کوئی اکبر کی برابر مجھ کو  
 کہی خالی نہ ملی چشم کی ساغر مجھ کو  
 عوض آب ملی ساغر کو تر مجھ کو

بڈپائی ہوئی دیکھی جو غرادر ادا کرتی تھیں  
 نہ اُلفت ساتھی ہون سست است  
 میری مشق کی بخشا بھی باغِ حُب  
 نشہ میں ہالسی چلایں جو سوی نہ لیں  
 کم منو جائی کہیں نشہ صبا کی غرور  
 ہوں وہ میکش کہ بہت جام پوان  
 آسیا کی یہ حد آتی ہے ہنگامِ عمر  
 آسیہ کی محبی اللہ کی بخشی ہیں نصیب  
 گر گئی آنکھ سی میری در شوار کی آب  
 شہ کی دانتوں کی تصویر میں کوتاہی  
 وہ ہوں میکش کہ بہت جام لیں دریا  
 نظر آئے کوئی چشم سی برہ کہ دریا  
 غم شبہ کا احسان ہے میری کہوت  
 رہیں تاحشر میری شہو کی شہی جاری  
 صورت چشم سی نصرت بھی خود بھی ہے  
 غم شہیر میں لبِ خشک ہیں زلفیں  
 احسنہ تھادوس ملی گر تو نہ ٹھو کر ماروں  
 سر کی پہل جاؤں ار اوئی تھل پڑ  
 سایہ دار تہہ بھی سحارت آئی

آگئی یاد جواب اب کو ترنجبو  
جب کہی آنکھ نظر آگیا کو ترنجبو  
سیری ساقی نی دیا بادہ کو ترنجبو  
آپ بڑہ بڑہ کی لگا رکنی کو ترنجبو  
پہر چکا دیکھی یاساقی کو ترنجبو  
بہر کی بہر دیکھی یاساقی کو ترنجبو  
رزق کی واسطے رہتہا یہی چکر چکو  
ساکن ایک وقت ہوں ایک وقت ہو چکو  
مر و خیم نی دکھائی وہ گو ہر چکو  
وانہ اشک نظر آتے ہیں گو ہر چکو  
پرکھی جاؤں کہ یاساقی کو ترنجبو  
غلا اشک سی بہتر کوئی گو ہر چکو  
اشک دکھائی تین غلطی گو ہر چکو  
انہیں دو بحر و لشی ناتہا ہی ہیں کو ترنجبو  
عبث آئندہ دیکھا تا ہے سکندر چکو  
کیا عجب ہی جو کہیں لوگ سکندر چکو  
نہ رکھوں سر پہ تہاکی جو بلین پر چکو  
کر بلا اور کی میر بہن جو بلین پر چکو  
ناتہا آؤں تو شہابی اہی سر پر چکو



و غنی ہوں کہ جیل لہندی دلت بائی	نہ کماہی کہ ای خالق اکبر مجھ کو
اہل دنیا سے تقرب ہی وہ مستغنی ہوں	نقرین لوگ سمجھتی ہیں تو نگر مجھ کو
لذت فخری محروم ہی رہ جاتا میں	شکر یارب نہ کیا تو نے تو نگر مجھ کو
شاہ کئی تھی کہ بیان کچھ نہیں خردوت	وہ خجل ہو گئی جو سمجھی ہیں تو نگر مجھ کو
نقد حب اسد اللہ سی ستفا ہے	اس فقیر عین کیا حق نے تو نگر مجھ کو
انبار و مال در اشک سی بہر لیتا ہوں	کر دیا ہی انہیں چشموں فی تو نگر مجھ کو
عیب حیدر کی غلاموں میں تنہا اور	بانٹ کساتا ہوں جو آہی میسر مجھ کو
خال سمجھوں وی خال ورشہ کی آگی	گر ہو اکثر زما نہیں میسر مجھ کو
شاہ کئی تھی ایک آئی گازمانہ ایسا	کہ نہو گا کئی دن آب میسر مجھ کو
شیر حق کئی تھی ناقہ نہیں مزار الہا	در نہ کیشی نہیں دنیا میں میسر مجھ کو
خوف خورشید قیامت ہی تھرا تھا	ابر رحمت ہی ولاد امین حیدر مجھ کو
شاہ کئی تھی کہ عباس کج جب یکسا ہوں	یاد آجاتی ہے تب شوکت حیدر مجھ کو
باؤ کئی تھی کہ مٹانہ لحد میں سونا	اپنی پہلو میں جگہ دے علی اکبر مجھ کو
کئی تھی شاہ کہ تنہا نہیں گہر آبا ہوں	بہر حق پاس بولاو علی اکبر مجھ کو
کئی تھی مان کہ پرار مان گئی دنیا سے	انہا سہرا نہ دیکھا یا علی اکبر مجھ کو
خبر قتل پر سنکی کیا حضرت نے	ہی غضب کر گئی تنہا علی اکبر مجھ کو
کما بانو فی اگر یوں نہیں آسکتی ہو	خواب میں شکل دیکھا دے علی اکبر مجھ کو

قطعہ

کئی تھی ناظمہ صفر اکبر ہلایا وعدہ	ایک آئی نہ بہیا علی اکبر مجھ کو
-----------------------------------	---------------------------------

صبح کرتی ہوں شب بھر میں تری گری کر  
 بالو کہتی تھی تو لایا نہ پد رسے کہہ کر  
 بالو کہتی تھی نہ نعلی کوئی حسرت دلی  
 کہتی تھی جیاتیسی لیشا کی شلو کی بالو  
 شیر حق کہتی تھی سایل سی جاک آتا ہر  
 کہا نہ زیب نی رو اچھن گویہ نہیں چہ  
 سرا کہہ سی کہا بالو فی غریبان ہو کر  
 کہا نہ زیب نی کہ صد شکر یہ نوبت پہنی  
 کہا نہ زیب نی کہ کپڑا تو اوڑھناؤں ہی نہ  
 کوہ و اندوہ و غم و درد گری بہن پیہم  
 کہا نہ زیب نی کہ اسی صبح قیامت بظلا  
 شاہ کہتی تھی کہ ایک ہر یہ کیا ہی نالو  
 عمر سعدیہ تاکید ہوئی حاکم کی  
 کہا عابدی کہ غیبت سے گر آتا ہوں  
 لائے الحمد کہ مقبول ہوئی بیت کوئی  
 کنج غزلت سی نہ دیکھی کوئی اچھی صحبت  
 بہول جاؤ گا تری شوقین سب چکھتا  
 کیا نتیجے اگر نہ نہ آئی اسی قبر  
 در بدر پہر کی صدا افسوس گنوا ہی اب عمر

استوار میں گزرتا ہوں دن چمکو  
 انی دای ہی نہ سبھی علی اکبر چمکو  
 پاؤں چلنا نہ دیکھایا علی اصغر چمکو  
 دی گئی مین یہ لٹائی علی اصغر چمکو  
 دو گری کی لی اسی فاطمہ چادر چمکو  
 کی ہی خالق فی عطا نور کی یاد چمکو  
 داری مان آکی اوڑھائی تین چادر چمکو  
 کہ ترس کہا کی ہر ایک دیتا ہی چادر چمکو  
 دی اگر تو میری کوئی ہو یاد چمکو  
 کہی گردن لی اوٹھائی نہ دیا سر چمکو  
 شام میں لاتی مین ہر چم کہلی سر چمکو  
 دون تری راہ مین گر لکھ لکھ چمکو  
 بیج دی کاٹ کی جلدی سر سر چمکو  
 دفن کرنی نہیں دیتی تن سرور چمکو  
 قصر فردوس مین رہی کو ملا کہ چمکو  
 ویسے بہتر نظر آیا نہ کوئی کہ چمکو  
 یاد آئی گانہ غربت مین کوئی کہ چمکو  
 آج سو نیکو ملا ہی یہ نیا کہ چمکو  
 مگر اتیک کمی مین نہ ملا کہ چمکو

<p>             مار ڈالی گا ترا داغ برادر محبو              کہ یکہای گافلک لاش برادر محبو              دیکہہ یانگی جوزنب تہہ خنجر محبو              چرخ دکھلاتا ہی آئینہ خنجر محبو              کوئی یحیٰ کی پٹھادی تہہ خنجر محبو              یاد ہی لذت آب دم خنجر محبو              اک نہ ہدم نظر آیا تہہ خنجر محبو              نظر آتا نہیں سید باکشی خنجر محبو              داغ دل دیگی پیرین دلاور محبو              کہین دیتا نہیں آرام مقدر محبو           </p>	<p>             کہا جاسی شہینی نہ جیو کاوا داند              یاس میں کہتی تھی حضرت کہ خیر اسکی تھی              شہینی قاتل سی کہا ہوگی قیامت پر یا              چاند دیکھا جو مجھ سے کا تو بولی حضرت              کہا زینب بی کہ سچ جابی گلابہائی کا              آب کوثر جو پاشہ فی کہا شکہ کہ ہم              فرج کی دقت کہا شہانی کہ تمنائی میں              بین جو خوشخوار کجی سی وہ نہیں پانستے              شاہ کہتی تھی کہ سب لیگی طاقت میں              مژدی گوشہ عزت میں ہوں کس طرح           </p>
--	---

### سلام مولف

شہانین ہی بلندی وہ آسمانی لیے	جو ادب ہی تیری نکلیں کچھ نشانی لئی
-------------------------------	------------------------------------

### مطلع

مرا نہیں ہی خموشی میں خوش بیان لئی	زبان سخن کی ہی سخن زبان کی لئی
------------------------------------	--------------------------------

### مطلع

<p>             سلامی نوک ہی جسطرح سچان کی لئی              زبان محفل عالم میں ہی وقار سخن              دُما و مصحف و تسبیح ذکر آل رسول              جبین و ابرو چشم درخ و لب و دندان           </p>	<p>             سخن ہی خلق میں ہی ابر و زبان کی لئی              سخن ہی خلق میں ہی ابر و زبان کی لئی              خدائی دین میں عجب نعمتیں پاکی لئی              وہی دیا کہ مناسب تھا جو جانی لئی           </p>
--	--

خوش اعطا و ذری صنعت خدائی ز ترک  
 بیان جو کرتا ہوں خال رخ حسین کا و  
 نہیں ہی شغل کوئی غیر مرثیہ گوئے  
 عرب یہ کہتی تھی سن سن کی خطبہ سجاد  
 سنا جو بحر جہانین ثواب ذکر حسین  
 بشکر و اسطے ہی موت موت بہر شہر  
 علی کی فیض قدم سی خجف کو اوج ملا  
 حسین کہتی تھی ہاں ای سافر جاگو  
 فلک پہ جاتا ہی شور علی ولی اللہ  
 کوئی دعا نہیں رد و تحسنت قبہ شبیر  
 نہ بول جوش جوانی ذر و رسیہ کہو  
 اگر ہے طالب روزی تو سرفراک پیغمبر  
 ابو تراب کا بندہ ہوں ای زمین لبین  
 سدا بہ ادٹھائی دی ای آسمان جھکوں  
 پکاری خمیہ سی حضرت کہ لوگئی شب قیل  
 دل و جگر کو ہلاتا ہی حر کا افسانہ  
 یہ نہ نین غل تھار ہی ابو کہ امام ارمم  
 گیا بہشت میں جب حُر تو مصطفائی  
 بہاد شہ سی چشمی ترکشونین ہیم کے تر

زبان دہن کی لمبی ہی دہن زبان کی لمبی  
 پسند بنتی ہیں تار سی میری زبان کوئی  
 خدائی کام ہی اچھا دیا زبان کے لمبی  
 ہوئی ہی خلق فصاحت سی یہ بانکی لمبی  
 تو چھلیاں ہی تیر سی لگین زبان کی لمبی  
 خزان چین کی لمبی ہی چین خزان کی لمبی  
 تر ہی مکین کہ شرف ہو گیا مکان کی لمبی  
 کہ ہی سپاہ عدد خواب کاروان کی لمبی  
 ہوا یہ اوج اسے نام سی اذان کی لمبی  
 بلند گری تو کیا خوف آسمان کی لمبی  
 کہ ہر بہار کے ہی ابتدا خزان کی لمبی  
 ہما ہی خاک پہ جھکتا ہی استخوان کی لمبی  
 فشار اسقدر ایک مشت استخوان کی لمبی  
 بری ہی اتنی ہی نرمی کرئی کہان کی لمبی  
 سحر ہوئی علی اکبر اوٹھو اذان کی لمبی  
 یہ وہ بد بہ نہیں رسم کی دستا کی لمبی  
 مژہ کی تیر ہی ہن اسے کمان کی لمبی  
 ننگا و حلا فر دوس مہمان کی لمبی  
 گر نہ امن کا گوشہ ملا کمان کے لمبی



<p>امام دین کو فقط آسمان نہیں رو یا          تیار نہ ملتا تھا احباب کا جو عابد کو          شفیق رنج و معیبت میں کام آتی تیز          قیامت آنہ گئی اسی جہان دون پرور          چار دیکھ کے خدا کو گردن سجا د          جو تیغ کینچی مابعد تو حلق کٹ جاتے          زمین کی واسطے میں یوں چار دہ معصوم</p>	<p>بکاز میں نے بھی کی قبلہ زمان کی لٹا          پشیمانی روئی تھی نذر لیبہ کار و انکی لٹا          حسین ہوئی تھی منگام و نوح انکی لٹا          امام پاک کا سر شمر کی سنا انکی لٹا          غضب خدا کا یہ طوق ایسی تو انکی لٹا          گلاب بند نادیا یوسف کی کار و انکی لٹا          کہ جیسی اختر تابان میں آسمان کی لٹا</p>
--	--

## قطعہ

<p>پکاری بنت علی سر سی جب چسی جاو          الی کشتی امت بیچا لے طوفان سے          شاع عالم فانی کو دور کر مونس</p>	<p>لباس خاک ہی اب جسم تو انکی لٹا          روای واطمہ دیتی ہوں باو انکی لٹا          سفر قریب ہی کچھ جمع کر د انکی لٹا</p>
--	--

## سلام ملولش

<p>اصغر سلامی تیر ستم کمالی آتی ہیں          تیر و کمانہ برستا ہی نہی ہی لاش پر          باز و جد ای شاہ کا بچہ ہے خونین          بولی سیکہ جہانگ و موڑ کی پردہ کو          حضرت کو تھی یہ فکر کہ با تو بھی گئی کیا          پانی دیا نہ ظالموں نے سیاسی سر          کت تھا شمر پانکی عباس کو ہی چاہا</p>	<p>گردن پدر کی ماہ تو پنہ لگائی آتی تیز          کالی گنا کی طرح عدد و چالی آتی ہیں          نہی ہی لاش چھاتی ہی پٹائی آتی ہیں          قربان ہو گئی میری مان بجائی آتی ہیں          گردن کو ماری شرم کی ہنوز رائی آتی ہیں          گل کی طرح سے دھوپ میں مرجھائی آتی ہیں          جویشی مشک دوشبہ لگائی آتی ہیں</p>
---	--

## قطعہ

کہتی تھی لاش شاہ پد زہرا کہ امی حسین	بابا تمہاری خلد سے گہرائی آتی ہیں
مدت کی بعد خاک سی او ہنہ کر ملو ذرا	نانا رسولؐ ما تو نکو پہلائی آتی ہیں
کہتی تھی شامی کٹ گئی بازو جو بہانگی	ویکھو حسین نہریہ گہرائی آتے ہیں
سجھا وجب گئی تو مدینہ میں شور تھا	آفت زد سی ستم زد دی دو کہہ پائی آتی ہیں

## قطعہ

جو ہوؤں پیشیاں ہوں علی کی اونہیں	سرنگی آج اونوں پہلائی آتی ہیں
کیا ظلم ہے کہ ایک کی سر پر نہیں ردا	بانو نکو اپنی چہرہ دینہ بکھرائی آتی ہیں

## قطعہ

اکبری وقت نزع کہا رو کی باپ سے	کچھ آپ میری مانگو ہی سجھائی آتی ہیں
شبہ بولی پردہ سی نکل آتی تھی تنگی سر	ای لال او سکھ خیمہ میں پہلائی آتی ہیں
عابدی محمد بنہ میں رو کر کے چوچھتا	کہتی تھی رو کے باپ کو دفنائی آتی ہیں
موت اس سلام سنکی تیرا بزم غمی لوگ	نہ آتو کا انکھوں سے برساتی آتی ہیں

## سلام مولنس

کرتا ہی اشک ماتم سرور خدا پسند	ای مجھری ابھی میں گہرا وہ شاپسند
--------------------------------	----------------------------------

## مطلع

مجرائی اہل حرص کو ہی کیا پسند	ہم بو ترا ہیونو کو ہے خاک شفا پسند
مرئی میں خاک راہ تو کل یہ ہم فقیر	جو کو چہ گرد و بین وہ کرین کیا پسند

کیا اختلاف ہی چستان و ہرین یہ اپنی اپنی طبع ہی امی سا گیند کو نہر گشتی آئی ہین وریائی طبع سی پنچاوی خلد باغ جنت تک ریلغبار روضہ سی شاہ کی نہ اوڑانا میر اغیار موزون ہون چند درو کی باتیں زوین چٹا کی رو مجلس ماتم میں مو مندو بہر خدا فقیر و نپہ سیا نہ کیجیو باغ غرا کو دیکھ لی کتی ہین بلیکین بان زایر و قریب ہی بیشک لیل شو کتی تہی شہ نمونہ جنت ہے کہ بلا آئی صدا بادیہ جنگل مسافر و عباس شہ سی کتی تہی شو ونگا نہر یہ	بلبل کو گل پسند ہی گل کو ہوا پسند تکو ارم پسند ہین کہ بلا پسند ہی عین آبر و جو گرین آشنا پسند انگلیسیان تری یہ نہیں امی صبا پسند یہ چہر چہار مجکو ہنین امی صبا پسند اپنی زبان کو سی تو اسی کا مڑا پسند ہی روح فاطمہ کو صدائی بکا پسند احسان ہین کسی کا نہیں امی صبا پسند دیکو یہ وہ چین ہی جہی مر تضا پسند ثابت ہوا جنت کو ہی ہی کہ بلا پسند کیونکہ نہو چین کو یہاں کی ہوا پسند بلبل کو آگیا چین نینو پسند شیر و کمر ہی ترائی کی شندی ہوا پسند
--	--

## قطرہ

نرمایاشنی پیار سی اکبر کو دیکھ کر اکبر یہ بولی جانب صحر اوٹھا کی ماتھے	تم ہی کہو جگہ کوئی امی نہ تقا پسند انکو وہ جا پسند ہی ہکو یہ جا پسند
---	---

## قطرہ

بوچھا دولہن کی مان سی ہمہ نیکے عقد آنکھیں چڑا کی بولی کہ آیس کی بات ہے	کیون تکو ہی پسند یہ نسبت کہ پسند آؤ کوئی پسند تو تکو نبا پسند
---	--

بہتی تھی شہ طحی خط تقدیر کس طرح	خج کو ہی ازل ہی ہمارا گلا پسند
مردم میں غل تھا دھتر نہ رہا ہی تنگی سر	اویخی گرین نہ آنکھوں کی یروی حیا پسند

قطعہ

کہتا تھا عمری رہو گانہ تیری ساتھ	محبت بد و نیکو ہوتی ہے نیکو کو پسند
نازی ہی پنجگو راہ مٹا لست پسند ہی	مین جنتی ہوں مجھ کو ہی راہ خدا پسند
تو عاشق تھی تو میں عاشق حسین	تجھ کو جفا پسند ہی مجھ کو وفا پسند
بکہرا ہی جب سے بلو میں زینب سو گند	اوسد لسی فاطمہ کو ہی کالی رد پسند
غل تھا بند ہی بہن نیز میں کیسو حسین کے	ہی ہی تھی کو تھی ہی نہ لف و وفا پسند
زینب یہ کہتی تھی کہ او مارو کی میں کو	بہا نیکی غم میں مجھ کو ہی کالی رد پسند
ہوئی نہ سرو آہوں کی موقوف ہوں لا	گرمی میں ہر شہر کو ہی ہند ہی ہوا پسند
کیا مال ہی یہ کہ ہر مضمون طبع زاد	حاضری جان ہی جو گرین آشنا پسند
نعت ہی ماہتہ کینچ کی کتی تھی مرقعاً	ہی اس گدا کو نان جو میں کا مزل پسند
کہتی تھی شہ بونہ پیر اگر زبان کو	راہ خدا میں پیاس کا بھی ہی نہ مرا پسند
پلکوں کی کیوں اوٹھائیں نہ خال ہزار	بنیا کی چشم کو ہی ہی طوطیا پسند
ہر رنگ تھا جو رنگ شہادت و اوکار	بچپن سے تھی حسین کو گلگون تبا پسند
راحت ہی ایک رات ہی سونا محال تھی	کس غنیمت وہ بہن جبین یہ ہی سر پسند

قطعہ

حضرت یہ کہ کی خلیک گی جی میں قبلہ	ایا جو ذبح کر نیکو شہر خفا پسند
نیل علی نما زمین ہو جادوان سر خرو	ہو جای نہ ریتخ جو سجد خدا پسند



آئی صد ایہ پر وہ قدرت سی یک بیک	مقبول بارگاہی تو ای رنسا پسند
اوسوقت ہی نہ سجدہ واجب کیا قضا	آئی ہیں حسین بیت یہ ہوا پسند
بہاری نہیں شہید و نہ دنیا کی خیال	حاضر ہوا استخوان ہی جو ہوا پسند
مولس خوشا نصیب کہ فرما میں تابدین	آیا میں یہ تحفہ مدح و ثنا پسند

مقطع

مولس کیا حسین فی صا داس سلام پر	لی بدیہ فقیر ہوا بادشاہ پسند
---------------------------------	------------------------------

سلام دلیرش

ہو ابو عشق تنہا ابو تراب مجھے	خدا اتنی کر دیا ترہ سہی قناب مجھے
-------------------------------	-----------------------------------

مطلع

نہ زمین نظر آتی میں بو تراب مجھے	ملا ہی قبر کی خلعت میں آفتاب مجھے
زمین ہند میں مٹی میری خراب ہونہ	کرو بخف میں طالب یا ابو تراب مجھے
نیت کپی گا ادھر سی جو ہوگی بارش آب	برس کی جو شین لانا ہی کیون سیاب مجھے
خزانہ گہری بہا تا پر دو و نہیں	دیکھائی چشم نی کیا کیا در خوش آب مجھے
کبھی نہ دوں عرق رویہ سہی نیت	نہرا رطری چینی جو دی گلاب مجھے
غم حسین میں ندی چٹری ہی اشکو کی	کہ آسمان نظر آتی لگا جاب مجھے
پدر کی غم میں ترپتی ہوں کبھی تھی مہرا	نہ چین آتا ہی امی بی بیو نہ خواب مجھے
چمکتی جام رہیں مسکدہ رہی آباد	نم غدیر کی دی ساقیا شراب مجھے
کلی حدیقہ زہرائی آبرو دے کر	کلی سی پتول کیا پتول سی گلاب مجھے
صد ایہ آتی تھی مقتل سی بعد قتل حسین	کسی خبری جو حاصل ہوئی ثواب مجھے

غریب و بیک و مظلوم و تشنه کام شود بندی رسنیں جو گردن کو بولی ملایا زار	ملی بن خلق میں سرور کی یہ خطا ہے مجھے خدائی آن کیا مالک الزعاب مجھے
---	--

قطع

حسین کتنی تھی اسی تیغ سب خاک جو مالین تیرا ظہیر دنیا میں اور نہ کوئی سیر	ستم کی فوج یہ آئی اگر عتاب مجھے تجھی بلال نیایا ہی آفتاب مجھے
رخ حسین ہی دعوائی ہم سہری کیا تو نقاب موہنی اولٹ دیجی علی گہر	دیکھائی زلف تو میری یہ آفتاب مجھے چمکے کہاں جلاتا ہی آفتاب مجھے
کئی ہوا کی نکرین نے سوال انیس	تباوی میری مولانی سب جواب مجھے

سلام لیس

نہ وہ دہوہ کو مائل جباب سمجھیں	وہ جاتے ہیں جو دنیا کو خواب سمجھیں
--------------------------------	------------------------------------

مطلع

نبی کا غرور و شرف تو تراب سمجھیں کبھی برا نہیں جانا کسی کو اپنی سوا	علی کی قدر رسالت آفتاب سمجھیں ہر ایک ذرہ کو ہم آفتاب سمجھیں
کریم جب کو عطا کر وہ فقرہ نیامین کہاں یہ مشک خشن اور کہاں کین	کہ جب کو فخر رسالت آفتاب سمجھیں یہ نوشگان خطا کو تو اب سمجھیں
بگلو کی کہانی ہیں پانی میں ناشگاہ ابو تراب کی درگاہی ذرہ بقدر	اس برو کو جو موٹکی اب سمجھیں ہم آسمان پر حسی آفتاب سمجھیں
اری نہ آئیو دنیا کی فونکی ہو کی عجب نہیں ہی ہوشیہ نہیں رکھی لہجہ	سر اب ہی ہیشی موج آب سمجھیں ان آنسو دلو کو فرشتہ کی گلاب سمجھیں

## قطعه

زمانہ ایک طرح پر کبھی نہیں رہتا	اسی کو اہل جہان انقلاب سمجھی ہیں
یہ اشک تاب ہی کہتی ہیں جسکو اہل طر	یہ خون گل ہی جی سب گلاب سمجھی ہیں
شباب کہو کی ہی غفلت وہی ہی پیتر کو	سحر کی نیند کو بھی شب کا خواب سمجھی ہیں
علی کا رتبہ آعلیٰ کوئی نہیں سمجھا	خدا کی بعد رسالت مآب سمجھی ہیں
جہانگیر نہ کو نہ کیونکر عراق کی نصحا	سوال شاہ کو سب لا جواب سمجھی ہیں
صدایہ وہ پوپ میں آتی تھی شہ کی تہی	کہ پہل ہم پیش آفتاب سمجھی ہیں
خدا کی راہ میں ایذا اسی جنگجو است	زمین گرم کو وہ فرش خواب سمجھی ہیں
حسین پیاس میں موندہ کو لی نہیں کیونکہ	چمک کو خنجر قاتل کی آب سمجھی ہیں
انیس محل و دیاسی کیا فقیر و ملک کام	اسی زمین کو ہم فرش خواب سمجھی ہیں

## سلام میرٹھیس

خود نوید زندگی لامی قضایہ می	شع گشتہ ہوں فنا میں ہی بھائی میرٹھ
زندگی میں تو نہ اکدم خوش کیا نہیں	آج کیوں روتی ہیں میرٹھ شامیر کی
کتنے عزت میں شمال آسیا ہو گئی شہر	رزق پر پوچھا ہی گھر بیٹی خدا میرٹھ
تو میرٹھ اجرای زماہ میں ستر پانگاہ	باغ جنت تیری خاطر کر بلا میرٹھ
کتنی تھی شہ سخت ہی تیغ و گلو کا مہلہ	یہ ہی مشکل پہل کر دیا خدا میرٹھ
یا حسین ابن علی قیاض عالم جان خلق	آپ کی ہر مصیبت میں دعا میرٹھ
آبر و مال و فرزند ان علاج غروب	کس کے خاطر یہ ہوا جو کچھ ہوا میرٹھ
بہر و یاد امن کو سود لائی ورت قصود ہی	زردیاں پر عطایہ بر کی عطا میرٹھ

<p>اور کچھ سامان کرو گیکھا میری لئی  ناموافق تھی زبانیکی ہوا میری لئی  ایک کھن اور کچھ جگہ پائیں پامیری لئی  خاک تو ہو جا تو حاصل ہو جلا میری لئی  تو ہی عا دل جو مناسب ہو نہ میری لئی  کیسا تیری لئی خاک شفا میری لئی  روئی ساری انبیا اور اوصیا میری لئی  شریت دیدار اکبر ہی دوامیر لئی  تلخ ہی اب زندگانی کا مزامیر لئی  واجب عینی ہی عدہ کی وقامیر لئی  کر بلا کے واسطے میں کر بلا میری لئی</p>	<p>قطع امید ایک سی ہوئی کچھ نہیں  نام روشن کر کی کیونکہ شہنا مثل منع  خلعت و جاگیر کیا ہی اب عنایت  ہر نفس آئندہ سی پیدا آتی ہی صدیق  پہنچدی جنت میں یاد و نغمہ میں  ای ہوں اپنی اپنی قسمت کا رشک کیا  کہتی تھی شہ حضرت آدم سی تا ختم سل  کہتی تھی صغیر اہلندای سی نہودیگی شفا  کہتی تھی حضرت علی کبر ساتھ میں نہیں  کہتی تھی شہ کو آنا کوئے رکھو گا زریخ  خاک ہی ہی خاک کو الفت تر تیا ہوں آ</p>
---	---

### سلام میرا نہیں

<p>اوتوب کام بگڑی سوز جا میں گے  جنین کی جوڈن جا کی مر جائیگے</p>	<p>سلامی در شہ پہ گر جائیں گے  ہر اک آن بیان زندگی موت ہی</p>
---	---

### قطعہ

<p>سرک جاؤ ہم نہر پر جا سینگے  اٹیک کر کئی طفل مر جائینگے  تو ادکھری ہوئی دم نہر جائینگے  جو ہو نہر خالی تو بہر جائینگے</p>	<p>کہا فوج اعدا سے عباس نے  سیلکانہ گھر اب ہی پانی اونہیں  گلاوسی جو اوتر گیا ایک ایک گونٹ  اسکینہ کی نہی ہی اس شک سے</p>
---	---



پھر گی جو ندی سیری اشک کے  
تو نظر و نسی دریا او تر جانیگی  
قطعہ

نہو نسی کتنی تھی زینب کے لال	جو کچھ ہمسای ہو گا وہ کر جائیگی
نہ دکلاؤ متعین سچہ کر صغیر	ہم ایسے نہیں ہیں کہ ڈر جائیگی
پہن کر کما شہ فی رخت کن	یہ کپڑی بھی تنسی او تر جائیگی
مرم سے شب قتل کتنی تھی شاہ	وہ صبح ہم کو چ کر جائیگی
مصیت کی لائیں بسر ہو گئیں	نہ رُو وہ وہ دن بھی گزر جائیگی
یہ کہتی تھی بانو خیر کس کو تھی	کہ اکبر جوان ہو کے مر جائیگی
عدو رنج دہی تو کتنی تھی شاہ	ہم اب پیر کی یہاں سی نہ گھر جائیگی
خدا تو ہی شاہد کہ مجھ پر ہوں	چھین گی کمان اور رکھ جائیگی
خدا بات رکھی جہان میں اُمیس	یہ دن ہر طرح سے گزر جائیگی

### سلام میرٹھیں

رنج و نیاسی کہی چشم اپنی نم رکھتی نہیں	آخر غم آل عبا ہم اور غم رکھتے نہیں
کر بلا پہونچی زیارت کی جہن بردای کیا	اب ارم بھی ماہتہ آئی تو قدم رکھتی نہیں
دربہ شاہنوں کی نہیں جاتی فقیر اللہ کے	سر جان رکھتی ہیں سب ہم ماناں قدم رکھتی نہیں
صورت مجرب خم ہو کر لصد عجز و نیاز	سر نہ رکھیں گے تو منبر پر قدم رکھتی نہیں
دیکھنا کل ٹوکین کما تھی پیرنگی اونکی سر	آج سخت سی زقیقہ جو قدم رکھتی نہیں
کہتی تھی آعدا کہ سچی ہی علی شہین	جب بڑا تھی میں تو پیر بھی قدم رکھتی نہیں
دہو دی اشکوں کی دوسری سیری عمال	ہم تیرے پردہ اچھا ہی ابرو گرم رکھتی نہیں

بو سوخی این مال دنیا نسبی این خالی از کجی تنه ای دل دولت جوین ده دست کرم گیتی	هم این صابر بر خیال نشین کم کر گیتی نهین
--	--

## قطعه

زوری اسکی لیا بیستی رسیدان سخن بیه دوات و خامه بی ملک نصرت کشتان	اور نیز و ماتهین غیر از قلم کر گیتی نهین
نقد جان تک دیگی هم جاتی بین لطفی کشتان	کون کتاهی که هم طبل و علم کر گیتی نهین
ایک لشکر تو گل ایک نقد جان بر یار	عاریت جوشی بود او سکو باس هم کر گیتی نهین
کتی تنی سجاد کینج سکتی نهین جب طرمان	بین غنی لکی کوی دایم درم کر گیتی نهین

## قطعه

کتی تنی فضه کسی لو توگی آکر طامو یه مکان محبوب حق کاهی نه آنا طامو	سیم و زر شیر کی از محرم کر گیتی نهین
چادرین چینی گین راند و کی عابدی کها مرثیه اکر دن مین کیاسب لکی او توگی آکر	بی اجازت یران ملایک بی تقدیم کیتی
	کچه حیا و شرم بیه اهل ستم کر گیتی نهین
	ماته سی کیون آج قمر طاسن ظلم کر گیتی نهین

## سلام میر انیس

کمری جب زوار و دوزنزل گی	مجر جنت کارسته مل گی
کیا شادوت کی خوشی تنی شاد کو	زخم جو کهایا بدن پر کهل گی
سینه اکبریه دمان برچی لکی	کهرین چان مانا کلیمه مل گی

## قطعه

تنی علی اکبر جنب رشک چمن	کر بلا کو لطف جنت مل گی
--------------------------	-------------------------

بات کی جب بول بوندی خیرہ پری | سُکرائی جب تو غنچہ کھل گیا

قطعہ

شہسوار دوش احمد کا پسر	قید میں پیدل کئی منزل گیا
بشیر لون سی پند لیان زخمی ہوین	طوق سی نازک گنگا چل چل گیا
ردی اسایش نہ دیکھا عمر بہر	جو گیا دنیا سے رو بیدل گیا
قہر حق تما غیظ عباس علی	شیر کی نعرہ سے جنگل بن گیا
کہتی تھی شمل کئی ہم خاک میں	ای فلک بتلا تھی کیا مل گیا
شکر اللہ تحت پرستی علی	جلو و فرما حق ہوا باطل گیا
پنجین کا واسطہ دیکر آنیس	جو خدا سے تنہے مانگا مل گیا

سلام بشیر

دیکھا یا ضعف کی زور اپنا جب کبھی چلی	قتال بنیض میں رہ گئی جہان سے چلے
خدا کی راہ کے کوٹھن لکے بند نہ رکھو	کری بھی خیر اگر کام کچھ زبان سے چلے
ہو سخن کی سبب شہر شہر میں شہرہ	جد ہر قلم کی طرح ہم چلی زبان سے چلے
محال ہی غلبہ اسفلون کا آعلیٰ پر	زمین کا زور بہلا خاک آسمانی چلے
لکھی تھی نجات میں گردش جو موت پر کار	پہرائی ادوی مرگز یہ ہم جان سے چلے
یکارتا تہا نسیب عدالت حیدر	کہ بھکی باز کو تر کی آشیانی چلے
قوی ہی ضعف تضرع کجا خرام کجا	دو منہ لہ کیا گرد و قدم مکان سے چلے
خدا کی شان یہ کہتی تھی و بدم مابہ	یہ بوجہ بشیر کو کجا مجھنی نا تو نسی چلے
ویرا کی تھی یہ حد امن میں یہ بین ہر خوف	سافر کو کوئی بڑھ کر نہ کاروانی چلے

بلاک سیطرف ای کی تیغ ادھر ہوگا  
نشانہ ہونگی بہن تیر جس مکانسی چلے

قطعہ

لکھا ہی بھر کہ محل میں تھی اُمّ مانی کی  
خوشابراق سبک رود تیز رفتار ہے  
رسول جانب معراج جس مکانسی چلے  
اس آسمانسی اندری اوس آسمانسی چلے  
کسیکے تیغ جو بڑا ہر میری زبان ہی چلے  
خدا کی نشان کہاں نہ کہہ کہاں سے چلے  
اُنیس بارِ علایت یہ اور بار گناہ  
اودھا وہ بوجہ جو اس شست آخو انسی چلے

سلام مولس

مخبری سر تو عین لیگی تن چوڑ گئے  
شہ کو سلم لکھا ہون تن تنابہائی  
مانی روتی تھی تو کہتی تھی یہ صغیر اجہم  
بانو کہتی تھی گنی باغ ارم میں اکبر  
شہ کو صغیرانی لکھا شہر میں خاک ڈرتی غم  
آستین چوڑی دو پہن پاس ہی قاسم نے  
رائیں جب کہتی نہ رو تو یہ کہتی کہتا  
بانو کہتی تھی کفن تنگو خوش آیا اصغر  
عرق خون ویکلی لاش پشیر خدا  
شام میں غل تھار ماہو کی چابی قیدی  
اشک خون روتی ہوئی شام کی سجاو

بیکفن لاشہ سلطان زین چوڑ گئے  
میان زفاقت میری سب غمگین چوڑ گئے  
لیگی سب کو بہن شاہ زین چوڑ گئی  
پالی ڈھائی کو ای رشک زین چوڑ گئی  
آپ جس روزی یا شاہ وطن چوڑ گئی  
بیابانی ایکرات کی مان پاس وہیں چوڑ گئے  
ہکو رونی کی لئی ابن حسن چوڑ گئے  
اپنی کرتی بھی تم ای غنچہ دین چوڑ گئے  
وادئی ظلم کو صدی سے برن چوڑ گئی  
آج زندہ کو گرفتار بن چوڑ گئے  
باپ کو زمین جو بیگیہ رو کفن چوڑ گئی



ہوئی پہلنی کی اکبر کی خوشی تھی ملکو  
کہ اجل لیکن ہستی کا چین چوڑ گئے

قطعہ

بوجھتا تباہ کوئی مادر قاسم کا یہ حال  
رو کی اور بہر کی دم سرودہ کہتی تھی یہی  
کچھ نشانی بھی ہیں فرزند حسن چوڑ گئی  
شاہ فرماتی تھی عریان رسگی میری لای  
داغ دل چوڑ گئی اور دو دہن چوڑ گئی  
کتنی تھی رو کی سکنہ تھیں ڈھونڈ دینے  
علی اکبر بھی تھیں آج بہن چوڑ گئے  
ماہہ آناٹی مضمون کا ہی مشکل تھیں  
اہلکین تہہ اگر رخت کس چوڑ گئے  
کوئی بات کوہین اہل سخن چوڑ گئی  
ای چچا جان مجھی تشنہ دہن چوڑ گئی

سلام مولیس

مجرئی تھی بین السودر سلطان ہو کر  
خشکی لعل شاہ کا جب در بیان آیا  
آبر و پای ہے کیا چشم فی گریان ہو کر  
اشک خون گرئی لگی لعل بدیشان ہو کر

مطلع

غیر کی مدح کرو نہ کاٹنا خواہون کر  
دی یہ سیال فی صدایکی علی سی خاتم  
مجرئی اپنی ہوا کھوون سلیمان ہو کر  
لو کہ اجا تا ہی مسجد سی سلیمان ہو کر

قطعہ

بانو کہتی تھی برس دن ہی تم انجھوئی  
خاک و دودہ پہ دلو انہیں سکتی واری  
ہوئی سچان چہ مینی کے میر سچان کو  
بستیان لٹ گئیں خجل بین گلستان کو  
ہو گیا شرب و بطحا و مدینہ خالی  
وصف خسار کیا لعد ثنائی لب شاہ  
قید بین آئی سی مان بی سر و سامان کو  
جانب شہر حلب آئی بدیشان ہو کر

ایہ

<p> نہیں ملتا کہیں تصویر سکند رکا تیا  عزلی کو تر بھی لیا حور بھی جنت بھی  کس سے پہنچیں خبر قافلہ ملک عدم  لب شپسیرہ رکھی ہو پٹری غلام نے  آست آخر مرسل کے گنہ دانہ دی  شاہ کتہی تھی یہ کیا غلام ہی ای ہنر و نر  سینہ شہ یہ رکھا شہرے لڑا نوی بات  تشنگی باپ کی سجاد کو بولی نہ کہی  شاہ جب کہتی تھی تقصیر تو تبا ویری </p>	<p> سبکی موندہ دیکتا ہی آیت حیران ہو کر  پیر گیا لوٹ میں سپیر کا جہان ہو کر  کوئی پیدا نہ ہوا خاکس بنیان ہو کر  لوگ رونی لگی انشت بدندان ہو کر  دوہو پ میں لاشہ شبیر فی عریان ہو کر  ہم رہی جاتی ہیں یاسی تیری ہماں ہو کر  پاس قرآن کیا قابل قرآن ہو کر  جو پیا گھونٹ ہی پانی کا تو گریبان ہو کر  سر جھکا لیتی تھی بید رویشیاں ہو کر </p>
---	---

قطعہ

<p> شہر سے کتہی تھی شہر کیر بکا تو ذبح بھی  حشر کر دیگی بیاشیر خدا کی دیاد  ابرنیسان نے جو دیکھا کر دم دست حسین  چمن و بہرین تو ام ہی سدا شادی غم  کہتی تھی ویکہی زہرا کی مرقع کو قضا  قدر روان داوہی دیتی نہیں جہان اللہ  جب چلی شاہ مدینہ سی تو کہتی تھی ملک  شمال آل محمد ہو ہی اللہ اللہ  دوہو پ میں شہ کا جو نورخ روشن چکا </p>	<p> ابھی دوڑ نیلے ہی چاک گریبان ہو کر  قہر لاسکا مسر فاطمہ عریان ہو کر  یاسی قدس یہ لگا لوتھی دامن ہو کر  کون گل ہی جو رویا نہیں خدا ان ہو کر  یہ ورق جمع نہ پیر ہو لگی پریشان ہو کر  کیا سلی پائی تہن دنیا میں مستحداں ہو کر  ہو گا آبا و نہ اب شہر یہ ویران ہو کر  یای کیا مرتبی سلمان میلان ہو کر  رو گیا مہر حرا ختمہ دامن ہو کر </p>
--	---

<p>دین ہر موی مرہ کر گیا پیکان ہو کر  ساری گہر وہ گئی سادات کی ویران ہو کر  شکر خالی کیا ہر زخم نے خدا ہو کر  عید قربان ہوئی معشوق بہ قربان ہو کر  قتل کرتے ہو سلمان کو سلمان ہو کر  دین احمد کو جلا دیگی بجان ہو کر  جہم گئی قطرہ خون جسم پیکان ہو کر  صبر کو نیکو غم اکبرین کروان ہو کر  واہ صدقہ گئی اسی ہی تو بجان ہو کر  موی سر کو لدی مان فی پریشان ہو کر  سر کو ٹکرائی لگی داخل زندان ہو کر  روضہ شاہ پہ جائی خراسان ہو کر</p>	<p>گر پڑا شنی جی خیم غضب سے دیکھا  جانسی خاکین شریب کی لسانی والے  کیا شہادت کی خوشی تھی پس ہر اکو  ذبح کی بعد بھی شہ کی نہ ہو بین انگین  فوج اعدا اسی کہا کرتی زہی دنداری  یسی ل محمد کی رحیمی کے منشار  لاش سپیر یہ یہ وہ پیر تری قتل گاہ  کستی تھی باتوی بکس کہ تباؤ لوگو  لاش اکبر سے کہا مان لے کہ نشان پھر  زلف اکبر کو جو دیکھا سر نیزہ پر خون  تہا یہ اوس گھر میں اندھیرا کھر لاکھ  یہ سیری کی جو مقدر نے ہماری سوس</p>
---	---

### سلام سلیس

<p>سلامی چاہی ملک سخن بین یوں غزل  اد تھا جب سندھی دل بوضہ سحر زہین  فرس پر گرتی گرتی جب والا سہل بھی  نہ اوشی نرم عالی سی کوئی نہ بھی  جہان سی دھم گئی ہم اب تو راحت علی  یقین ہی اب یکا یک جہم خالی کاغذ</p>	<p>دل عالم پہ نقش حکم نافذی بدل مٹی  ترد کیا مقام و کوچین ہمیں فقیر کی  نظر آئی لگی اعدا کو شان صاحب دل  ادب سی قاعدہ سی مان تو رہا وصل  ہماری جان لینی کی لگی کیا تر دہتی  یہ سیری فی بنای قصہ تین تر لکھ والا</p>
--	---

خدا کی دی ہی ہو کو مشیہ خالی کی وقت نصرت پیشہ میں ہم بال ساقیوں کو پوچھنا جو رکھ دی سر پہ او سکی اوجہ ٹھاکر کر سلیس افسوس گو ہرین جو ہوان نہیں	اولت دین مجاہدین سب جب سر سبز کبھی تب خوشگانی جب کبھی ہنسنا زمین پر پہلوان آسمان چاہیگی مل ہی جست درج دہن سے پہچاں ہر گل
---	---

### سلام مولس

مجرئی ختم کو دعویٰ ہی کہ دریامین ہوں	اشک کہنای چک کر دریکتائین ہوں
--------------------------------------	-------------------------------

### طرح

مجرئی عاشق روی شد والا میں ہوں حری شہ کتی تھی تو اپنی گناہوں سے ڈر بل بسی خلد کو اکبری ہیہ کہ کر فاسم نہر پر کتی تھی عباس زہی غور شرف نشاں دس دیشہ کتی تھی کہ میں ہوں	گل فردوس وہ ہی بلبل شیدائین جس کا دامن و خطا پوش وہ دریامین حشر تک سب جسی رو و نیگی وہ دور فخر مریم جو ہی اوس بیاسی کاسقہ یثین علم سبز ہوا ہر تہا کہ طوبامین ہوں
---	--

### قطرہ

نرسی فرماتی تھی عباس کہ شرمندہ ہوں کیا ہوا میں جو تہا بنی تیری گور یکی رکاب شاہ کتی تھی یعنی مجھی رو کو تو پہلا سرشتہ گستاخانہ نیز یہ تکان دونه مجھی	خانہ زاد پیر حضرت زہرا میں ہوں تو ہی میان غلام شد والا میں ہوں تم کئی لاکھ ہو اور بکسین غلام میں ہوں ظالمون تاج سر عرش مظالم میں ہوں
---	---

### قطرہ

شمرئی کتی تھی عابد نہ سمجھ محکمہ مرضی	مردی جا ہوں تو جلا دوجہ میجا میں ہوں
---------------------------------------	--------------------------------------



اسد اللہ ید اللہ کا پوتا مین ہون	ابھی بگڑو تو کئی زور بند ہی مانتو لگا
قطرہ	
عازم گلشن فردوس معلایں ہوں اودھو اسی اکبر گل فام کہ تنہا مین ہوں	شاہ لاشوں سی یہ فراتی تھی وساتہ میرا آدای قاسم عباس کہ بیکس ہو مین
قطرہ	
تو تو واقف ہی کہ احمد کا نواسا مین ہوں ای زہرا کی یہ آواز کہ پٹھان مین ہوں تو ہی سیراب کئی روز کا پیاسا مین ہوں چینو چادر نہ میری دختر زہرا مین ہوں بجگو گری نہ نکا توئی بیوہ مین ہوں عندلیب چین حضرت زہرا مین ہوں	شمنی قاتل سی کہا کرتا ہی کیوں بچھی غوری سن تو ذرا کون یہ دوہا ہی کھرا شاہ کتنی تھی کہ رک رک کی چال ہی خیر شمر نیتن کرتی تھی رو کہ دم غارت زینب موتہ چپائی ہوئی گونگٹ مین کتنی تھی باغ فردوس مین میری نشین بولس
سلام بولس	
شہ دین نے نفس سرد جگر سی کہنی شمنی جو رخ صعوبات سفر سی کہنی کشش الفت شبیر نے گبری کہنی حلق سے تیر کو برہی کو جگر سی کہنی ملک الموت فی دامن کو اودھو سی کہنی دوان اوی موت فی انوش پد کہنی چادر دختر زہرا کو جو سر سے کہنی	مجرئی شمر فی خیر جو کمر سی کہنی کس سا فر پہ زمانین یہ الفت گذری خرسی جو کستا کہ ہر جا تا تو کستا دہری شمنی کی آخری خدمت یہ علی البر کی استین کہنی دولہن فی تو اودھو دور نے لیگی بانو نشی رہنن علی اصغر کو حسین شمر سے کتنی تھی عابد غضب جانی گا

لکھ دیا کہینے جو ان بٹی کو خنجر کے تلے دم یا شاہ فی اگر تر شمشیر دو دم زخم گیر اتنا کچھ کل آیا باہر ہی غضب شمرنی کیا ظلم کا یہ کیا	شہنشاہ کی کئی ہاتھ بستی کہینا یک بیک شوق شہادت کی جو گہری کینچا جگہ میں برجی کا اکبر کی جگہ سی کہینچا تہام کر گیسو و نکو لاش بد رسی کہینچا
---	---

قطعہ

جب رسن بستہ جلی الجھرم پیش نرید کہینچا ایک سرائی بڑا شمر یعین برق چکی کہ عدد کا نپ گئی ای نوکس	بنت زہرائی دم سرور جگر سی کہینچا اک مزار سی کاغذی فی ادھر سی کہینچا چندری تیغ کو شہنشاہی جو کھر سے کہینچا
--	---

سلام انیس

پڑا جو عکس تو ذرہ بھی آفتاب بنا بنایا روضہ سرور جو گر بلا میں ہوئے جو آبرو کا ہی طالب تو کمر قریزی سیری گناہوں کی دفتر کی ابتہری کی لئے عمار تین تو بنائیں خراب ہونی کو یہ ششقل ہوئی سینہ میں آتش غم شاہ یہ دیکھتے قاسم و اکبر کو غل تہا غم میں ہوا یہ کیوں ہیں فرومایگان بھر فنا فلک پہ نالہ سوزان فی برق چمکائی تیری سلام میں بالکل ہی مرثیہ کا مڑا	خدا کی فصل سے جسم ابو تراب بنا ملک پکاری کہ اب غلہ کا جواب بنا یہ کھشک ہوئی جب پھول سی گلاب بنا نئی سیاق سی بگڑا ہوا حساب بنا اب اپنی قبر سی اسی خانہ خراب بنا کہ آہ سیخ نبی اور جگر کباب بنا جو معیدیل نبی ہی تو لا جواب بنا جو بڑھ گیا کوی قطرہ تودہ حباب بنا جو دودہ آہ فلک پر گیا حساب بنا انیس تم سرور میں اک کتاب بنا
--	--

## سلام بولس

دولت ہی سلامی غم سرد میری آگ  
بہترین ہر اشک سی گوہر میری آگ

## مطلع

ہی خاک اور اکیر برابو میرے آگ  
ہر اشک کا دعویٰ ہی غم سبط بنی بین  
شبیر کا موندہ جو غم کی کتنی تے محمد  
زہرائی کا شاہی سردینی پر شبیر  
کتنی تھی علی دست خدا نام ہی میرا  
سجاد خیزن کتنی تھی یاد آتی بین بابا  
شبہ کتنی تھی بہا کی گئی ناتھہ اوٹھا کر  
ہی بات ابھی رنگی طلب کرتی تھی نصرت  
شبہ کتنی تھی کیا جنگ میں حاجت ہی  
آیا شبہ سانی ظالم کے کوٹو لا  
سریشٹ کی شبہ کتنی تھی فریاد خدا یا  
شبہ کتنی تھی کیا غم ہی اگر بند ہی پائی

ای مجھ ہی زرد رخ زرد میری آگ  
مین وہ ہوں کہ بقید رہی گوہر میری آگ  
یہ لب بین بہ از قد کر میری آگ  
نہیں ہنس کے پڑ ماغون کا حصہ میری آگ  
ہلکا ہی سپری در غیر میرے آگ  
بیوان پہ نہ پھیری کوئی خجہ میری آگ  
بیجان ہوئی جاس دلاور میرے آگ  
جوڑا انہیں ماتھو نکو بر اور میرے آگ  
ہی روح این کوئی ہوئی پر میرے آگ  
ازینب کو بھی لی آگہلی سر میرے آگ  
دم توڑتی مین خاک پہ اکبر میرے آگ  
حورین میری پہلو بین ہی کوثر میری آگ

## قطعہ

شبہ کتنی تھی چار این کی کچھ نہیں جات  
بین پہلو بین جھنڈا رے پوٹی

سینو نکو سپر کرتی مین یاد میرے آگ  
جاس پس پشت بین اکبر میرے آگ

## قطعہ

فرمانی تھی عباس کہ ہو دی جی موعی	مان خگ کو آئی وہ دلاور میری آگ
بی نہر پہ جامی نر کو لگا صفت سیل	باند ہوگی اگر سد سکندر میری آگ
جو پوچھا حاکم سے سرش کو تو کہتا	سردار دو عالم کا یہ ہی سر میری آگ

قطعہ

رور کی سیکندسی یہ فراتے تھی پیر	پانی متین ہو گا ندی سر میری آگ
دل غمی بہر آتا ہی پستای کلیجہ	کیون خالی لئی آئی ہو ساغر میری آگ

قطعہ

غمدیدہ از لسی ہونین کتی تھی بہر پیر	ٹوٹی در دندان پیر میرے آگ
محسن کی شہادت کا ستر انگہ لوسی دیکھا	اور پہلوی مادر پہ گرا در میرے آگ
مگر می دل شیر کچی دیکھی لکن مین	تلواری زخمی ہوے حیدر میرے آگ
یہاں آئی تو یہ ظلم مقدر نی دیکھایا	شیر کا خنجر سے کٹا سر میری آگ
سوکس مین از لسی در سرور کا گد اہون	در ویش مین دازاد سکندر میری آگ

سلام ہوئیں

سیف بران ہی رجز بطر رسول اللہ کا	شیر لبیل ہو سنی نعرہ جو بسم اللہ کا
----------------------------------	-------------------------------------

مطلع

مصحف ناطق کو کیا ڈر کوئی بدخواہ کا	نیز خطی ہی کافی مد بسم اللہ کا
------------------------------------	--------------------------------

مطلع

ذکر جب چیرا سے شہر شہ زباجہ کا	چل گیا ماسد پہ از دین بسم اللہ کا
--------------------------------	-----------------------------------

مطلع



حق ثنا خوانی علی صفدر دیجاده کا	جانتا ہی وہ جو قاری ہی کلام الہ کا
مطلع	
وصف لکستان ہون فرا حیدر دیجاده کا	قافیہ اس بیت میں لازم ہی بیت لک
مطلع	
ادج موسا کا ہوا ایسا نہ روح الہ کا	عرش اعظم نام ہی مولا تیری را گاہ کا
مطلع	
ذره کتر ہونین ادسکی تجلی گاہ کا	جلوہ مہر درخشان عکس ہے جبل گاہ کا
مطلع	
ای زینجا عاشق کامل ہونین آتش کا	چادہ میں ہی دم بہر اوسف فی جہاں کا
مطلع	
یا آلہ العالمین صدقہ رسول آئمہ کا	تجکوبہ ہی کردی مسافر کو بلال کی راہ کا
مطلع	
بزم ماتم میں خیال آئی جو قتل شاہ کا	سینہ گردون ہون بجا تیرا آہ کا
مطلع	
مجرئی یہ قول تہا خیر الورا کی ماہ کا	میں ہون بسیر یہ بلا ہو جی حقی لک
ناتوانی میں ادشہای ہونین سیر کو غم	دیکھہ ای گردون تجل ایک برنگ لک
بلغ جنت میں ہو اکی طرح جاپہنچیں ہم	تمام کردا مان دولت اپنی خضر راہ کا
دم ادہر نکلا اودہر طری ہو گی رافہ عدم	کون مشکل ہی سفر اس تشرل کتہاہ کا
گستی تہی حیدر در خیر اولٹ دو لگا کتہا	ناتہ ہون الہ کا بازو رسول اللہ کا

<p>یک ہی ضربت میں مر حب کو علی بنی کو          مرو کو آئی تھی صدایا یہاں سے فوجی ہمشاہ          لیجلا ہوں مایہ حب علی ہوی وطن          توڑ کر بت دوش احمدی جو کو دی مرفضا          پوچھتی کیا ہو عدم سے آگے یہ طینک جال</p>	<p>زور کیا شیر خدا سی چل سکی رو باہ کا          کام باطل کھٹک کیا مرد حق آگاہ کا          خانہ زاد شہ نہیں محتاج زاد راہ کا          غل ہوا اگر دو نہ بسم اللہ بسم اللہ کا          ہم تماشا دیکھنی آئی تھی حسرت گاہ کا</p>
---	---

مطلع

<p>کر کشش ای بخت خدای ہوں طینک کا</p>	<p>اگر باکو جذب کیا مشکل ہی برگ گاہ کا</p>
---------------------------------------	--

مطلع

<p>کاخ شاہی سی غرض طالب غرو جاہ کا          حُر کیا جب جو ضلع شہر بہرہ دیر کی کیا          شہ کی یاد راہی جانین دیکھتی تھی نہشت          کہتی تھی عون و محمد رہن جان و نیچے          عکس تیغ شہ سی یون کہتی تھی عدلی بن          او سکی فرزند ذکی قاتل کیوں جل جل شعلہ          بات کرنی کی بے مہلت دی دولہن بے شو          بر چہیان کہا نی چلا ہی نہیں اگر ساہو          کہتی تھی با لون جو ان ہو کر سد باری حق          شمر کو حضرت لنی دقت فوج ہی نصیرین کی          ضرب اول تیغ کی جیب کی گرد نہ بے جلع</p>	<p>بستیوں سے دور رہتا ہی فقیر اللہ کا          دیکھتے انجام ہی آل نبی کی چاہ کا          سج ہی سودا ہی بہت مشکل خدا کی لڑکا          مامون صاحب بکھواراں بہت جنگا          جاک کر تار کتان کو چنگوہ ماہ کا          اک شرارہ ہی جہنم جلی برق آہ کا          حشر تک ماتم تر با قاسم نبی کی بیاد کا          سا شاہی شہ کو سیر میں غم جا کھا کا          رہ گیا ارمان علی اگر تہاری بیاد کا          خیر خواہ خلق کیب شمن ہوا بخیر آہ کا          چونک کر نعرہ کیا بے لیل نے بسم اللہ کا</p>
---	--

دُر کے ہٹ جاتی ہیں سب شعلہ ملک	جا پہ پختا ہو شعلہ دل جلو کی آہ کا
خانہ دلگوہی سیر فوق بیت اللہ پر	یہ دنیا ہی خدا کا وہ خلیل اللہ کا
ابن لجم کو علی فی جام شربت کا دیا	خیر خواہ خلق کب شمن ہو ابد خواہ کا
قبرین کہد بچو موتس فرشتوں ہی	خادم مولای قبر ہے فقیر اللہ کا

### سلام موتس

روح قرآن کی ہی دروازہ رسول اللہ کا	دست موسیٰ بن عصا ہی بسم اللہ کا
------------------------------------	---------------------------------

### مطلع

ذکر جب چیرا سر سبز شدہ زیجاہ کا	چل گیا سینہ بہ آہ سین بسم اللہ کا
---------------------------------	-----------------------------------

### مطلع

عشق ہی گیسوی شکنیں رسول اللہ کا	ہوں وہ مجنون جسکو سودا ہی اکیڑ کا
---------------------------------	-----------------------------------

### مطلع

ای زلیخا عاشق کامل ہو نہیں پاس کا	چاہ میں ہی دم بہر ایوسف فی حبس کی پٹ کا
وصف لکھتا ہوں مکان حیدر زیجاہ کا	قایم اس بیت میں لازم ہی بیت اللہ کا
ابن عزادار و شریک نرم ماتم ہوں	با ادب بیٹو یہی دربار شاہنشاہ کا
فاطمہ جاروب کش ساقی کو تراب پاش	ادوح دیکھو ابن زہرہ کی شہادت گاہ کا
ہر قدم پر حضور ہی ہیں بشارت خلد کی	ای مسافر یہی تپا ہی کر بلا کی راہ کا
کیسہ خالی دیکھ کر گہیرا نہ شمع خیر کر	صرف جب ہو گہٹ کی بڑھ جاتا ہی بی
نقص ہی ردی علی اکبری کیا تشبیہ دون	چند دن میں بڑھ کی گہٹ جاتا ہی جلو کا

<p>             صبر با پیر و ادراکوی شب پیر سار سپر تو بود              جوین اعلا اسفلو کی حجت و جملگی لگی              تو از کربت دوش احمدی جو کودی تمنا              نه کی یاد را بنی سر دیدگی لیتی نهی              کیا خبر مونس که بستر سوگا کش کل بین کل           </p>	<p>             بات کیا ہی راہ پرانا کسی گمراہ کا              زیر دریا مار کب پتیا ہی پانی چاہ کا              غل اوٹھا گردو نہ بسم اللہ کسم اللہ کا              سچ ہی سودا ہی بہت مشکل خدکی راہ کا              ان اس بستی میں انکلا فقیر اند کا           </p>
--	--

### سلام مونس

<p>             مضمون جدا ہی فکر جدا ہی زبان جدا              بخش خدا کی عمدہ مداحی حسین              بر باد دی ریاض محمد گردون جو نظم              کتنی تھی شاہ پہر کی وطن میں نہ آئی گئے              زہرا کا چاند فرج ہو اجبت اشک خن              صغیر ایدر کی کتنی تھی آبی بساں بل جل              کتنی تھی مان کلیجہ پہ جلتی بین تیر غم           </p>	<p>             ای مجری ہی یہ سب سی یہ طر زبان جدا              دل شکر کر رہا ہی جدا اور زبان جدا              بلبل جدا تر مٹی لگی باغیان جدا              ابھی تیاہ حشر راہیمہ مکان جدا              روتا تھا آفتاب جدا آسمان جدا              ہوتا ہی تپ میں بھی سچ زمان جدا              جب سی ہوا ہی اصفیٰ پروگان جدا           </p>
---	--

### قطعہ

<p>             عابد کی سادہ پیشانیان زہر کی قید              کتنی تھی آہ کس سے کہیں اپنا درد دل              شدت یہ پاس کی تھی سیکہ پہرہ زرقا              دوڑی گھوڑی فوجی تاسم کی لاش پر           </p>	<p>             یہ غم جدا تھا داغ غم ہر مان جدا              ہم جان بلبل میں جب ہو اکاڑا جدا              تالوئی ہو نہ سکتی تھی سو کنی زبان جدا              یہاں تک کہ استخوانی ہو استخوان جدا           </p>
---	--

### قطعہ



وقت رنالی روی بہت عابد زمین ق	ہونی دکانی سی جوطوق اکران جدا
فرمایا خالون سی کہ سوچی ہوین	آہستہ پنڈ لیونسی کرو بیڑان جدا
المدری تفرقہ کرنا تابه اربعین	تن سے سر ارام زمین وزین جدا

## قطعہ

کتنی تھی شاہ روح جدا تن سی تو ہو	بیرہین پر ہو پسرنا تو ان جدا
روشن ہی گمریرا ایسی ہر دہی خلق	اکبر کو مجھسی کچھو نہ ای آسمان جدا

## قطعہ

شانہ سی کٹ کی دست عمار گر پڑا	قبضی سے تیغ کی نوین دنگلیان جدا
ریتی پہ دو نو ناتہ جدا تھی کٹی ہونے	افشان لہو سی مشک جباتی نشان جدا
اکبر پر سی نزع میں کرتی کلام کیا	پیکان جدا گلین جگر میں سنان جدا
بسل صاحب تریشتا تا نوین تن	تہرالی تھی زمین جدا آسمان جدا
یارب تو رحم کچھو یونس کمال یہ	جسم ہو روح دلی جدا تنھی جدا

## سلام مولس

مجرئی جلتا تہا شہ کا جسم سحر دہوت	شامیانہ تہا نہ لاشی پر نہ چادر دہوت
-----------------------------------	-------------------------------------

## مطلع

جب کہنی عطر گل خسار سوز دہوت	مجرئی کیا کیا بسی زلف معنہ دہوت
------------------------------	---------------------------------

## مطلع

اسقدر حدت تھی روز قتل سرور دہوت	ای سلامی غفل تھی میدا کی تہر دہوت
آگ بجی تھی سو او دسدن حرارت دہوت	یاہر آتا گر تو جل جاتا سمندر دہوت

اوڑتی تھی خوری شہر کی طرح رنگ کر کم  
 کس طرح سونامانہ پانی فاطمہ کی ماہرہ  
 وہاں تو ابن سعد کی سر پر لگا تا پتھر نہ  
 کیوں نہ تو ماضی میں گری سے ہو ارسین  
 سایہ میں نہ مانو کی تھراحت شہر سیاہ  
 شاہ فرمائی تھی گریسی غش آتھی بہین  
 واہری جرات کی تھراٹھرا تا فوج سے  
 برق خاقانہ بنگی تھی ذوالفقار حیدر  
 کستی تھی شہر کی گریسی وہ پادوی نہایت  
 جب ہو لہر تو فگن مہتاب ہوئی شہرین  
 لاشہ فخر نیلماں پر طہوران ہوا  
 بقیراری جبطرح آتش یہ ہو سیماں  
 تھیں ردائیں بھی لاشوں پر عجب نیرنگا  
 کستی تھی شہر پاد زہرا اور زامینا کھن  
 شہر نی اعدا ہی کہا لازم ہی یار و ہمسرا  
 کستی تھی شہر اسکودامن میں چھپالی ہی آرز  
 بانو کہتی تھی یہ آغوش چہرہ اتنی لال  
 دودھ بن متو کہی را تو فنی سوی بھی تھی  
 حلقہ شہ کا عکس پر تا تھا جو ہر دم وقت بوقت

سنکری جیل ہی تھی شہر انکرو ہو پین  
 ای تھی سیر سی بقیل تک برابر ہو پین  
 یہاں کترا تا مہر تابان پیمیر ہو پین  
 کلا ہلا آہو بھی ہو جاتا ہی اکثر ہو پین  
 چھاؤں نلوار ذمکی تھی مولا کی سپر ہو پین  
 کہو لہر سپر علم اوٹھ کر ہوا ہو پین  
 تین دیکھا ہو کیا سایہ کوثر ہو پین  
 آگ کی چنگاریاں تھیں دیکھی جو ہو پین  
 سر دیانیکا جو دی پیاسہ کیو ساغ ہو پین  
 چاندنی کا ہو گیا عالم سر اسر ہو پین  
 تھی بہم سایہ فلک ہوئی ہوئی ہو پین  
 گر کی تر بے اس طرح رشتی یہ اگر ہو پین  
 سو کستی تھی باغ زہرا کی گل تر ہو پین  
 جب نظر آئی ہماری لاش خواہر ہو پین  
 بونہر یا نیکی ای نکلا ہی اصغر ہو پین  
 جلتی ریتی میں بڑی ہی لاش اگر ہو پین  
 نکلہ دن پر چین سے سوئی ہیں اگر ہو پین  
 صدیقی جاوے نیند آئی اچ کیونکر ہو پین  
 شکل آئینہ چک جاتا تھا نچر ہو پین

<p>             رکھ دیا ترعین نے ایک تنگ گرم پر              بیکھن چاہا کہ قنادہ را وہ آفتاب              ہو لی سید فضل میں زینب کچھ بچو باہمی              کوئی یہ لاشی نہ عدا حضرت زدو کی              تپ کی شدت ہو گئی وہ چند نزل جھٹ              کیا نصیب ہی اسیران حرم پر ہوا              سایہ بامین یحیائیگی تو کس کو حسین           </p>	<p>             کاٹ کر تنسی سر سبط پیر و ہو پ میں              رہی دیتی تھی نہ زہرا جسکو دم بہر ہو پ              خاک پر ہی ہی پری ہی لاش سر و ہو پ              ریگ صحر اکا بہت بہتر ہی بستر و ہو پ              لیلی اوٹو کی رسن سجادی پر و ہو پ              اوچین رہتی تھی ہماری رات دن بہر ہو پ              حشر کی دن ویکہ کر لالان مضطر ہو پ           </p>
---	--

### سلام مولس

ای سلامی دیکھ کر بے روی اکبر چاندنی	آفتاب حشر بن جاتی ہی محشر چاندنی
-------------------------------------	----------------------------------

### مطلع

<p>             ہو مقابل عکس می شہی کیونکہ چاندنی              حسن شہی و کو عالم تماشہ متاب              یات وریا کا ہوا روشن سرخ عباس              مگر مجروح جب میدا نین چکی ہو نین              بیکھن رینین پڑا تھا آفتاب فاطمہ              قابل فرش در شپہر ہو نیکی حسین              غرق خون زیر زمین کر لیا ہو تاب              کشتگان ظلم تھی محتاج بیگور و کفن              سایہ اموال سبط مصطفی رات دن           </p>	<p>             یہ منور چاندنی ہی وہ مکدر چاندنی              بن گئی تھی و ہو پ میدا نین سر طرانی              یہاں سی و تاک بن گئی دریا کی جا وریا              سج ہی زخمی کو سقر ہو تی ہی اکثر چاندنی              و کو چاد و ہو پ تھی اور شب چاندنی              و ہو کی لای گاہ جب تک و نور چاندنی              و ہو نہ تھی پہر تھی جس سر و کو اکثر چاندنی              پرتی تھی لاشو پند وں بہر و ہو پ شب              رہتی تھی حسین مقدس میں برابر چاندنی           </p>
--	--

بند اوس خلعت سلیمین تھی اسیران	جبین را تو کو شہر تھی تھی نہ دم چاندنی
واغ اتم ماہ کامل بن گیا ہی بعد مرگ	یہاں اندھیرا قبر کی باہر سے اندھیرا چاند
چوپ گیا ہی جب ہی خورشید بقیاناک	اب نظر میں ہی اندھیرا سی ہی تر چاند
پر تو حسن گلوی شاہی ہنگام قتل	زیر خنجر چاند تھا بالائی خنجر چاندنی
ہندی اب مرقد شہیر برہو کس	ہی ضیاء میں روئے سرور کمر چاندنی

مقطع

جگو سوتس کر بلا کامل گیا او جگافن	یہاں ظلمات میں گویا سکندر چاندنی
-----------------------------------	----------------------------------

سلام سوتس

شہیر کے غم میں رو رہے ہیں	سو نہ آہ گہر سے دہور ہے ہیں
سلک گوہر ہے رشتہ نظم	گو یا موتی پرور ہے ہیں
گندم گندم سی جوسی ہے جو	پائیکے وہی جو بوری ہے ہیں
بیرنج میں خفتہ گان مرقد	کیسی راحت سے سو رہی ہیں
الی آب ہی شہ پہ تیرا دن	آعدا سیراب ہو رہے ہیں
خش فطر عطش سے ہے سکینہ	اصغر جو لبین رو رہے ہیں
کیا آب حیات اسے خضر	یہاں جالسی ماہتہ دہور ہے ہیں
اکبر سی پسر کو دی ہے رخصت	دولت شہیر کھو رہے ہیں
بیشرا امت کا ہتھ بنی کو	اپنی کشتی ڈور ہے ہیں
روتہ میں جو بزم شہر میں سوتس	و قعر عیان کی دہور ہے ہیں



## سلام مولس

شام کی غم میں بن اشک بہاواے	مجرئی ہن در فر دوسمین جاواے
کتنی ہموار و مصفاہی ملک علم	کر کے بند انگلیں چلے جاتے ہیں جاواے
کہا صفرائی کہ بابا کو یہ عرضی دنیا ق	کر بلا میں جو گزر ہو تیرا جانے واے
کیوں و نرات تری ہوں کیلی کہن	آپ کب تک میں سفر سی دہراواے
کہتی تھی عون و محمد کہ میں گو سنیں بغیر	پر ڈرائی میں میں ہم جان لڑائی واے
تیر عباس یہ جلی تھی تو کتنی تھی بول	مر جا شک سینکے بچانے واے
کہتی تھی اہل وطن کیوں یہ تیری جاؤ ق	جا بسے دشت میں شیر کا کباواے
بانٹ کر عہدی یہ عباس کے حضرت کا	ور نہ شیر خدا ہو تین پائے واے
علی اکبر کو تو ہی منصب لاریج	علم شکر دین تم ہو اوٹھانی واے
چشم سے گر کی یہ کہتی میں غراو کر شک ق	میں ہمیں آتش و زرخ کے بھائی واے
کہتی تھی رو کی سینکے کہ تبا و امان	گئی کسی بھی چھاتی یہ سولائی واے
بانو کہتی تھی کہ میدان میں گئی کٹوا کر	مر گئی سب میرے ناز و نکی اوٹھانی واے
لاشہ شہ سی صدا آتی تھی چلم تو تیرا	کب چشین کے میری تربت کی نہائی واے
رو کی فرماتی تھی شہ کس کو پکارین ق	مر گئی سب میں تیغ و نسی بچانے واے
کہا زینب کی کہ کیوں قید میں در دہر	اوٹھ گئی خلق سے پر دیکھی بھائی واے
حشر کے روز کا کچھ خوف کرنا کوس	پنجتن میں تھی دوزخ سی بھائی واے

سلام مولس

در بیان مجرای غم که جو آیا دلیلی | مجرای نور کی صورت بهی پیدا دلیلی

مطلع

کیون نه بزم غم سرور کی بهی دلیلی | در دیه دهی که رکتی این سو دلیلی

مطلع

صاف طینت ہو کہ درت نہیں لادار | صورت آینه دشمن کی نہیں جاد دلیلی  
 نہیں جاتی گل زہرا کی مصا کی خلش | اک مدت سی کہلے انہو یہ کاسا دلیلی  
 آبرو جسکو خدا دئی ہر اک کی غیر نہ | در غلطان کو جگہ دیتا ہی دریا دلیلی  
 دوست رکھ اہل محمد کو کہ عقیبا ہو بخیر | آئی دیجو نہ کہی لفت دنیا دلیلی  
 منصب ختمت و جاگیر و رسم و گھر | خواہشیں رکستار کیا فاکا تیا دلیلی  
 رات دن سونہ سی او گستاہوں ہر روز | سوچ زن تازہ مضامین کا فی یار دلیلی  
 علم پیشہ دین کا تصور ہے عجب | دیکھو وسعت کہ اوتر آیا ہو دریا دلیلی  
 چہٹ گیا صبح شب عقد دولہا کے لہر | حشر تین رہ گیس مرتی ہوئی کیا کیا دلیلی  
 سرعت اسب و نیکی میں کیا بدح کردار | اوڑ گیا جم کی جو مضمون کوئی باندھا دلیلی  
 آب شیش عیلا رکھ کا طوفان جو اوٹھا | پانی پانی ہوا کٹ کٹ گیا دریا دلیلی  
 رو کی نہ کہتی تھی کر رحم نصیبت یہ سیر | ای فلک بکین داغوں کی نہیں دلیلی  
 باپ کو اکبر مجروح بولائی کیونکر | خلق پر نادک پیدا و تھانیرہ دلیلی  
 نزع کی وقت ستمگار جو جاتی بیڑا | آہ مظلوم فی کی در دیہ اوٹھا دلیلی  
 کس کا سینہ ہو یہ زانو سے با تاپوں | کچھ نہ شہر ولد انقلاب یہ سوچا دلیلی

آتش تارکی مرقد سی عیث مضطرب

داغ زہرا کی جگر بند کا لیجا ولین

سلام سولس

تشنہ ثواب کی رو نہ حساب ہم ہی ہیں  
نقیب ہو جو دربو تراب کا سجدہ  
دم فشار خبر لہجی کا تربت میں  
حساب پاک ہی اگر مونسو نکار و زشمار  
علم جو نیز و نکو کرتی تھی شہ تو کتنی تھی  
یہ ہم ہم کی چلائی تھی ہر ایک کی ان  
اشاری کرتی تھی خورشیدی حسین ہیں  
یہ نہ زلف سی عرق روی شہ کی چمکی تھی  
یہ ہر سی کتنی تھی شہ جتنا چاہا مالی لی  
تیک کی طرح سدا انیا فیض جاری ہے  
عدوی کی ہوڑ و لسی کہتا تھا ذوالجناح ہیں  
ملک کے چشم سی کتنی ہیں اشک تہ شاہ  
ملک یہ خیال نہ تم میں آئی کتنی ہیں  
حسین کتنی تھی خون کی شفق میں ہو گئی عرو  
جگر سی کہتا ہو دل تو ہی داغدار اگر  
حرم یہ کتنی تھی کس طرح شہ کو دلوں پر  
سکینہ کتنی تھی تر پونہ ای علی اصغر

کہ خاک راہ دربو تراب ہم ہی ہیں  
جبین چمکی کی آفتاب ہم ہی ہیں  
غلام آجکے یا بو تراب ہم ہی ہیں  
تو دغدغہ نہیں کچہ سیاب ہم ہی ہیں  
کہ سرریہ مثال عقاب ہم ہی ہیں  
کین آمان تین خانہ خراب ہم ہی ہیں  
سپہ نور کی دو آفتاب ہم ہی ہیں  
جو تو ہی مشک تو خوشبو گلاب ہم ہی ہیں  
کریم مثل رسالت آب ہم ہی ہیں  
ہما نین حجت حق کی سیاب ہم ہی ہیں  
جو تم ہوا ہو تو صرشتاب ہم ہی ہیں  
لو رخنہ کہ خوشبو گلاب ہم ہی ہیں  
زہی شرف کہ شریک ثواب ہم ہی ہیں  
بس اب زوال یہ ای آفتاب ہم ہی ہیں  
تو آتش غم شہ کی کباب ہم ہی ہیں  
وہ بلیض میں تو یہاں بی نقاب ہم ہی ہیں  
جو تم ہو پیاسی تو محتاج آب ہم ہی ہیں

نکسیر

سلام

مضامین کی طرح یوں طبع روشن نکلتے ہیں  
 کوکل کا لہر خانہ مضبوط رہنے کو  
 نکلتی ہوئی باغ غم سرور یوں نکلت  
 عقاب چب غلام حیدر صفہ نشے میں  
 نکلتے ہیں طبع سے ہماری یوں گل افروز  
 اور ادا دیتے ہیں ایک کیف پر میں لکڑی غازی  
 یکا رنگ ملک عشرت میں چلیے چشموں کو  
 گئے گی کر بلا یہ روز عشرت دیکھ اے حنت  
 نکلتے ہیں مکان سے جیسے یوں لکڑی  
 نفیس بل غم میں کر بلا جانے یادہ

جواہر بے بہا جسطرح معدن نکلتے ہیں  
 فقرا اللہ کے کہ ایسے مسکن سے نکلتے ہیں  
 کہ جیسے قافلہ پونکے گلشن سے نکلتے ہیں  
 خوشی ہو کر نگرین اور سکے مذہب سے نکلتے ہیں  
 کہ ایسے پھول کہ گنجین کے دامن سے نکلتے ہیں  
 دعا کو پہلوان جب فوج دشمن سے نکلتے ہیں  
 غلام حیدر اپنے اپنی مسکن سے نکلتے ہیں  
 گل داع محمد میرے دامن سے نکلتے ہیں  
 کہ جیسے بلبلوں کے غول گلشن سے نکلتے ہیں  
 خدا چاہے تو ہم بھی اپنے مسکن سے نکلتے ہیں

سلام

بحری ادبے صامند خدا کچھ بھی نہیں  
 بحری آئینہ میرے حفا کچھ بھی نہیں  
 اے زہے اوج در روضہ سلطان  
 زینت کسے دکھلاتی ہو تو اڑنا  
 الفت آل نبی سے میں سب اعمال قبول  
 دن میں ہو بار تو لا نکبت بستان قبول  
 دلچھایا یہ وہ ابر غم فرزند نبی

جسکے دین شہ مردان کی دلا کچھ بھی نہیں  
 سامنے روضہ دیکھے عینا کچھ بھی نہیں  
 شان ہونے جہان مثل گدا کچھ بھی نہیں  
 پھر اور بھر منہ کہ ادھر حرم ہو کچھ بھی نہیں  
 ورنہ طاقت کوئی اور کوئی دلا کچھ بھی نہیں  
 ورنہ عزت تری اے یاد صبا کچھ بھی نہیں  
 سامنے جسکے سبب گدا کچھ بھی نہیں

سلام



نظم میں ہو تو گوسوز ہو جس شہر بنی  
 شاہ کہتے تھے اگر تیری خوشی ہو یا ب  
 ہیں وہ مظلوم زمانے میں حسین بن علی  
 تاو کہ اندازوں کے فرمائے تھے ہر دم قتل  
 لوٹے آئے جو اعدا تو کہا نصہ نے  
 گھر میں مونس محمد کے در اسے ہیات  
 گھر کا گھر قتل ہوا آبِ غذا سے چوٹے  
 شاہ کو نین کو صفر نے یہ عرضی ہیں لکھا  
 رنج و اندوہ کی سطح پھر اسے دل ناز  
 درد سیر ہوتا ہی کم اور نہ اور تہا ہی بخار  
 یاس بن اب کے تیار کو ہر جینے سے  
 کر سکے گا کوئی کیا وصف وہی احمد  
 زال دنیا کے فریوں کے نین کوئی گاہ  
 عقل کہتے ہو تو دنیا سے محبت نکر  
 حُب دنیا سے یہ دل ہے ہی جو تھا و نین

کہ نہ تک ہونہ سخن میں تو مرا کچھ بھی نہیں  
 یہ مصیبت مرے آگے یہ بلا کچھ بھی نہیں  
 واسطے خکے یہ فریاد و رجا کچھ بھی نہیں  
 تیرا دے مارتے ہو جسکی خطا کچھ بھی نہیں  
 کیا قیامت ہوا ہے خون خدا کچھ بھی نہیں  
 تم کو محبوب الہی سے حیا کچھ بھی نہیں  
 مگر امت کا لب شہ یہ گلا کچھ بھی نہیں  
 گھر میں بابا الم نعم کے سو کچھ بھی نہیں  
 محکوم رغبت طرف آبِ غذا کچھ بھی نہیں  
 روزیتے ہوں یہ تاثر دو کچھ بھی نہیں  
 یہ مسیحا ہو تو امید شفا کچھ بھی نہیں  
 اتنا کچھ کہہ کے دلکین تجنا کچھ بھی نہیں  
 او سے بد عشق جسے شرم دجا کچھ بھی نہیں  
 یہ چمن وہ ہی جان بوئے دنیا کچھ بھی نہیں  
 یہاں بجز دوستی آلِ عبا کچھ بھی نہیں

سلام

کرب الیسی باغ و دشت کداسن پھیں ان میں  
 مہکے ہو بوئے مرہ خاک شفا پاک  
 چنکر کے زمین جمع گل محبت حسین  
 یہ داغ نین کے سینہ روشن ہیں پول میں  
 گویا بہشت کے میرے دفن میں پول میں  
 گلچینِ حبل ہو وہ میر دامن میں پول میں

<p>             کہتی ہے کہ ملا کہ میں بہترین خلق              دیکھو بہارِ دیوہ ترغم میں شاہ کے              کہتی ہے دیکھ دیکھ لاٹھو نکو فاطمہ              پڑتی ہو نظم مدح یہ رضوان اپنی نظر              گری میں تین دنے جو پانی ملا نہیں              شمشیر شاہ یزین جو ہر کا یہ چمن              نخل گل حسین گل یہ رنگ فیض سے              ہی رنج بھی شریک خوشی خلق میں نہیں           </p>	<p>             بیان رسول کے میرے دامن میں              آنکھیں ہیں نسوون میں کہ روشن              ہر میرے ریاض کے اس بن بھول میں              وہ رنگ رنگ کے میرے دامن میں چل              پر شر وہ سب حسین گلشن پہل میں              سیدنا نال فتح کے اہن میں بھول میں              قطرے یہ رشک کے ہیں کہ دامن میں              بہلو میں خار بھی میں جو گلشن میں           </p>
--	---

سلام

<p>             سلامی آج ہو مجلس تہجذ کا جوت              فے جب علی پیکرِ دو عالم کی خبر کے              ہماری نظم میں گماے مضمون جمع ہیں              رہے وہ روشنی آنکھوں میں وہ جسم فتن              چڑھے بند چرب کا نہ رہے نہ ناکار و غلام              علی کا نام بانی ہو لب پر دم آخر              سخن کا قدردان پایا نہ جب کی زمانہ              نہ کیونکر اوج پھر علی ہوا کا عرش اعظم              نجف میں ساقی کو تر کا رعب بد نہ دیکھو              ادبلی خون جو دیکھا سینہ اکبر سے مقتل میں           </p>	<p>             کبھی دیکھا نہ ہو دریا بھی جوشِ خروش الیا              کس نے اجتک دیکھا کبھی نشہ میں جوش الیا              سب پر پولو کا دیکھا لے تو کوئی گل فرشتہ              چراغ زندگانی ہو گیا آخر خروش الیا              سوار اسطر حکایتیں جوت و دوش الیا              اکھی تو محبو تو محبو میں جوش الیا              زبان گویا ہو لکن ہو گئے ہم بھی جوش الیا              خدا کو گھر میں جپائے قدم حیدر دوش الیا              کہ بادہ سر کہ بن جائے ادھو حشر کا جوش الیا              زمین گر پڑے حضرت ہوا وقت کا جوش الیا           </p>
--	---

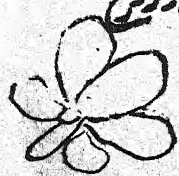
پکارے گھوڑے لکڑی میں دیو بات کچھ کر لو  
 گتہ سب ہی اسے بگاڑ نفیس اندر جوت سے  
 بہت کیا در دیو چھائی میں جو تم ہو جوت  
 مے سر کھٹا لالہ زوٹ پر دہ پوش لیا

سلام

وہ بادشاہ نہیں اور وہ تخت نشین  
 کہاں سلطنتیں اب ہیں آہ فاعبر و  
 اگر کئے سر و صورت فلک پہ بھیج نہر  
 جو طبع کہتے ہیں دشمن خود پیش قمر  
 مددہ حق ملک کی قبول کی شہ نے  
 طلب علی سے کیا جسے ہو گیا وہی  
 مریض غمست اگر تو سب کے گریہ سیر  
 یہ انقلاب یہ کہ دیکھتا ہوں آج  
 لکھا یہ فاطمہ صغرائے خط میں حضرت  
 حضور آئین تو طاقت اسی کتیر کو ہو  
 جانے اور گئے وہ قدردان کاٹنا گئے

دیباغ جنکے فلک پر چو کل وہ آج نہیں  
 خزانے خالی میں زور خرچ نہیں  
 وہ ہولنا نہیں جو سنا خرچ نہیں  
 نہال شمع کو پانی کی احتیاج نہیں  
 کسی کی جفا قوت کو احتیاج نہیں  
 گدا کو انکے کسی در کی احتیاج نہیں  
 کہ بہتر اس سے کوئی فقر کا علاج نہیں  
 وہ عادتیں نہیں وہ دل میں خرچ نہیں  
 مریض غم کو جو طاقت تھی کلام آج نہیں  
 ہمارے در کا اسکے سوا علاج نہیں  
 نفیس حسن سخن کا جیسی رواج نہیں

تمت کلام بفضل ملک العلام حصہ اول مجموعہ سلام  
 تاریخ ۱۳۱۳ھ  
 مقام لکھنؤ محلہ فراش خانہ دارالترغیب  
 بحسن اہتمام عابد علی رشتو  
 مطبوعہ مطبع اشاعت



## غلط نامہ مجموعہ سلام

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
جینا	جیند	بادین	بادین	لسی	لبسی	۵	۲
خفنی	خوشنی	کیلیا	کیلیا	کیجی	کیجی	۱۳	۳
دفر	زخیر	قند	قند	گور دین	گور دین	۶	۵
بہی	بہی	جئے	جئے	سندرا	سندرا	۵	۸
کھری	کھری	انٹوین	انٹوین	صیح	صیح	۸	۷
دو کہ	دو کہ	سند دزگا	سند دزگا	حسینی	حسینی	۶	۱۵
سفر	سفر	سور	سور	پکاری	پکاری	۱۰	۱۶
جکی	چکی	ازان	ازان	یہ دم	یہ دم	۱	۲۰
مرتی دم	مرتی دم	کھری	کھری	نخل	نخل	۱۰	۲۱
چری	چری	لیکنا	لیکنا	مرمر	مرمر	۲	۱۶
غضب	غضب	نخل	نخل	سفر	سفر	۱۰	۲۲
زراعتوین	زراعتوین	خام	خام	ایونکا	ایونکا	۱۱	۲۳
چرینی	چرینی	عار	عار	دو کہ	دو کہ	۳	۲۴
چرا	چرا	جانیگی	جانیگی	باک	باک	۱۲	۲۵
چرا	چرا	چرا	چرا	ادھر	ادھر	۱۳	۲۶
اور	اور	حجاب	حجاب	دور	دور	۱۵	۲۷
مین	مین	اسی	اسی	مرمری	مرمری	۱۶	۲۸
نیکرین	نیکرین	چین	چین	دیدہ	دیدہ	۳	۲۹
ایک	ایک	چائے	چائے	دعویٰ	دعویٰ	۱۱	۳۰
بیشی	بیشی	برسان	برسان	نلا	نلا	۱۳	۳۱
سکا	سکا	بالیدگی	بالیدگی	خانہ	خانہ	۱۴	۳۲
آئینکا	آئینکا	میر	میر	بیٹانی	بیٹانی	۲	۳۳
پہول	پہول	سرک جانی	سرک جانی	کھی	کھی	۶	۳۴
دو	دو	بین	بین	باصد	باصد	۱۱	۳۵
دین	دین	تار کنون	تار کنون	بے	بے	۴	۳۶
اگر	اگر	پولے	پولے	کیوتہ	کیوتہ	۱۳	۳۷
چشم	چشم	چشم	چشم	روانہ	روانہ	۱۸	۳۸
پالہ	پالہ	پالا	پالا	زنت	زنت	۱۹	۳۹
اسی	اسی	وینی	وینی	آب	آب	۱۱	۴۰



صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۸۶	۹	مجنوبی	مجنوبی	۱۹	۱۱۵	مجنوبی	۱۹	۸۶	۹
۸۷	۱۶	ہین	ہین	۲۰	۱۲۰	ہی	۲۰	۸۷	۱۶
۹۳	۱۷	سر	سر	۶	۶	سر	۶	۹۳	۱۷
۱۰	۱۰	ایسی	ایسی	۹	۹	ایسی	۹	۱۰	۱۰
۹۵	۲	شا	شا	۱۱	۱۲۱	شاہ	۱۱	۹۵	۲
۹۵	۱۰	بہائی	بہائی	۱۲	۱۲۲	بہائی	۱۲	۹۵	۱۰
۴۶	۱۱	سہی	سہی	۱۲	۱۲۳	سہی	۱۲	۴۶	۱۱
۱۶	۱۶	چتر	چتر	۱۸	۱۸	چتر	۱۸	۱۶	۱۶
۹۸	۱۹	کر	کر	۱۳۱	۱۳۱	کر	۱۳۱	۹۸	۱۹
۹۹	۱۴	دو	دو	۱۴	۱۴	دو	۱۴	۹۹	۱۴
۱۰۱	۱۰	ایسی	ایسی	۱۳۳	۱۳۳	ایسی	۱۳۳	۱۰۱	۱۰
۱۰۳	۸	کچ	کچ	۱۳۵	۱۳۵	کچ	۱۳۵	۱۰۳	۸
۱۰۴	۱	چک	چک	۱۳۶	۱۳۶	چک	۱۳۶	۱۰۴	۱
۱۰۵	۱۶	پیشی	پیشی	۱۳۹	۱۳۹	پیشی	۱۳۹	۱۰۵	۱۶
۱۰۶	۱۰	آب	آب	۱۴۰	۱۴۰	آب	۱۴۰	۱۰۶	۱۰
۱۰۷	۱	جشن	جشن	۱۴۱	۱۴۱	جشن	۱۴۱	۱۰۷	۱
۱۰۸	۱۳	چن	چن	۱۴۲	۱۴۲	چن	۱۴۲	۱۰۸	۱۳
۱۰۹	۱۴	مادر	مادر	۱۴۳	۱۴۳	مادر	۱۴۳	۱۰۹	۱۴
۱۱۳	۹	رہی	رہی	۱۴۴	۱۴۴	رہی	۱۴۴	۱۱۳	۹
۱۱۴	۱۸	میری	میری	۱۴۵	۱۴۵	میری	۱۴۵	۱۱۴	۱۸
۱۱۵	۱۹	چاہی	چاہی	۱۴۶	۱۴۶	چاہی	۱۴۶	۱۱۵	۱۹
۱۱۶	۵	دو	دو	۱۴۷	۱۴۷	دو	۱۴۷	۱۱۶	۵
۱۱۷	۱۱	سر	سر	۱۴۸	۱۴۸	سر	۱۴۸	۱۱۷	۱۱
۱۱۸	۱۴	اسی	اسی	۱۴۹	۱۴۹	اسی	۱۴۹	۱۱۸	۱۴
۱۱۹	۱۶	سرور	سرور	۱۵۰	۱۵۰	سرور	۱۵۰	۱۱۹	۱۶
۱۲۰	۱۷	سرور	سرور	۱۵۱	۱۵۱	سرور	۱۵۱	۱۲۰	۱۷
۱۲۱	۱۸	سرور	سرور	۱۵۲	۱۵۲	سرور	۱۵۲	۱۲۱	۱۸
۱۲۲	۱۹	سرور	سرور	۱۵۳	۱۵۳	سرور	۱۵۳	۱۲۲	۱۹
۱۲۳	۲۰	سرور	سرور	۱۵۴	۱۵۴	سرور	۱۵۴	۱۲۳	۲۰
۱۲۴	۲۱	سرور	سرور	۱۵۵	۱۵۵	سرور	۱۵۵	۱۲۴	۲۱
۱۲۵	۲۲	سرور	سرور	۱۵۶	۱۵۶	سرور	۱۵۶	۱۲۵	۲۲
۱۲۶	۲۳	سرور	سرور	۱۵۷	۱۵۷	سرور	۱۵۷	۱۲۶	۲۳
۱۲۷	۲۴	سرور	سرور	۱۵۸	۱۵۸	سرور	۱۵۸	۱۲۷	۲۴
۱۲۸	۲۵	سرور	سرور	۱۵۹	۱۵۹	سرور	۱۵۹	۱۲۸	۲۵
۱۲۹	۲۶	سرور	سرور	۱۶۰	۱۶۰	سرور	۱۶۰	۱۲۹	۲۶
۱۳۰	۲۷	سرور	سرور	۱۶۱	۱۶۱	سرور	۱۶۱	۱۳۰	۲۷
۱۳۱	۲۸	سرور	سرور	۱۶۲	۱۶۲	سرور	۱۶۲	۱۳۱	۲۸
۱۳۲	۲۹	سرور	سرور	۱۶۳	۱۶۳	سرور	۱۶۳	۱۳۲	۲۹
۱۳۳	۳۰	سرور	سرور	۱۶۴	۱۶۴	سرور	۱۶۴	۱۳۳	۳۰
۱۳۴	۳۱	سرور	سرور	۱۶۵	۱۶۵	سرور	۱۶۵	۱۳۴	۳۱
۱۳۵	۳۲	سرور	سرور	۱۶۶	۱۶۶	سرور	۱۶۶	۱۳۵	۳۲
۱۳۶	۳۳	سرور	سرور	۱۶۷	۱۶۷	سرور	۱۶۷	۱۳۶	۳۳
۱۳۷	۳۴	سرور	سرور	۱۶۸	۱۶۸	سرور	۱۶۸	۱۳۷	۳۴
۱۳۸	۳۵	سرور	سرور	۱۶۹	۱۶۹	سرور	۱۶۹	۱۳۸	۳۵
۱۳۹	۳۶	سرور	سرور	۱۷۰	۱۷۰	سرور	۱۷۰	۱۳۹	۳۶
۱۴۰	۳۷	سرور	سرور	۱۷۱	۱۷۱	سرور	۱۷۱	۱۴۰	۳۷
۱۴۱	۳۸	سرور	سرور	۱۷۲	۱۷۲	سرور	۱۷۲	۱۴۱	۳۸
۱۴۲	۳۹	سرور	سرور	۱۷۳	۱۷۳	سرور	۱۷۳	۱۴۲	۳۹
۱۴۳	۴۰	سرور	سرور	۱۷۴	۱۷۴	سرور	۱۷۴	۱۴۳	۴۰
۱۴۴	۴۱	سرور	سرور	۱۷۵	۱۷۵	سرور	۱۷۵	۱۴۴	۴۱
۱۴۵	۴۲	سرور	سرور	۱۷۶	۱۷۶	سرور	۱۷۶	۱۴۵	۴۲
۱۴۶	۴۳	سرور	سرور	۱۷۷	۱۷۷	سرور	۱۷۷	۱۴۶	۴۳
۱۴۷	۴۴	سرور	سرور	۱۷۸	۱۷۸	سرور	۱۷۸	۱۴۷	۴۴
۱۴۸	۴۵	سرور	سرور	۱۷۹	۱۷۹	سرور	۱۷۹	۱۴۸	۴۵
۱۴۹	۴۶	سرور	سرور	۱۸۰	۱۸۰	سرور	۱۸۰	۱۴۹	۴۶
۱۵۰	۴۷	سرور	سرور	۱۸۱	۱۸۱	سرور	۱۸۱	۱۵۰	۴۷
۱۵۱	۴۸	سرور	سرور	۱۸۲	۱۸۲	سرور	۱۸۲	۱۵۱	۴۸
۱۵۲	۴۹	سرور	سرور	۱۸۳	۱۸۳	سرور	۱۸۳	۱۵۲	۴۹
۱۵۳	۵۰	سرور	سرور	۱۸۴	۱۸۴	سرور	۱۸۴	۱۵۳	۵۰
۱۵۴	۵۱	سرور	سرور	۱۸۵	۱۸۵	سرور	۱۸۵	۱۵۴	۵۱
۱۵۵	۵۲	سرور	سرور	۱۸۶	۱۸۶	سرور	۱۸۶	۱۵۵	۵۲
۱۵۶	۵۳	سرور	سرور	۱۸۷	۱۸۷	سرور	۱۸۷	۱۵۶	۵۳
۱۵۷	۵۴	سرور	سرور	۱۸۸	۱۸۸	سرور	۱۸۸	۱۵۷	۵۴
۱۵۸	۵۵	سرور	سرور	۱۸۹	۱۸۹	سرور	۱۸۹	۱۵۸	۵۵
۱۵۹	۵۶	سرور	سرور	۱۹۰	۱۹۰	سرور	۱۹۰	۱۵۹	۵۶
۱۶۰	۵۷	سرور	سرور	۱۹۱	۱۹۱	سرور	۱۹۱	۱۶۰	۵۷
۱۶۱	۵۸	سرور	سرور	۱۹۲	۱۹۲	سرور	۱۹۲	۱۶۱	۵۸
۱۶۲	۵۹	سرور	سرور	۱۹۳	۱۹۳	سرور	۱۹۳	۱۶۲	۵۹
۱۶۳	۶۰	سرور	سرور	۱۹۴	۱۹۴	سرور	۱۹۴	۱۶۳	۶۰
۱۶۴	۶۱	سرور	سرور	۱۹۵	۱۹۵	سرور	۱۹۵	۱۶۴	۶۱
۱۶۵	۶۲	سرور	سرور	۱۹۶	۱۹۶	سرور	۱۹۶	۱۶۵	۶۲
۱۶۶	۶۳	سرور	سرور	۱۹۷	۱۹۷	سرور	۱۹۷	۱۶۶	۶۳
۱۶۷	۶۴	سرور	سرور	۱۹۸	۱۹۸	سرور	۱۹۸	۱۶۷	۶۴
۱۶۸	۶۵	سرور	سرور	۱۹۹	۱۹۹	سرور	۱۹۹	۱۶۸	۶۵
۱۶۹	۶۶	سرور	سرور	۲۰۰	۲۰۰	سرور	۲۰۰	۱۶۹	۶۶
۱۷۰	۶۷	سرور	سرور	۲۰۱	۲۰۱	سرور	۲۰۱	۱۷۰	۶۷
۱۷۱	۶۸	سرور	سرور	۲۰۲	۲۰۲	سرور	۲۰۲	۱۷۱	۶۸
۱۷۲	۶۹	سرور	سرور	۲۰۳	۲۰۳	سرور	۲۰۳	۱۷۲	۶۹
۱۷۳	۷۰	سرور	سرور	۲۰۴	۲۰۴	سرور	۲۰۴	۱۷۳	۷۰
۱۷۴	۷۱	سرور	سرور	۲۰۵	۲۰۵	سرور	۲۰۵	۱۷۴	۷۱
۱۷۵	۷۲	سرور	سرور	۲۰۶	۲۰۶	سرور	۲۰۶	۱۷۵	۷۲
۱۷۶	۷۳	سرور	سرور	۲۰۷	۲۰۷	سرور	۲۰۷	۱۷۶	۷۳
۱۷۷	۷۴	سرور	سرور	۲۰۸	۲۰۸	سرور	۲۰۸	۱۷۷	۷۴
۱۷۸	۷۵	سرور	سرور	۲۰۹	۲۰۹	سرور	۲۰۹	۱۷۸	۷۵
۱۷۹	۷۶	سرور	سرور	۲۱۰	۲۱۰	سرور	۲۱۰	۱۷۹	۷۶
۱۸۰	۷۷	سرور	سرور	۲۱۱	۲۱۱	سرور	۲۱۱	۱۸۰	۷۷
۱۸۱	۷۸	سرور	سرور	۲۱۲	۲۱۲	سرور	۲۱۲	۱۸۱	۷۸
۱۸۲	۷۹	سرور	سرور	۲۱۳	۲۱۳	سرور	۲۱۳	۱۸۲	۷۹
۱۸۳	۸۰	سرور	سرور	۲۱۴	۲۱۴	سرور	۲۱۴	۱۸۳	۸۰
۱۸۴	۸۱	سرور	سرور	۲۱۵	۲۱۵	سرور	۲۱۵	۱۸۴	۸۱
۱۸۵	۸۲	سرور	سرور	۲۱۶	۲۱۶	سرور	۲۱۶	۱۸۵	۸۲
۱۸۶	۸۳	سرور	سرور	۲۱۷	۲۱۷	سرور	۲۱۷	۱۸۶	۸۳
۱۸۷	۸۴	سرور	سرور	۲۱۸	۲۱۸	سرور	۲۱۸	۱۸۷	۸۴
۱۸۸	۸۵	سرور	سرور	۲۱۹	۲۱۹	سرور	۲۱۹	۱۸۸	۸۵
۱۸۹	۸۶	سرور	سرور	۲۲۰	۲۲۰	سرور	۲۲۰	۱۸۹	۸۶
۱۹۰	۸۷	سرور	سرور	۲۲۱	۲۲۱	سرور	۲۲۱	۱۹۰	۸۷
۱۹۱	۸۸	سرور	سرور	۲۲۲	۲۲۲	سرور	۲۲۲	۱۹۱	۸۸
۱۹۲	۸۹	سرور	سرور	۲۲۳	۲۲۳	سرور	۲۲۳	۱۹۲	۸۹
۱۹۳	۹۰	سرور	سرور	۲۲۴	۲۲۴	سرور	۲۲۴	۱۹۳	۹۰
۱۹۴	۹۱	سرور	سرور	۲۲۵	۲۲۵	سرور	۲۲۵	۱۹۴	۹۱
۱۹۵	۹۲	سرور	سرور	۲۲۶	۲۲۶	سرور	۲۲۶	۱۹۵	۹۲
۱۹۶	۹۳	سرور	سرور	۲۲۷	۲۲۷	سرور	۲۲۷	۱۹۶	۹۳
۱۹۷	۹۴	سرور	سرور	۲۲۸	۲۲۸	سرور	۲۲۸	۱۹۷	۹۴
۱۹۸	۹۵	سرور	سرور	۲۲۹	۲۲۹	سرور	۲۲۹	۱۹۸	۹۵
۱۹۹	۹۶	سرور	سرور	۲۳۰	۲۳۰	سرور	۲۳۰	۱۹۹	۹۶
۲۰۰	۹۷	سرور	سرور	۲۳۱	۲۳۱	سرور	۲۳۱	۲۰۰	۹۷
۲۰۱	۹۸	سرور	سرور	۲۳۲	۲۳۲	سرور	۲۳۲	۲۰۱	۹۸
۲۰۲	۹۹	سرور	سرور	۲۳۳	۲۳۳	سرور	۲۳۳	۲۰۲	۹۹
۲۰۳	۱۰۰	سرور	سرور	۲۳۴	۲۳۴	سرور	۲۳۴	۲۰۳	۱۰۰
۲۰۴	۱۰۱	سرور	سرور	۲۳۵	۲۳۵	سرور	۲۳۵	۲۰۴	۱۰۱
۲۰۵	۱۰۲	سرور	سرور	۲۳۶	۲۳۶	سرور	۲۳۶	۲۰۵	۱۰۲
۲۰۶	۱۰۳	سرور	سرور	۲۳۷	۲۳۷	سرور	۲۳۷	۲۰۶	۱۰۳
۲۰۷	۱۰۴	سرور	سرور	۲۳۸	۲۳۸	سرور	۲۳۸	۲۰۷	۱۰۴
۲۰۸	۱۰۵	سرور	سرور	۲۳۹	۲۳۹	سرور	۲۳۹	۲۰۸	۱۰۵
۲۰۹	۱۰۶	سرور	سرور	۲۴۰	۲۴۰	سرور	۲۴۰	۲۰۹	۱۰۶
۲۱۰	۱۰۷	سرور	سرور	۲۴۱	۲۴۱	سرور	۲۴۱	۲۱۰	۱۰۷
۲۱۱	۱۰۸	سرور	سرور	۲۴۲	۲۴۲	سرور	۲۴۲	۲۱۱	۱۰۸
۲۱۲	۱۰۹	سرور	سرور	۲۴۳	۲۴۳	سرور	۲۴۳	۲۱۲	۱۰۹
۲۱۳	۱۱۰	سرور	سرور	۲۴۴	۲۴۴	سرور	۲۴۴	۲۱۳	۱۱۰
۲۱۴	۱۱۱	سرور	سرور	۲۴۵	۲۴۵	سرور	۲۴۵	۲۱۴	۱۱۱
۲۱۵	۱۱۲	سرور	سرور	۲۴۶	۲۴۶	سرور	۲۴۶	۲۱۵	۱۱۲
۲۱۶	۱۱۳	سرور	سرور	۲۴۷	۲۴۷	سرور	۲۴۷	۲۱۶	۱۱۳
۲۱۷	۱۱۴	سرور	سرور	۲۴۸	۲۴۸	سرور	۲۴۸	۲۱۷	۱۱۴